اسرار کبریا

عنوانات: علم غیب اور قرآن

سورہ والعصر

مجموعہ تقاریر

سلطان العلماء علامہ غضنفر عباس ہاشمی

مرتب: عدنان زیدی

ناشر: گدائے حسینؑ پبلی کیشنز لاہور

0300-4607089-0300-4376593

نام کتاب............اسرار کبریا

مجموعہ تقاریر..........علامہ غضنفر عباس ہاشمی

مرتب..............عدنان زیدی

ڈیزائننگ..........سید راشد صغیر رضوی

پروف ریڈنگ.........مولانا سید تہذیب رضا نقوی

کمپوزنگ..............علی حیدر

ناشر...................گدائے حسین

ایڈیشن...................دوئم

قیمت.....................150 روپے

اسٹاکسٹ

افتخار بکڈپو اسلام پورہ لاہور

الکریم بک ڈپو اردو بازار لاہور

اسد بک ڈپو حیدر آباد۔۔۔رحمت اللہ بک ایجنسی کراچی۔

ناشر گدائے حسین فون 0300-4376593-0300-4607089

انتساب

سلطان کربلاؑ

حسینؑ ابن علیؑ

کے نام

میرے حسینؑ سے جو آگہی نہیں رکھتا
وہ جی رہا ہے مگر زندگی نہیں رکھتا
بنانے والے کو اس نے بچا لیا شوکت
حسینؑ قرض کسی کا کبھی نہیں رکھتا

پیش لفظ

تمام تعریف اس اللہ کی جو مالک الملک ہے۔اسرار کبریا کا ایڈیشن دوئم آپ قارئین کے ہاتھ میں ہے ۔ الحمد للہ اس کتاب کی مقبولیت آپ حضرات جانتے ہی ہیں اور مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ لوگ آج کے مصروف دور میں بھی کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں اور علم سے مستفید ہونا چاہتے ہیں اس ایڈیشن کو مزید خوبصورتی کے ساتھ پیش کرنے کوشش کی گئی ہے لہذا تقریر کی مناسبت سے commaاور fullstop کا مزید استعمال کیا گیا ہے

میں مولا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ سلطان العلماء کو جو واقعی منکرین ولایت کے لیے ''غضنفر'' ہیں صحت و تندرستی کے ساتھ خوش و آباد رکھیں اور یونہی اپنے علم کی خیرات انہیں عطا کرتے رہیں

والسلام

گدائے حسینؑ

عدنان زیدی

پہلا خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وما شھدنا الا بما علمنا وما کنا للغیب حفظین

(سورہ یوسف ۱۸)

سورہ یوسف سے ایک مختصر سی آیت تلاوت کی ہے میں نے یہ مضمون نہ تو کسی نے انتخاب کیا ہے اور نہ میں نے، درحقیقت جو گزشتہ عشرہ میں نے آپ حضرات کے سامنے پڑھا تو آخری مجلس میں علم غیب کے بارے میں ایک چٹ بھیجی گئی تھی تو اس وقت میں نے وعدہ کرلیا تھا کہ جو آئندہ خمسہ ہے پوری پانچ کی پانچ مجالس اس مسئلہ پر پڑھ دی جائیں گی۔ ظاہر ہے جب پانچ دن گفتگو ہے اس پر اس کے اکثر و بیشتر پہلوؤں پر تبصرہ ہوگا۔ آج کی مجلس میں آپ کو صرف علم غیب کی تعریف بتاؤں گا کہ غیب کیا ہے اور پھر فیصلہ اپنے سامعین پر چھوڑ دوں گا کہ اگر یہ غیب ہے تو کیا اسے محمدؐ و آلِ محمدؐ جانتے ہیں یا نہیں (پوری ایک مجلس اس خمسے میں ان آیات کی تشریح پر بھی ہوگی کہ جس میں علم غیب کی نفی جھلکتی ہے اور ایک پوری مجلس میں حقیقت غیب پر بھی گفتگو ہوگی)

جب آپ علماء سے پوچھتے ہیں کہ غیب کیا ہے تو اس کی دو تعریفیں سامنے آتی ہیں کہ **الغیب ما غاب عن الابصار** یہ وہ ہوتا ہے جو آنکھوں سے اُوجھل ہو، پہلی تعریف، اس سے زیادہ ترقی کی جن علماء نے

انہوں نے فرمایا نہیں یہ ناقص تعریف ہے الغیب ما غاب عن الحواس
غیب وہ ہوتا ہے جو حواس خمسہ سے اُوجھل ہو، پہلی تعریف جو آنکھوں سے
پنہاں ہو۔ دوسری تعریف جو حواس خمسہ سے پوشیدہ ہو۔ پہلی تعریف مخلوق
کی طرف لے کر چلتی ہے دوسری تعریف کی روش کبریائی کی جانب۔
بہرحال میں اس پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتا کہ یہ تعریف صحیح ہے یا غلط۔ چونکہ
مجھے درس یہی دیا گیا ہے قرآن سے پوچھو مگر چودہ کی تائید لے کر، چونکہ
کبھی بھی قرآن کائنات کے کسی بندے کو ہدایت نہیں دے سکتا وہ چاہے
آدم ہو یا غضنفر، جب تک قرآن کے کسی نہ کسی وارث سے نہ پوچھیں تو میں
نے جب قرآن سے پوچھا تو قرآن نے چھ ظاہری حقیقتوں کو غیب بتایا اور
تین باطنی حقیقتوں کو۔ وہ چھ ظاہری حقیقتیں میں اپنے سامعین کو بتانے جارہا
ہوں اگر تھکے نہیں ہیں تو، پہلی آیت جو سورہ یوسف سے میں نے پڑھی کہ
جب بنیامین کو حضرت یوسفؑ نے پیالے کی گمشدگی کے عذر سے روک لیا تو
جو کچھ حضرت یعقوبؑ کو بیٹوں نے جاکے کہا وہ قرآن میں موجود ہے شک
ہو تو قرآن منبر پر لے آؤ وما شهدنا الا بما علمنا وما كنا للغيب
حفظين (ترجمہ) بابا جان آپ کے بیٹے نے چوری کی وما شهدنا الا بما
علمنا اور ہم نے وہی گواہی دی جسے ہم جانتے ہیں وما كنا للغيب
حفظين ہم غیب کے نگران نہیں ہیں یعنی جب پیالہ چوری ہو رہا تھا ہم موقع
کے گواہ نہیں کہ واقعی اس نے چرایا یا نہیں، تو مجھے نہیں خبر کہ کس کے سر سے
گذرا ہے کس کے صحن دِل میں اُترا، اب قرآن نے یہ درس دیا ہے ما

کنا للغیب حفظین ہم وہ حافظ نہیں غیب کے کہ جب پیالہ چھپایا جارہا تھا اگر ہم موقع کے گواہ ہوتے تو بتاتے کہ واقعی یہ چور ہے یا کوئی دوسرا، تو قرآن نے بتایا کہ گواہی کے موقع پر موجود نہ ہونے کو غیب کہتے ہیں (اللہ اکبر) اور یہی وجہ تھی چونکہ وہ موقع کے گواہ نہیں تھے حجت خدا نے ان کی گواہی رد کردی یہ کہہ کر کہ بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل (سورہ یوسف ۳۸) تمہارے نفس نے ایک بات گھڑلی ہے میرا بیٹا چور نہیں، سمجھ میں آ گئی بات دوستو، گواہی کے موقع پر نہ ہونا غیب، یہ پہلی قرآنی تعریف ہے۔ آگے چلیں، وہ بھی سورہ یوسف میں ہی ہے جب حضرت یوسف کو زِندان سے بلا رہا ہے عزیز مصر کہ میں تمہیں اپنا مقرب بنانا چاہتا ہوں وزارت عظمیٰ کا منصب دینا چاہتا ہوں۔ بلکہ خود میں تخت چھوڑ کر تمہیں تخت نشین کرنا چاہتا ہوں تو یوسف نے پیامبر سے کہا کہ جاؤ اپنے بادشاہ سے کہو پہلے زنانِ مصر کو جمع کرے ان سے میری بریت لے پھر زندان چھوڑوں گا چونکہ جب تک الزام لگانے والیاں بھی میری عصمت کی گواہی نہیں دے دیتیں منصب سنبھالنا میرے منصب کی توہین ہے تو اس وقت کے لیے جب وہ بریت ہو چکی حضرت یوسف کی تو جو کچھ یوسف نے کہا کہ اے بادشاہ میں نے یہ سارا کچھ اس لیے کیا تمہیں پریشان کرنا مقصود نہیں تھا۔ تمہیں تھکانا مطلوب نہیں تھا۔ یہ کیا کیوں؟ لیعلم انی لم اخنہ بالغیب تاکہ زلیخا کا شوہر یہ جان لے کہ میں نے غیب میں اس کی خیانت نہیں کی (اللہ اکبر) اب سارا کا سارا مجمع سمجھ گیا ہوگا کہ

یہاں غیب سے مراد کیا ہے؟ پیٹھ پیچھے ہونا، کہ میں نے عزیز مصر کی پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں کی تو قرآن نے بتایا جو پیٹھ کے پیچھے ہو وہ غیب ہوتا ہے عالم الغیب والشھادۃ تیسری تعریف، یہ سورہ آل عمران میں، سورہ توبہ، میں، سورۃ جمعہ، سورۃ زمر، سورہ مومنون میں، عالم، الغیب والشہادۃ اللہ نے اپنے آپ کو کہا ہے کہ میں غیب کا بھی عالم ہوں اور شہادہ کا بھی عالم، یعنی جو نظر آتا ہے وہ بھی جانتا ہوں جو دکھائی نہیں دیتا اس کا بھی عالم ہوں تو تیسری تعریف لاہور والو جو نظر نہ آئے وہ بھی غیب، چوتھی تعریف پورے تین مقامات پر اللہ نے جب اپنے حبیب پر قرآن اُتارا یعنی کہیں انبیاء کے واقعات بیان کر رہا ہے کہیں مریم کا قصہ ہے کہیں یوسف کی بات ہے کہیں کوئی تذکرہ یعنی جب کبھی آیتیں اُتریں تو اللہ نے کہا یہی ہے کبھی یوں کہا سورہ آلِ عمران میں ذلک من انبآءِ الغیب نوحیا الیک (۴۴) اے میرے حبیبؐ جو ہم آپؐ کی طرف وحی کر رہے ہیں یہ غیب ہے۔ کبھی سورہ ہود میں کہہ رہا ہے۔ تِلک من انبآءِ الغیب نوحیما الیک (۹۴) اے میرے حبیبؐ جو آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے یہ غیب کی خبریں ہیں۔ اِسی طرح سورۃ یوسف میں ذلک من اَنبآءِ الغیب نوحیه الیک (۱۰۲) آخری بندے تک جو باہر بھی کھڑے ہو لکھو لوح دِل پر جو بات میں اپنی طرف سے کہوں دیوار پر مارو میں تو تمہیں کفر، و ایمان کے شکنجے میں جکڑ کر بات کروں گا ایک طرف ایمان ہوگا دوسری طرف کفر پھر اِختیار کی ڈور تمہارے ہاتھ میں، جو چیز پسند

آئے اسے اپنا لینا، اب ان تین آیتوں نے یہ فیصلہ کر دیا کہ "قرآن بھی غیب، بات بھول تو نہیں گئی گواہی کے موقع پر نہ ہونا غیب، پیٹھ پیچھے غیب، قرآن غیب، جو نظر نہ آئے غیب، یہ چار تعریفیں، پس دو رہ گئیں آسان ہوگئی آپ کی مشکل، سورہ کہف ہے اصحاب کہف کا ذکر کر رہا ہے اللہ، لوگ تبصرے کر رہے ہیں۔ وہ جو غار میں لوگ تھے کتنے تھے؟ کُتے کا نمبر کونسا تھا؟ جاگنا جاگنا اہلیان لاہور جس جس دِل کی بستی میں بسیرا ہے چودہ کی ولاء کا ان کے لیے ہے یہ جملہ، اللہ فرما رہا ہے **سیقولون ثلثه رابعهم کلبهم ویقولون خمسة سادسهم کلبهم رجما بالغیب ویقولون سبعة وثامنهم کلبهم** (سورہ کہف۲۲)

میرے حبیبؐ یہ کہیں گے کہ وہ تین تھے ان میں کا چوتھا ان کا کُتا تھا اور یہ کہیں گے کہ وہ پانچ تھے ان میں کا چھٹا ان کا کُتا تھا "نہیں نہیں" اگر یہاں کوئی سنی بھائی تشریف رکھتے ہیں تو وہ اپنے علماء کے پاس غضنفر کا پیغام لے کر جائیں اور کل جواب لانا اور شیعہ حضرات اپنے علماء سے رابطہ کر کے کل غضنفر کو جواب دینا پوچھنا یہ ہے کہ رہا ہے اِنسان اور عام اِنسان نہیں اس دور کے صاحبان اِیمان۔ بس ایمان یہی تھا کہ جو اس غار میں ہیں غار کے باہر ایمان کا وجود نہیں یا دقیانوس ہیں یا اسی کے ہم مذہب بس یہی ہیں تین ہیں پانچ ہیں سات ہیں جتنے بھی ہیں بس یہی ہیں صاحبانِ ایمان، تو اللہ صاحبانِ ایمان کی گنتی میں کُتے کو کس خانے میں فِٹ کر رہا ہے تین ان میں کا چوتھا۔ پانچ، ان میں کا چھٹا۔ سات، ان میں

کا آٹھواں۔

جس طرح کہتے کو ان میں کا چھٹا کہہ کر اللہ نے کتے کی جنس کو کتا اور انسان کی جنس کو انسان رکھا اِسی طرح تم میں سے رسول بھیج کر کہنے کے باوجود اللہ نے محمدؐ کو محمدؐ رکھا مُلاح کو مُلاح رکھا (داد و تحسین)

جیتے رہو بس میں نے جو پیغام پہنچانا تھا وہ تقریباً پہنچ گیا۔ ویقولون خمسة اور کہہ رہے ہیں کہ وہ پانچ تھے سادسھم کلبھم ان میں کا چھٹا ان کا کتا، آگے اللہ کہتا ہے رجما بالغیب یہ غیب میں اٹکل لڑا رہے ہیں۔ نہیں سمجھ میں آئی میرے سامعین کو بات، کسی واقع کا صحیح عِلم نہ ہونا یا تعداد کا صحیح پتہ نہ ہوتا غیب کہلاتا ہے۔ منبر سے کہہ رہا ہوں لاہور والو۔ جو آپ کا نیاز مند آپ کو تعریف غیب کی بتائے گا اس سے ہٹ کر کوئی ایک تعریف پیدا کردے میں بیعت ہو جاؤں گا۔ انشا اللہ آپ کی دعاؤں کا صدقہ ہے جو بتاؤں گا بس وہی ہوگا۔ اور پھر اُسی کی تشریح میں تائیدیں تو مِلیں گی کوئی نئی بات نہیں ہوگی۔ آب آخری تعریف، سلیمان بن داؤد کو تو آپ لوگ جانتے ہوں گے نبی تھے، شہنشاہ تھے، جہاں جہاں حدیں ہیں زمین کی وہاں وہاں حکمرانی تھی حضرت سلیمانؑ بن داؤدؑ کی، سورہ سبا ہے محل تعمیر کروا رہے ہیں حضرت سلیمان، اور تعمیر اِنسان نہیں کررہے جنات کررہے ہیں۔ جی ہاں یہی تو حجت خدا کے اقتدار ہوتے ہیں۔ حضرت سلیمان کے ہاتھ میں عصاء بلاتشبیہ تھوڑی ٹکائے عصا پر کھڑے نگرانی کررہے ہیں اچانک سامنے کوئی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے نظر

آیا چونکہ روئے زمین کا شہنشاہ تھا جلال میں آ گیا۔ اوئے کون ہے تو، بغیر اجازت کے تمہیں ہمارے قصر میں داخل ہونے کی ہمت کیسے ہوئی۔ کہا حضور میں جہاں بھی جاتا ہوں بغیر پوچھے جاتا ہوں۔ یہ کون تھا بھلا؟ ملک الموت، آپس کی بات ہے ذرا پوچھو تو اللہ کے نبی کو تڑی لگا رہا ہے کہ جہاں جاتا ہوں بغیر اجازت کے جاتا ہوں اور علیؑ کے ایک موٹے لباس والے نوکر سے جھڑکیاں کیوں کھا رہا ہے۔ (نعرہ حیدری) بہر حال یہ جملہ معترضہ تھا اچھا اچھا میں پہچان گیا کہ تم عزرائیل ہو۔ کیوں آئے؟ یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ میں کیوں آتا ہوں اچھا تو ہمارا وقت آن پہنچا، جی حضور، نخوتؐ شاہی، آگے سے ہٹو ہم چارپائی پر لیٹیں گے روح نکال لینا۔ ابھی بھی دماغ میں شہنشاہیت سمائی ہوئی ہے ہاں اگر التماساً کہا ہوتا تو مان جاتا معصوم ہو نبی ہو اللہ کی حجت ہو رسول ہو لیکن یہ جو رُعب سے کہہ رہے ہو، تا کہ آگے سے ہٹو، سیڑھی تک نہیں اُترنے دُوں گا یہیں کھڑے نکالوں گا رُوح، بس اِتنا کرم کیا کہ حضرت سلیمان نے عصا بغل کے نیچے لیا، روح نکالی یہ جا وہ جا، اب اللہ نے سورہ سبا میں جو کچھ کہا وہ میں اپنے سامعین کو سنانے لگا ہوں۔

فلما قضينا عليه الموت ما دلهم على موته اِلا دآبۃُ الارض تاکل منساته فلما خرتبينت الجن ان لو کانوا يعلمون الغيب مالبثوا فی العذاب المهين.

فرمایا: جب ہم نے سلیمان پر موت کا فیصلہ جاری کر دیا تو سوائے

دیمک کے کسی نے نہ بتایا کہ یہ مرچکا ہے دیمک نے کیسے بتایا؟ تامل منساتہ اس کے عصا کو دیمک لگی کھاتے کھاتے جب عصا گل گیا نکلا بغل سے اور میت گر پڑی۔

یہ حجرے کی سرگوشی نہیں منبر کا ڈنکا ہے جاؤ پوچھو اپنی مرضی کے عالم سے کہ یہ مدت کتنی تھی پورا ایک سال، جب عصا گرا تو جنوں کو پتہ چلا ارے یہ تو مر چکا ہے۔ نہیں نہیں...... زمین پر بیٹھ کر بھونکنا بہت آسان ہے کہ ہم محمدؐ جیسے ادبازاریو، محمدؐ بعد میں بننا پہلے محمدؐ کے غلام جیسا بنو۔ (داد وتحسین) تمہارا بڑے سے بڑا علامہ مر جائے گرمی کا موسم ہو بیٹے نے امریکہ سے آنا ہو انتظار نہیں کرتے کہ محلے میں وبا نہ پھوٹ پڑے، یہ جو سال میت کھڑی رہی ہے بدبو کیوں نہیں پھیلی؟ فقط اتنا ہی نہیں یہ جو سال دن رات کھڑا ہے اور جن سمجھ رہے ہیں زندہ ہے تو جنات نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ اسے نیند کیوں نہیں آتی اسی لیے کہتا ہوں قرآن تلاوتوں کے لیے نہیں اُترا ہدایتوں کے لیے اُترا ہے جنات نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ یہ بیت الخلاء کیوں نہیں جاتا۔ جنات نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ یہ کھانا کیوں نہیں کھاتا اب یا قرآن کو افسانہ کہہ کے شرک کا تمغہ جرأت سینے پر سجاؤ ورنہ ماننا پڑے گا کہ کوئی خلافِ معمول بات نظر آتی تو جن سوچتے۔ (نعرہ حیدری)

معلوم ہوتا ہے جنات کو علم تھا کہ یہ خدا کی حجت ہے بھوک سے بے نیاز ہے، نیند سے بے نیاز ہے، اور پھر یہ تو میں اُس نبی کی بات کر رہا

ہوں کہ جو رعایا ہے میرے نبیؐ کی اور جو سردارِ انبیاء ہے وہ کیا ہوگا۔
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اکثر رسولؐ آفتابہ لیتے بیت الخلاء میں جاتے وہ باہر نکلتے فوراً میں جاتی ''مجھے کچھ آلودگی نظر نہ آتی مُشک جیسی خوشبو ہوتی۔ (نعرہ رسالت)

تو عائشہ کہتی ہیں کہ یا رسول اللہؐ آپؐ باہر آتے ہیں میں جان کے پیچھے جاتی ہوں وہاں کچھ ہوتا تو نہیں، یہ آفتابے کا چکر کیوں ہے۔ تو عائشہ کہتی ہیں کہ رسولؐ نے مسکرا کر فرمایا: نحن معاشر الانبیاء لایکونو منا مایکونو من البشر.

ہم جو نبیوں کا ٹولہ ہے جو جو شے بشر میں ہوتی ہے وہ وہ ہم میں نہیں ہوتی۔ (نعرہ رسالت) (نعرے) داد تحسین۔

یعنی خلاف معمول جنات کو کچھ نظر نہیں آیا اسی لیے تو پورا سال کام کرتے رہے کہ نگرانی ہورہی ہے۔ اللہ کہہ رہا ہے فلما خر جب گر پڑا ناتھے کے بل، تبینت الجن تو جنوں کو پتہ چلا کہ یہ تو مر چکا تھا ان لو کانو یعلمون الغیب مالبثوا فی العذاب المهین اگر جنات غیب جانتے ہوتے تو اس رسوا کن عذاب میں مبتلا نہ ہوتے کام چھوڑ کر بھاگ جاتے تو کیا اھلیان لاہور کو اب بھی بات سمجھ میں نہیں آئی اس آیت نے بتادیا کہ موت کا علم نہ ہونا غیب ہے۔ بات بھولی تو نہیں، گواہی کے موقع پر نہ ہونا غیب، پیٹھ پیچھے غیب، نظر نہ آنا غیب، قرآن غیب، واقع یا تعداد کا صحیح علم نہ ہونا غیب، موت کی خبر نہ ہونا غیب۔ یہ چھ چیزیں قرآن میں ظاہری۔

غیب یا ساتویں شئے غیب دکھا اور اگر نہیں دکھا سکتا تو اب کر فیصلہ اپنے ضمیر میں جھانک کر کہ یہ چھ چیزیں چودہ جانتے ہیں یا نہیں آپ نے دیکھا گواہی پر موجود نہ ہونا کیا ہے غیب وہ تو ایک گواہی پر موجود نہ ہونا یعنی جو ایک گواہی کا گواہ ہے اس کے لیے وہ موقع غیب نہیں۔ آیتیں میں نے بنائیں، عاقل رضا کیا میں نے مشورہ دِیا تھا اللہ کو کہ میں نے نعرے لگوانے ہیں قوم شیعہ سے اِس لیے ایسی آیتیں بھیج تو پھر سورہ نساء میں تیرا اللہ تیرے رسولؐ سے کہہ رہا ہے۔

فکیف اذا جِئنا من کل اُمة شہید وجئنالک علی ھولآءِ شہیداً. (سورہ نساء۱۴)

میرے حبیب کیا لطف آئے گا جب ہر اُمت میں سے ان کے نبی کو ان کے اعمال پر گواہ لائیں گے وجئنایک علی ھو لآءِ شہیداً اور تمہیں ساری خدائی پر گواہ لائیں گے (داد وتحسین) اب اللہ پر فتویٰ لگاؤ کہ وہ بھی اپنے محبوب کی محبت میں غالی ہوگیا۔ ورنہ یہ جو ساری خدائی پر میرے نبیؐ کو گواہ بنا رہا ہے تو پھر ماننا پڑے گا کہ ازل سے شام محشر تک جہاں جہاں کوئی عمل کرنے والا رہا وہاں وہاں میرا رسول رہا (نعرہ حیدری)

پیٹھ پیچھے غیب، نماز پڑھا رہا ہے میرا رسول، آٹھ صفیں چھوڑ کر نویں صف میں میسرہ نامی غلام یہ وہی ہے جسے پہلی اُم المومنین حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے پہلے شام کے سفر تجارت پر رسول کے ساتھ بھیجا تھا

اور بھیجا اسی لیے تھا کہ میسرہ تُو ساتھ جا، ان کی خدمت کر اور پھر یہ مستقل دے دیا بی بی نے میرے نبی کو، یہ نویں صف میں کھڑا ہے اس سے کوئی اداب صلواۃ کے خلاف حرکت سرزد ہوئی سلام کہنے کے بعد میرے رسولؐ نے پیچھے مڑکر دیکھاقم یا میسرہ ،میسرہ کھڑا ہو جا، جی یا رسول اللہؐ، او دیاصلوۃ نماز دوبارہ پڑھ (اللہ اکبر)

یا رسول اللہؐ نماز تو دوبارہ پڑھتا ہوں لیکن آپ کا منہ تو ادھر تھا میں پیٹھ پیچھے نویں صف میں کھڑا تھا آپ کو کیسے خبر آپؐ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں اراکم من خلفی کما اراکم عن قدامی.

''ہم جیسے سامنے دیکھتے ہیں ویسے پیچھے دیکھتے ہیں'' (العظمۃ اللہ)

تو جو پیٹھ پیچھے دیکھ رہا ہے پیٹھ کے پیچھے جو ہے وہ غیب ہوتا ہے تو جو پیچھے بھی دیکھ رہا ہے پاگل کے بچے تو اُسے عالم الغیب نہیں مانتا وہ تو ناظر الغیب، ہے نہیں...... نہیں تمہیں بات سمجھ میں نہیں آئی۔ عالم سے بڑا ناظر ہوتا ہے میں اس بات کا عالم ہوں کہ جنت ہے۔ لیکن دیکھی نہیں۔(داد وتحسین)

تو عالم الغیب کیا یہ تو ناظر الغیب ہے اس کے بارے میں تبصرہ تیسرا غیب، جو نظر نہ آئے بھری پڑی ہیں تہتر فرقے کی کتابیں ایک جملہ رسولؐ کا، ایک جملہ امیر کائنات کا سناتا ہوں۔

قبرستان سے گذر رہے ہیں رسولؐ؟ صحیفہ رحمت پہ اُداسی چھا گئی، قدم رُک گئے صحابیوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ خیریت فرمایا! انکم لاترون۔

ماارئ.

جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے۔

قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سے میرے چہرے کی رنگت بدل گئی ہے جو نظر نہ آئے وہ غیب ہوتا ہے۔ کائنات کے لیے غیب ہے اور میرا رسولؐ کہہ رہا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے۔ اور وادی السلام میں تیرا پہلا امامؑ ٹہل رہا ہے عمار پیچھے پیچھے ہیں اچانک علیؑ مسکرا بھی رہے ہیں اور سر بھی ہلا رہے ہیں عمار نے پوچھا مولاؑ کیوں مسکرا رہے ہیں فرمایا:

اگر تو بھی وہ چیزیں دیکھ لیتا جو میں دیکھ رہا ہوں بلکہ میں نہج البلاغہ کا جملہ سنانے لگا ہوں علیؑ نے فرمایا: او دربار والو! اُٹھو کوئی ایک شخص ہے تم میں سے ایسا جسے رسولؐ نے نہ کہا ہو کہ مجھے رسولؐ مانو تم نے اسے رسولؐ مانا دعوت کے بعد تم میں ایک نہیں جسے رسولؐ نے کہا نہ ہو اور میرے خلاف ایک الزام بھی کوئی نہیں دے سکتا کہ مجھ سے اس نے کہا ہو کہ مجھے رسولؐ مانو، کیوں؟ میں نے رسولؐ سے کہا تھا۔ انسی اشمو ریح النبوۃ واریٰ نور الرسالت.

''کہ یا رسول اللہؐ میں وحی کی خوشبو سونگھ رہا ہوں اور میں رسالت کا نور دیکھ رہا ہوں''

پڑھ نہج البلاغہ، امامؑ کا کھا کے امامؑ کو بھونکنے والے، اب شیعہ مولوی سے بات کر رہا ہوں نہج البلاغہ میں تیرے امام سے رسولؐ نے کہا یا

علیؑ تو کیوں نہ سونگھے وحی کی خوشبو تُو کیوں نہ دیکھے نورِ رِسالت انک

ترا ماارئ۔

''تُو بھی وہی دیکھتا ہے جو جو میں دیکھتا ہوں''۔ (نعرہ حیدری)

چوتھی تعریف قرآن غیب، اب یہ بھی میں یاد دِلاؤں کہ ابھی نازل ہونے

میں دس برس دیر تھی میرے مولاؑ نے ہاتھوں میں پڑھ دِیا (داد و تحسین)

جس علیؑ کی نظر سے اللہ کی مشیت میں چھپا ہوا قرآن پوشیدہ نہ ہو

یہ ایسا ہے مجھ سے کہو کہ فلاں موضوع پر کتاب لکھو، لکھ دوں گا۔ ٹھیک ہے

نا، اگر کہو کہ بصیرت افروز میں جو دس مجالس ہوئیں اس پر تاثرات لکھو،

کس نے کیسا پڑھا اب میں نے گذری ہوئی پانچ مجلسیں سنی نہیں میں کیا لکھ

سکتا ہوں۔ تو قرآن کیا کسی **Subject** پر لکھی ہوئی کتاب ہے یہ تو کبھی

میدان جنگ ہے اللہ کو کسی کا لڑنا پسند آیا آیت آ گئی کسی کے جی چرانے

پر غصہ آیا آیت آ گئی۔ کوئی سویا آیت، کوئی رویا آیت، کسی نے پایا

آیت، کسی نے کھویا آیت، یعنی جیسا ماحول ویسی آیت، اور علیؑ نازل

ہونے سے پہلے پڑھ رہا ہے معلوم ہوتا ہے وہ اللہ کے دِل کی دھڑکنوں کی

تحریر کو پڑھ رہا تھا کہ فلاں وقت یہ ہوگا یہ ہوگا...... (داد و تحسین) (نعرہ

حیدری) جو آدم سے لے کر سور پھونکنے تک کو آنکھوں سے دیکھ رہا ہے

قرآن یہی ہے نا تو جس کے وزیر کا یہ حال ہے خدائے بلند و برتر کی قسم

دیکھیں یہ آپ لوگوں کی محبت ہے کہ بڑھ چڑھ کر مجھے خطابات دیئے

القابات دیئے سلطان العلما کہا اور اگر آپ دیکھیں کہ کوئی عالم مسجد میں

داخل ہوا میں نے منبر چھوڑ دیا۔ میں نے اس کے قدم لیے، سوچ میں پڑ جاؤ گے کہ جسے ہم سلطان العلماء کہتے ہیں یہ جسکے قدم پکڑ رہا ہے تو یقیناً سوچ میں پڑ جاؤ گے کہ اس کے اور اس کے علم میں فرق کیا ہوگا تو ہم نے علیؑ کو دیکھا اللہ کے گھر سے نکلا اور نصیری کی خدائی تک پہنچا (اللہ اکبر) اور میں نے دیکھا جب محمدؐ کے سامنے آیا تو کہا۔ انا عبد من عبید محمدؐ۔

تو آخر جس پر خدا ہونے کا شک ہے وہ جس کا بندہ کہلوا رہا ہے مانگو توفیق اور پوچھو علیؑ سے وہ تمہیں بتائے گا کہ میں نے اس میں کیا دیکھا میں نے تو پوچھا اور اس نے بتایا بھی (الحمد للہ) اور اس نے کیا بتایا یہ تب بتاؤں گا جب بتانے کی اجازت ہوگی۔ تو جو قرآن کو نازل ہونے سے پہلے جانتے ہوں۔ وہ عالم الغیب نہیں پانچواں، کسی واقع کا پتہ نہ ہونا، تعداد کا ٹھیک معلوم نہ ہونا غیب، اس کے ساتھ تعداد کا حساب کیا کرو گے جس کے بارے میں اللہ کہہ رہا ہو وکل شئی احصنه فی امام مبین کہ ہم نے ہر شئے گن گن کر امام مبین میں بھر دی ہے اور ختم ہوگئی میری بات لاہور والو موت کی خبر نہ ہونا غیب، اور جس علیؑ کا وعدہ ہی یہی ہو۔

کوئی مشرق میں مرے یا مغرب میں شمال میں مرے یا جنوب، مومن ہو یا منافق مر سکتا ہی نہیں جب تک مرنے والے کے سرہانے علیؑ نہ آئے، علیؑ کا تو وعدہ ہے کہ میں ہر مرنے والے کے سرہانے جاتا ہوں۔ پتہ ہے نا کس نے کہا مرنا ہے بلکہ شب معراج تمہارے رسولؐ سے

عزرائیلؑ نے سلام بھیجے تھے علیؑ کی طرف تو رسولؐ نے فرمایا کیا وجوہات ہیں علیؑ کی طرف سلام بھیجنے کی۔ عزرائیلؑ نے کہا کہ اللہ نے جب سے مجھے قبض ارواح کا رجسٹر دیا ہے اور کہا ہے کہ ہر ذی روح کی روح قبض کر تو اللہ نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ خبردار علیؑ کے شیعوں کی روح اس وقت تک قبض نہ کرنا جب تک علی علیہ السلام سے اجازت نہ لے لینا (نعرہ حیدری) ان کے بارے میں کہتے ہو کہ یہ غیب نہیں جانتے اگر کبھی وقت ہوا مصلحت ہوئی تو پھر بتاؤں گا کہ بے وقوف کے بچوں جن پر شک کر رہے ہو کہ یہ عالم الغیب نہیں غضنفر ثابت کر دے پہاڑ جتنا دلیلوں کا ڈھیر لگا کر کہ یہ عالم الغیب تو کیا خالق الغیب ہیں۔ یہ جملہ میں اکثر کہا کرتا ہوں۔

ابھی تو تم وہ علیؑ وہ حسنؑ وہ حسینؑ (علیہم السلام) سن رہے ہو جسے غضنفر جانتا ہے اگر وہ علیؑ سن لیا جسے عمار جانتا ہے میثم جانتا ہے اگر وہ علیؑ سن لیا جسے سلمان جانتا ہے اگر وہ علیؑ سن لیا جسے خود علیؑ جانتا ہے ابھی تو تم خدا کے بندے کے کوچہ ولایت کے خارش زدہ کتے کو برداشت نہیں کر رہے اللہ کو ڈھونڈو گے، بس اللہ کی اس سے بڑی پہچان نہ تھی، نہ ہے، نہ ہوگی کہ اللہ ہوتا ہی وہی ہے جو اس جیسے علیؑ بنا سکے۔

ایک تسلی میں تمام سادات و مومنین کو منبر سے دِلانا چاہتا ہوں کہ ایک غیب تمہارے پاس بھی ہے حدیث رسولؐ ہے اللہ نے میرے حسینؑ کے لیے مومن کے باطن میں ایک غائب محبت رکھی ہے یہی تو دلیل ہے کہ

آپ کی آنکھوں سے آنسو آگئے یہ آنسو کہاں سے آئے یہ وہ راز ہے
رونے والو جو آدم سے عیسیٰ تک میں نے ہر نبی کو پوچھتے ہوئے دیکھا اللہ
سے آدم نے بھی سوال کیا تھا کہ پالنے والے عرش پر جو پانچ نام تُو نے
لکھے ہیں جب پہلے چار نام دیکھتا ہوں میری طبیعت خوش ہو جاتی ہے جونہی
پانچویں نام پر نظر جاتی ہے میرا دل چاہتا ہے کہ میں رونا شروع کر دوں
(العظمۃ للہ) یہی کچھ نوح نے پوچھا یہی کچھ ابراہیمؑ نے جب واقعہ کربلا
سنایا تا اللہ نے زکریا کو، دھاڑیں مار کر رونے لگا۔ اللہ نے کہا تُو کسی
طرح چپ کر بیٹھے گا کہا پالنے والے ایک شرط ہے پھر میں رونا بند کر دوں
گا، کہا مجھے بڑھاپے میں ایک بیٹا عطا کر وہ بھی جوان ہو کر رسولؐ کے بیٹے
کی طرح مارا جائے میرا دل بھی اُسی طرح تڑپے جیسے بتولؑ کا دل تڑپے گا
جیسے رسولؐ کا دِل تڑپے گا۔ اور میں اُسے حسینؑ کا صدقہ سمجھ کر نہیں روؤں گا
تو ہر حجت کو تعجب ہے کہ یہ آنسو آتے کہاں سے ہیں۔ سب سے پہلی طلب
سلطان کربلا کی یہی آنسو ہیں چار سالہ بتولؑ فرماتی ہیں جب بابا کے بے
سر لاشے سے ودا ہونے لگی تو گلوئے بریدہ سے آواز آنے لگی سکینہؑ بیٹی
جہاں سے گذرنا میرے شیعوں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ شیعوں جب ٹھنڈا
پانی پیو تو میری پیاس کو یاد رکھنا۔ بابا تم نے میرے اکبرؑ کا نام نہیں لیا تم
نے میرے چچا عباسؑ کا نام نہیں لیا یہ آپ نے سارے مصائب چھوڑ کر
پانی کا ہی نام کیوں لیا تڑپ کر رہ گیا لاشہ حسینؑ میرے امامؑ نے فرمایا:
بیٹا! اس لیے پانی کا نام لیا جا کے میرے شیعوں کو کہہ دینا کاش تم سارے

کے سارے دسویں کے دِن کربلا ہوتے تم دیکھتے کہ میں اصغرؑ کے لیے کس عاجزی سے پانی مانگ رہا تھا اور کس بے دردی سے ظالموں نے میرا سوال ٹھکرادیا۔

الا لعنۃ اللّٰہ علی القوم الظالمین

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

دوسرا خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون۔

(سورہ نمل ۵۶)

سورہ نمل سے ایک آیت تلاوت کی ہے میں نے، گذشتہ مجلس میں آپ کو غیب کی ظاہری تعریف سے روشناس کروایا گیا ویسے تو جو علم غیب کی نفی میں آیات وارد ہوئی ہیں اس پر ایک الگ سے مجلس ہوگی لیکن آج صرف ایک آیت کی تحلیل کے لیے میں نے ایک الگ مجلس تجویز کی ہے چونکہ پورے قرآن میں اس سے زیادہ نفی پر مبنی آیت کوئی نہیں، کہنے والا اللہ اور اِعلان کروایا اپنے حبیبؐ کی زبانی۔ قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب اِلا اللہ ومایشعرون اَیان یبعثون ۔فرمایا اپنی پاکیزہ زبان سے کہہ دیجئے کہ جو جو آسمانوں میں رہتے ہیں وہ بھی غیب نہیں جانتے۔ جو جو زمین کے باشندے ہیں وہ بھی غیب نہیں جانتے الا اللہ سوائے اللہ کے ومایشعرون ایان یبعثون اور اِن میں سے کسی کو یہ شعور تک نہیں کہ یہ اٹھائے کب جائیں گے۔ جنہیں اٹھنے تک کا عِلم نہ ہو وہ عالم الغیب کیسے۔ اب اِسی آیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عِلم غیب کے منکر علماء نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ تعمیر کی کہ جب اللہ نے کہہ دیا کہ

آسمانوں والے بھی غیب نہیں جانتے زمین والے بھی غیب نہیں جانتے تو پھر ہم کیسے مان لیں کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ غیب جانتے ہیں۔ پہلے سارے تہتر فرقے کے علماء مِل کر چودہ کی رہائش تو ڈھونڈو یہ رہتے کہاں ہیں۔

اگر یہ آسمانوں میں رہتے ہیں غیب نہیں جانتے اگر یہ زمین کے ساکن ہیں غیب نہیں جانتے، اور اگر کہیں اور رہتے ہیں تو پھر فرطِ جہالت کا مظاہرہ نہ کرو پھر زمین و آسمانوں کے باشندوں سے عِلم غیب کی نفی کرو۔ چودہ نفوس طاہرہ سے نہیں اور میں جب قرآن سے پوچھتا ہوں بنیادی طور پر اللہ نے اپنی مخلوق کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور یہ تخلیق کے لحاظ سے بھی تین حصے ہیں اور سکونت کے لحاظ سے بھی تین، تخلیق کا ذِکر سورہ یٰسین میں ہے قرآن کے دِل میں یہاں اللہ نے اپنی تسبیح خود کی فرمایا:

سبحن الذی خلق الازواج کلھا مما تنبت الارض ومن انفسھم ومما لایعلمون. (٦٣)

فرمایا: تسبیح کے لائق ہے وہ اللہ جس نے کائنات کے کل جوڑے یا اس چیز سے بنائے جو زمین کا جوہر ہیں جاگتا لکھتا لوح دِل پر کسی مولوی کا فتویٰ نہیں عالم کا قول نہیں خلاقِ علم کا فرمان ہے **خلق الازواج کلھا** کل کے کل جوڑے تین چیزوں سے باہر نہیں **مما تنبت الارض** جو حقیقتیں زمین سے اُگتی ہیں یعنی جو زمین کے رزق کھاتا ہے۔ اور پھر اس جوہر سے سلسلہ نسل آگے بڑھتا ہے یا اس سے بنائے **ومن انفسھم** یا نفوس سے بنائے **ومما لایعلمون** یا اس حقیقت سے بنائے جس کا کسی کو علم نہیں تا

ایسے نہیں بھائی، مجبوری ہے نقوی صاحب ہے قرآن، اللہ نے نام نہیں لیا
میں نہیں لوں گا۔ اگر خدا نے نام لیا ہوتا میں لیتا جو اس نے کہا کچھ زمین
کے جوہر کی پیداوار کچھ نفسی جوڑے ومما لایعلمون اور کچھ ایسی حقیقت
سے بنے جس حقیقت کا کسی کو علم نہیں تو پھر ماننا پڑے گا تا کہ وجہ ارض
پہ کائنات کے کسی گوشے میں کچھ جوڑے ایسے ہیں کہ جن کی تخلیق اِتنی بلند
و بالا ہے کہ غضنفر سے لے کر آدم تک کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا تھا اسی لیے اللہ
نے کہہ دیا لایعلمون یہ جانتے ہی نہیں (داد و تحسین) میں فی الحال اس کی
تخیص نہیں کروں گا۔ جیسے اللہ نے کہہ دیا ممالایعلمون اس چیز سے بنایا
جس کا کسی کو علم نہیں۔ اور اِسی لیے تو اللہ نے نام ہی نہیں لیا اس شے کا
اس حقیقت کا، اور یہ میرا ایمان ہے کہ اگر وہ شئے ہوتی تو اللہ نام لیتا
(اللہ اکبر) یقیناً اس شئے کا تعلق شئے سے ہوگا ہی نہیں جس کی دلیل یہ
ہے میرے پاس کہ سورہ طور میں اللہ کے سامنے اکڑنے والوں کو خدا چیلنج
کر کے کہہ رہا ہے میرے حبیب پوچھ اِن سے یہ جو یوں گردن اکڑا رہے
ہیں میرے سامنے ام خلقوا من غیر شئی (۵۳)

کیا یہ شئے سے نہیں بنے؟ (داد) کیا انہیں لاشئے سے بنایا گیا؟
نہ! اب ہے کفر و ایمان کی سرحد پر بات لیکن میں ہوا کے جھونکے کی طرح
ایمان بچاتے ہوئے گذر جاؤں گا۔ کیا یہ لاشئے سے بنے؟ اس کا مطلب
کچھ ایسے ہیں۔ جنہیں اللہ نے لاشئے سے بنایا اور انہیں اللہ نے سر اٹھانے
کی اجازت دے رکھی ہے (اللہ اکبر) اِس سے آگے مجھے کوئی جملہ کہنے کی

اجازت ہی نہیں بہرحال یہ تین قسم کی بنیادی مخلوق تھیں جو میں نے عرض کردیں تو جس طرح بنیادی قسمیں تین ہیں باقی ساری ان کے ذیل میں ہیں کچھ جوہر ارض کے ساتھ یہ قبیلہ الگ ہوگا، کچھ نفوس کے جوڑے، یہ کنبہ الگ ہوگا اور کچھ لایعلمون جن کی تخلیق علم سے ماورا ہو نہیں نہیں اللہ نے یہ نہیں کہا کہ مما لایعلمون انسان میں نے اس چیز سے بنائے جسے انسان جانتا مما لایعلمون آدم جسے آدم نہیں جانتا۔ مما لایعلمون کہہ کے اللہ نے بتادیا کہ سوائے میرے کوئی نہیں جانتا تو جن کی تخلیق علم سے ماورا ہے ان کے بارے میں فیصلہ ہی نہیں کیا جاسکتا کہ جنس کیا ہے؟ کس قبیلے سے تعلق؟ بہرحال یہ تین قسم کی مخلوق اور اسی طرح رہائش کی جگہیں بھی تین۔ تازہ دم ہیں میرے سامعین تو آیت پڑھوں نہیں جو قرآن کہے گا غضنفر کو یہ توفیق ہی نہیں دی مولا نے کہ بات کہاں سے شروع کرے اور جب ختم ہو تو پتہ ہی نہ چلے کہ کیا کہنا چاہ رہا تھا ہاں جو قرآن کہے وہ مانو جو میں کہوں دیوار پر دے مارو، سورہ انبیاء کونسا سورہ؟ سورہ انبیاء لاؤ قرآن ابھی منبر پر میدان میں جھوٹا کرو یا جھوٹے ہو جاؤ۔ ذہن میں ہے آیت جو میں نے خطبے میں پڑھی کہ جو آسمانوں میں ہے وہ غیب نہیں جانتے۔ جو زمین میں ہے وہ غیب نہیں جانتے اور سورہ انبیاء کی اس آیت میں مسکن تین بتائے ولہ من فی السموٰات والارض ومن عندہ لاسینکبرون عن عبادتہ ولا یستحسرون. (۹۱) ''فرمایا جو آسمانوں میں رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں اللہ ہوں جو زمین پر بستے ہیں ان کا مالک

بھی میں اللہ ہوں ومن عندہ اور جو میرے قرب میں رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں اللہ ہوں''۔ (نعرہ حیدری)

آسمان والوں کا مالک بھی میں، زمین والوں کا مالک بھی میں۔ اور جو میری عندیت میں جو میرے قرب میں اور یہ میں گذشتہ عشرہ میں بتا چکا ہوں جو جامع مسجد میں پڑھا تھا۔ قرب کے لیے چار مراحل ہیں۔ ہماری کم علمی یہ ہے کہ ہم چاروں کے معنی قرب استعمال کرتے ہیں حالانکہ چاروں کے چاروں مختلف ہیں۔ قرب، دُنو، لدن، عندیت، دیکھیں سارے کا سارا مجمع میرے قریب ہے لیکن ایک پہلی قطار ہے ایک آٹھویں ہے ایک بیسویں ہے شاہد بھائی کہہ سکتے ہیں میں نے غضنفر کو قریب سے سنا۔ فاصلے جہاں پر ناپے جاسکیں اسے قرب کہتے ہیں۔ درحقیقت نقوی صاحب شاکر بھائی یہ قرب سے بڑھ کے منزل دنو پر ہیں دنو کیا ہوتا ہے پڑھو سورہ رحمان وجنا الجنتین دان۔

اللہ فرماتا ہے جنت کے پھل مقام دنو پر ہیں۔ جنت کے پھل دانی ہیں اور تہتر فرقے کے جس عالم سے پوچھو گے کہ یہ دنو کیا ہے وہ یہی کہے گا کہ جنتی بیٹھے بیٹھے ہاتھ بڑھائے گا پھل توڑ لے گا۔ تو معلوم ہوا دنو وہ قرب ہے کہ جہاں تک ہاتھ پہنچے (اللہ اکبر) پتہ نہیں آپ کیوں داد دے رہے ہیں کیوں خوش ہو رہے ہیں۔ اور میں نے تو یہ جملہ اس خوشی میں پڑھا کہ معراج کی رات کے بارے میں علماء ناپتے پھرتے ہیں کہ کتنا قریب تھا میرا رسولؐ، اللہ کہہ رہا ہے ثمہ دنیٰ فتدلی۔

میرا نبی مقام ونو پہ تھا تو یقیناً ایسے فاصلے پر تھا کہ نبی سے ہاتھ ملایا جاسکتا تھا جو لباس میں نے پہنا ہوا ہے یہ نہ میرے قریب ہے نہ دانی ہے اسے مجھ سے لدن حاصل ہے کیوں کہ میرے بدن اور اس کے درمیان میں کچھ نہیں یہ بغیر فاصلے کے میرے بدن سے چھو رہا ہے یہ مقام لدن ہے۔ قرآن کہاں سے آیا؟ پڑھو سورہ ہود من لدن حکیم الخبیر کہ میں اللہ کے لدن سے آیا اور جو میرا علم میرے اندر ہے یہ لدن نہیں یہ عندیت ہے نہ...... نہ اب نہیں پتہ کس کا دِل دھڑکے گا۔ کس کا کلیجہ شک ہو جائے گا۔ کس کے پھول کھلے گا کس کے تنور جلے گا ہے، یہ حقیقت اِسی لیے تو جب علماء و مجتہدین سے فتویٰ پوچھا جائے تو وہ لکھتے ہیں عــــنـــدی جواب و حاصل مسئلہ میری عندیت میں اس مسئلے کا جواب یہ ہے یعنی میرے اندر سے جواب یہ نکلا ہے تو اللہ کہہ رہا ہے ومــن عنده ان کا مالک بھی میں ہوں جو میری عندیت میں رہتے ہیں جاؤ پوچھ مولیوں سے کون ہے یہ مخلوق جن کا وطن توحید کا بدن ہے (داد و تحسین) نعرہ حیدری) کون ہیں یہ ذِی شرف بندے جو تیری عندیت میں رہتے ہیں تیری کبریائی جن کا وطن ہے فرمایا غضنفر حضیان نہ یک بتایا نہیں کہ تیسری مخلوق ایسی حقیقت سے بنی جسے جانتا کوئی نہیں جب علم سے پہلے بنے، اس وقت کوئی شئے ہو تو وہاں رکھوں (اللہ اکبر) ولــه مــن فــی الســموت جو آسمانوں میں رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں والارض جو زمین میں رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں ومــن عــنــده جو عندیت میں ہیں ان کا مالک بھی ہوں۔ نشانی کیا ہے

ان کی؟ لایستکبرون عن عبادتہ ولا یستحسرون نہ کبھی انہوں نے میری عبادت سے تکبر کیا ہے اور جاگنا قرآن ہے پھنس گئے ہو ولایستحسرون اور نہ ہی کبھی عبادت کرتے کرتے تھکتے ہیں پالنے والے کتنی عبادت کرتے ہیں؟ دو گھنٹے، چار گھنٹے سولہ گھنٹے، فرمایا ہضیان نہ بک۔ بس دِن رات میری تسبیح کیے جارہے ہیں کبھی سستی نہیں ہوئی۔ اللہ معاذ اللہ مبالغے سے بھی کام لیتا ہے؟ نہیں، غضنفر تو غالی ہے یہاں تمہارے ایمان کا تماشہ دیکھوں یہ اپنے کچھ بندوں کی تعریف میں کہہ رہا ہے کہ بس دِن رات عبادت میں۔ نہیں، میں ایک اور آیت پڑھتا ہوں سورہ فرقان عباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الھلون قالو سلما والذین یسبتون لدبھم سجدا وقیاما. (۴۶)

''فرمایا جو رحمان کے بندے ہیں جو زمین پر بڑے وقار سے چلتے ہیں کبھی تیز قدمی سے نہیں چلے جب کوئی جاہل ان سے گفتگو کرے کہتے ہیں سلامتی ہے یہ کہہ کر گذر جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے ساری ساری رات یا اللہ کے سجدے میں'' یا قیام میں جاؤ میری بات پر بھروسہ نہ ہو کسی اور عالم سے پوچھو یبیتون فعل مضارع جمع کا صیغہ ہے درس کے مولیوں سے پوچھنا کہ فعل مضارع کے جملے میں کونسی خاصیت ہوتی ہے اسے کہنا پڑے گا کہ اس میں حال اور استقبال دونوں معنی ہوتے ہیں۔ یعنی ہمیشہ ایسا کرتے ہیں اور ہمیشہ ایسا کرتے رہے گے۔ جاگو! اللہ کہہ رہا ہے کہ کچھ ہیں ایسے جو ہمیشہ رات گذارتے ہیں قیام میں سجدے میں اور ہمیشہ

ایسا کریں گے تو ہیں نا کچھ ایسے بندے جو ساری رات بس قیام میں یا سجدے میں سوتے نہیں، نہ سونا تو اللہ کی صفت تھی یہ کون ہیں جو اس کی صفات کبریائی کے حصے دار ہیں۔ یہ نہیں کہا آیت نے کہ ایک گھنٹہ روک دیتے ہیں عبادت دو گھنٹے روک دیتے ہیں یا تو قرآن کو بھی کہہ دو کہ ضعیف کتاب ہے غالیوں کی لکھی ہوئی ہے ورنہ اِنسان کا بچہ بن میدان ہیں نِکل تو پھر ہیں نہ کچھ ایسے کہ جب تک اللہ کی دھرتی پر ہیں ساری ساری رات ایک لمحہ رکے بغیر سجدہ قیام سجدہ قیام تو جو مصلّہ چھوڑتے نہیں بیوقوف اُن کی اولاد تیرے طریقے سے کیسے پیدا ہوتی ہے پھر ہیں نہ کچھ ایسے جو مصلّہ چھوڑتے نہیں صاحب اولاد بھی ہیں۔ سورہ سجدہ میں ایک اور آیت ہے تتجافی جنوبھم عن المضاجع (۱۶) ''کہ یہ وہ بندے ہیں جن کے پہلو بستر سے آشنا نہیں''۔

یہ نشانیاں ساری ساری رات عبادت کرنا کررہے ہیں کرتے رہیں گے زندگی بھر بستر سے واقف نہ ہونا۔ آپ میں ہیں یہ علامتیں؟ تو پھر جن میں ہیں وہ ہیں کون؟ عبادالرحمان اللہ فرماتا ہے میرے بندے یہ ہیں۔ تو پھر جن میں یہ علامتیں نہیں انہیں ڈھونڈنا پڑے گا کہ کس کے بندے ہیں۔

جو رحمان کے بندے ہیں دُعا بھی رحمان سے مانگتے ہیں رزق بھی رحمان سے مانگتے ہیں اولاد بھی رحمان سے مانگتے ہیں۔ رحمان نے تو تمہیں قبول کیا نہیں، ڈھونڈنا جب مِل جائے تو سب کچھ اسی سے مانگنا جن کے

تم بندے ثابت ہو جاؤ۔ ہاں تو اب یہ ہیں علامتیں جو عبادت سے نہیں تھکتے اور یہی ہیں وہ لوگ جو اس کی عندیت میں ہیں جو اس کے قرب میں، ویسے تو آپ لوگوں کو سمجھ جانا چاہیے لیکن میں قرآن کے وارث سے پوچھوں گا۔ وہ جس قبیلے کی طرف نشاندہی کریں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جو اللہ کے قرب اور عندیت میں رہتے ہیں۔ تو بس وہی ہونگے۔ صادقِ آل محمدؑ سے مُفضل پوچھ رہا ہے۔ (صلواۃ)

بڑی طویل و عریض حدیث ہے تقریباً بیس بائیس صفات پر مشتمل پورا عشرہ اگر میں اسی حدیث پر پڑھوں تو ختم نہیں ہوگی اس میں ایک جملہ جواب دیتے دیتے اچانک یہ آیت تلاوت کی تمہارے اِمام ششم نے۔

''آسمانوں میں جو رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں زمین میں جو رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں اور جو میری عندیت میں رہتے ہیں اُن کا مالک بھی میں''۔ سرکارِ صادق رُکے، پوچھا یا مُفضل لہ من فی السموٰات ھم الملائکۃ ومن فی الارض ھم الجان والبشر و کل ذی حرکت من الذین عندہ۔

''اے مفضل آسمانوں میں رہتے ہیں فرشتے، زمین پر رہتے ہیں جن، بشر اور ہر متحرک جانور مـن الذین عندہ وہ کون ہیں جو اس کے قرب میں رہتے ہیں''۔

جو نہ فرشتوں جیسے ہیں نہ بشر جیسے ہیں مفضل حیران ہوکر کہتا ہے مولاؑ میں کیا جانوں خود فرمائیں۔ اب پہلے قسم سن لو مجھ سے، اگر میں یہ

جملہ کہہ رہا ہوں اپنی طرف سے خدا کرے یہیں میری زبان پر فالج گر جائے اور میں بولنے کے لائق نہ رہوں۔ دمِ آخر مجھے کلمہ نصیب نہ ہو اِس کے باوجود جو شک کرے اُس کے شجرہ میں شک، جب مفضل نے کہا مولا آپ خود ہی بتائیں مولا نے اپنے سینہ توحیہ گنجینہ کی طرف اِشارہ کر کے فرمایا

نحن الذین عنده ولا کون قبلنا.

"اُس کے قُرب میں رہنے والے ہم چودہ کے سوا کون ہوسکتا ہے"۔ (نعرہ حیدری)

اور فرمایا ہم تو وہ ہیں ہم سے پہلے ہونے والا تو کیا ہم سے پہلے تو ہونا بھی نہیں تھا (اللہ اکبر)

پڑھی میں نے آیت ہے، بھاگ کر جاؤ گے کہاں، اللہ کہہ رہا ہے کہ یہ چودہ رہتے ہیں میرے قُرب میں، پہلے تلاش کر اللہ کہاں رہتا ہے۔ اگر اللہ رہتا ہے مسجد میں، میں علیؑ کو ڈھونڈوں گا مسجد میں، اللہ رہتا ہے کعبہ میں، میں رسولؐ کو دیکھوں گا کعبے میں۔ اللہ رہتا ہے فرش پر، میں چودہ کی جستجو کروں گا فرش پر۔ اور اگر فرش سے عرش تک معلوم سے غیر معلوم دنیا تک کائنات کے ذرے ذرے پر وہ ہے تو پھر جہاں جہاں جلی ہے وہاں وہاں علیؑ ہے (داد وتحسین)...... (نعرہ حیدری)

سمجھ میں آئی بات یا نہیں ان کے بارے میں کہتے ہو کہ یہ غیب نہیں جانتے۔ ہر اُمت نے اپنے نبی کو اُونچا اڑانے کی کوشش کی ہے جتنے

پرنہیں تھے اُس سے بھی زیادہ، اور تیرا نبی اِتنا اُونچا تھا کہ جہاں جبرائیل کے شہہ پرنہیں پہنچے، تُو اسے نیچے لا رہا ہے۔ سورہ نوح پڑھو اللہ بتارہا ہے کہ میں نے طوفان کیوں بھیجا، چونکہ نوح نے ہم سے کہا تھا دلیل کے ساتھ اس لیے ہم نے طوفان بھیج دِیا۔ پالنے والے کیا دلیل؟ کہا وقال نوح رب لاتذر علی الارض من الکفرین دیارا انک ان تذرھمه یضلوا عِبادک ولایلدوا اِلا فاجرا کفارا۔ (۲۷) نوح نے کہا اے میرے ربّ زمین پر ایک کافر بھی باقی نہ چھوڑ۔ پہلے مجھے ایمان سے بتاؤ کبھی ایک ضلع کے حاکم نے دوسرے ضلع سے مجرم کو پکڑا ہے؟ نہیں بابا حدود ہیں اپنی اپنی ارسلنا نوحا الی قومه نوح کی حد تھی اس کی اپنی قوم یہ پوری زمین پر پَر پھیلا کے مانگ رہا ہے لاتذر علی الارض پوری زمین پر ایک کافر بھی نہ چھوڑ، اللہ نہ کہتا اپنی حد تک رہ! اپنی قوم کو غرق کر یہ ساری زمین کا کیا جُرم ہے؟ دلیل دی ہے نوح نے اور اللہ نے مان لی فرمایا: انک تذرھمه اگر تو نے چھوڑ دیئے تو پھر جانتا ہے کیا ہوگا؟ یضلوا عبادک تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے یہ ولایلدوا الا فاجرا کفارا اور قیامت تک جو بھی پیدا ہوگا یا فاجر ہوگا یا کافر ہوگا۔ اللہ نے طوفان بھیج دیا یہ نہیں کہا کہ عالم الغیب میں ہوں یا تُو ہے کہنا چاہیے تھا نا اللہ کو کہ تجھے کیسے خبر ہوگئی کہ آج کے بعد مومن پیدا نہیں ہوگا۔ نوح جو اِتنے سے علاقے پر حجت ہے اُس کا غیب تو قیامت تک کے صحن میں دیکھ رہا ہے اور جو پہلے سے حجت ہی عالمین پر ہیں۔ ان کا غیب کیا ہوگا۔ اچھا عیسیٰ کا ایک

دعویٰ ہے سورہ آلِ عمران میں بنی اسرائیل سے کہہ رہا ہے چونکہ پہلا رسول ہے نوح، آدم رسول نہیں ہے اور میرے رسول سے پہلے آخری عیسیٰ۔ اِسی لیے دو مثالیں دے رہا ہوں تا کہ درمیان میں سارا کچھ سمجھ جاؤ کلیہ ہے فلسفہ ہے۔

انی اخلق لکم من الطین کھیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله وابری الاکمه والا برص واحی الموتیٰ باذن الله وانبئکم بما تاکلون وماتدخرون فی بیوتکم اِن فیْ ذلک لآیة لکم اِن کنتم مومنین (۹۴)

میں مٹی سے ایک پرندہ خلق کرتا ہوں کسی نے یہاں شرک کا فتویٰ نہیں لگایا، کِسی نے یہ نہیں کہا کہ خالق اللہ ہے یا عیسیٰ کسی نے یہ نہیں کہا کہ توحید زخمی ہوگئی ہے یہ آخر توحید علیؑ سے ہی زخمی کیوں ہوتی ہے (نعرہ حیدری) فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله پھر اِس میں پھونک مارونگا اور وہ اللہ کے اِذن سے اُڑ جائے گا وابری الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله میں مادر زاد اندھوں کو شفا دیتا ہوں۔ ماں کے پیٹ سے جو برص کا بیمار پیدا ہوتا ہے اُسے شفا میں دیتا ہوں واحی الموتی مُردوں کو میں زندہ کرتا ہوں باذن اللہ، اور آگے کیا کہہ رہا ہے وانبئکم بماتاکلون وماتدخرون فی بیوتکم اور آؤ میں تمہیں غیب کی خبریں بتاؤں، میں بتاؤں کیا کیا کھا کے آئے ہو۔ میں بتاؤں تمہارے گھروں میں کیا کیا چھپا ہوا ہے۔ آپ نے دیکھا جب خالق ہونے کی بات تھی، کہا

یہ باذن اللہ ہے۔ جب مُردوں کو زندہ کیا کہا یہ باذن اللہ ہے جب غیب کی بات بتائی آگے باذن اللہ نہیں کہا۔ کیوں؟ تا کہ پتہ چل جائے کہ جہاں بڑی بات تھی وہاں باذن اللہ کہا جو چھوٹی بات ہے باذن اللہ کیوں کہوں، تو مُردوں کو زندہ کرنا بڑی بات ہے۔ خلق کرنا بڑی بات، شفا دینا بڑی بات، غیب دان ہونا چھوٹی بات، شفا چودہ کے لیے مانتے ہو وہ تو فطرس تک مانتے ہو۔ مُردوں کو زندہ کرنا مانتے ہو وہ تو ہزاروں کا مانتے ہو اور جو چھوٹی بات ہے اہلیان لاہور پتہ نہیں آپ کو علماء نے بتایا یا نہیں چونکہ آپ نے پوچھنا چھوڑ دیا علماء مولوی صاحبان نے کتابیں پڑھنا چھوڑ دیا جب یہ سارے دعوے کیے ہیں عیسیٰ نے فقط دعوے نہیں کیے کر کے دکھائے ہیں عمر کتنی تھی عیسیٰ کی؟ دو روایات ہیں۔ سات سال یا آٹھ سال تھی۔ سات سال کا عیسیٰ خالق بھی ہے شافعی ہے مُحی بھی ہے عالم الغیب بھی ہے۔ ڈوب مر۔ عیسائی بن جا، چھوڑ دے محمدؐ کا کلمہ، عیسیٰ سات سال کا عالم الغیب، تیرا نبی چالیس سال کا بھی عالم الغیب نہیں۔ (داد و تحسین) خوش رہو، آباد رہو مولا تمہاری عبادت قبول فرمائیں بہت پڑھ لیا تھوڑا پڑھنا ہے اور چونکہ یہ بھی حقیقت قاہرہ ہے کہ لاکھ علم کے دریا بہا دیئے جائیں جب تک چار آنسو نہ نکل جائیں شام والی بی بی راضی نہیں ہوتی۔ جب کسی نے پوچھا کہ بی بی کیوں جاتی ہو مجلس میں تو فرمایا کہ میں تو صرف پُرسہ کے لیے جاتی ہوں۔ چونکہ علیؑ کی بیٹی کی حسرت رہی ہے یہ آنسو۔ جب یہ سیدانیوں کے محمل مقتل میں پہنچے۔ کتابوں میں بہت زیادہ

تکلیف دہ جملے ہیں میں وہ نہیں پڑھوں گا تمام علماء نے لکھا کہ علیؑ کی بیٹی (صلواۃ اللہ علیھا) کو چونکہ عباسؑ تو تھا نہیں جو اونٹ پر بٹھاتا اور علیؑ کی بیٹیؑ اترتی۔ حسینؑ تو نہیں تھا جو ایک تھا بھی وہ خود اتنا مجبور تھا (اللہ اکبر) یہ نماز کے بعد جو زیارت پڑھتے ہو اور یہ انگلی اٹھا کے کیوں پڑھتے ہو پوچھا ہے کبھی علماء سے کہ یہ زیارت سنت کس کی ہے؟ اور انگلی کیوں اُٹھائی جاتی ہے سب سے پہلے سلطان کربلا کی زیارت گیارہ محرم کو کربلا کی جھلستی ہوئی ریت پر علیؑ کی بیٹی (سلام اللہ علیھا) نے پڑھی ہے۔ (اللہ اکبر) بات سمجھ میں آ گئی تو قبر میں بھی ماتم کرنے کے لیے کافی ہے۔ اِس طرح اُترنا پڑا علیؑ کی بیٹیؑ کو جیسے عباسؑ گھوڑے سے اترے تھے اب مجھے نہیں پتہ کہ تمہیں علماء نے کیا بتایا ہے عباسؑ کے اترنے کے کس انداز سے واقف ہو تم جس رنگ سے عباسؑ نے زِین چھوڑی اِس اندازُ سے علیؑ کی بیٹیؑ نے اُونٹ کی پشت چھوڑی پھر ہاتھ جوڑ دیتا ہوں لفظ میرے نہیں تمہارے خون رونے والے اِمامؑ نے فرمایا میں قبر تک خون روتا رہوں حشر تک خون بہاتا رہوں تو مجھے وہ درد نہیں بھول سکتا قید تو ہم سب تھے لیکن میری پھوپھیوںؑ نے اُونٹ چھوڑ تو دیئے فرمایا میں تو وہ بدنصیب ہوں کہ اپنے بابا کی زیارت کرنے کے لیے اونٹ سے نہیں اتر سکا۔ مولاؑ اس کی وجہ؟ فرمایا ایک لاغر اور لنگڑے اونٹ کے ساتھ شامیوں نے مجھے باندھ رکھا تھا اور میں وہ منظر بھلا نہیں سکتا کہ اِدھر میری پھوپھی حضرت سیدہ زینب (سلام اللہ علیھا) نے اونٹ کی پشت چھوڑی بلاتشبیہ چونکہ ہاتھ

بی بیؑ کے بھی گردن سے بندھے تھے تریسٹھ بیبیاں علی (علیہ السلام کی بیٹیؑ کے پیچھے کھڑی ہوئیں پیش نماز کی صورت میں علیؑ کی بیٹی کے منہ سے جملہ نکلا اسلام و علیک یا ابا عبداللہ، السلام علیک یبنا رسول اللہؐ اور یہ کہہ کر حضرت سیدہ زینب (سلام اللہ علیھا) زمین پر گری گر کر تڑپنے لگیں۔ بندھے ہوئے اونٹ کی پشت سے سجاد علیہ السلام نے کہا پھوپھیؑ تڑپ کیوں رہی ہو سید سجادؑ انصاف کر تیرے باباؑ کی زیارت پڑھ رہی ہوں میں انگلی نہیں اُٹھا سکتی میں تیرے باباؑ کی لاش کی طرف اشارہ نہیں کرسکتی اس دن سے حضرت سجادؑ رو رو کر کہتے تھے جو بھی زیارت پڑھے ہمارے ہر حبدار سے کہہ دینا میری پھوپھی حضرت سیدہ زینب (سلام اللہ علیھا) کی حسرت ہے کہ جب میرے غریب کربلا بابا کی زیارت پڑھو۔ میرے بابا کی قبر کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا۔

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

تیسرا خطاب

قال الم اقل لکم انی علم الغیب السموات والارض واعلم ماتبدون وما کنتم تکتمون

سورہ البقرہ سے ایک مشہورِ زمانہ آیت تلاوت کی ہے میں نے، گزشتہ مجالس میں بہت کچھ یقیناً آپ حقیقت غیب کے بارے میں جان چکے لیکن اس کے باوجود کم از کم پچاس مجالس ہوں اس موضوع پر، مجھے پھر تسلی ہوگی کہ میں نے غیب پر کچھ بحث کی! واذ قال ربک للملکۃ انی جاعلُ فی الارض خلیفۃ قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماءَ ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک قال انی اعلمه مالا تعلمون وعلم ادم الاسما کلھا ثمه عرضھم علی الملئکۃ فقال انبونی باسماءِ ھولاءِ ان کنتم صادقین قالو اسجنک لا علم لنا الا ما علمتنا. انک انت العلیم الحکیم. قال یا ادم انبئھم باسماءِ ھم فلماأبناھم باسمائِھم قال اَلم اقل لکم اِنی علم الغیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون واذقلنا للملئکۃ اسجدو لادَم (سورہ البقرہ۳۴) وقت یاد دلایا ہے اللہ نے تخلیق آدم کا ارے میرے حبیبؐ یاد کر اُس وقت کو جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا، یاد اسے ہی کروایا جاتا ہے جو موقع پر موجود ہو۔ جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا انی جاعل فی الارض خلیفۃ میں زمین پر اپنا ایک نائب بھیجنے لگا ہوں

فرشتوں نے کہا اُسے بھیجے گا جو زمین پر فساد کرے گا۔ خونریزیاں کرے گا یہاں میں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں کہ تمہارے اس باپ آدم سے پہلے دس لاکھ آدم گذرے ہیں۔ اِسی حدیث کو امام ششم کے ایک صحابی نے پڑھا تو اُس کا دِل بھی مچل گیا۔ سینہ تنگ ہوگیا بھاگا فوراً مولاؑ کی خدمت میں مولاؑ! ایسی ایسی حدیثیں گڑھ لی ہیں لوگوں نے کہ میرا دِل چاہتا ہے میں انہیں جلادوں فرمایا رُک! حدیث کے بارے میں یوں بول کے ایمان کا دشمن نہ بن۔ اب مولاؑ نے اُس سے یہ نہیں پوچھا کہ کونسی حدیث؟ وہ یہی پڑھ کر گیا تھا کہ دس لاکھ آدم۔ مولاؑ فرماتے ہیں من این علم الملائکة بافساد بنی آدم.

جب فرشتے ایکدوسرے سے کہہ رہے تھے کہ اس کو بھیجے گا جو زمین پر فساد کرے گا۔ خونریزی کرے گا فرمایا یہ علم غیب فرشتوں میں آیا کہاں سے تھا اِس سے پہلے اولادِ آدم کو دیکھ چکے تھے تو کہہ رہے تھے (داد وتحسین)

مشاہدے کے طور پر اسے بھیج رہا ہے جو فساد کرے گا خونرزیاں کرے گا نحن نسبح بحمدک ونقدس لک ہمیں بنا خلیفہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تقدیس۔ عبادت کے کئی رکن ہیں۔ نہ قیام کا ذکر کیا فرشتوں نے، نہ رکوع کا، نہ سجدے کا، نہ تشہد کا، نہ قعود کا، نہ سلام کا، نحن نسبح ناز بھی کیا تو تسبیح پر ہم تیری تسبیح کرتے ہیں ہمیں اپنی خلافت اور نیابت عطا کر۔ مجھے نہیں خبر کہ کس کا کلیجہ درمیان سے چر جائے

گا اور کون پائیہ عرش کو چھولے گا خطیب منبر سلونی کوفہ کی مسجد اعظم کے منبر پر فرمارہے ہیں۔ اوکوفے والو! جانتے ہو وہ تسبیح کیا تھی جس پر فرشتے ناز کررہے ہیں فرمایا انَّ الملکتہ تتذکرو فضلی وذالک تسبیھا عنداللہ فرمایا! فرشتے ایک دوسرے کو مجھ علیؑ کے فضائل سناتے ہیں اللہ تسبیح لکھتا ہے (علیؑ حق)

ہمیں بتادے قال اِنی اعلم مالا تعلمون فرمایا جسے میں جانتا ہوں اسے تم نہیں جانتے بس آدم ہی ٹھیک ہے خلیفہ پھر اللہ فرماتا ہے میرے فرشتوں کو سبق سکھانے کے لیے تھوڑا اہتمام کیا علم آدم الاسماء کلھا آدم کو سارے کے سارے اسماء پڑھا دیئے ثم عرضھم علی الملئکة پھر انہیں ملائکہ کے سامنے پیش کیا۔ یہاں ھُم کی ضمیر استعمال ہوئی ہے یہ ذوی العقول کے لیے ہے۔ اِسما کے لیے یہ ضمیر ہوسکتی ہی نہیں اسماء کے لیے ہوتی ہے۔

اور ان سے کہا انبونی باسماءِ ھولآءِ. مجھے بتاؤ کہ ان کے نام کیا ہیں۔ اب افسوس مجھے یہ ہے کہ مجھے بحث کرنا ہے علم غیب پر، ورنہ ایک ایک حرف اسرار کے سمندر سمیٹے ہوئے ہے۔ انبونی مجھے بتاؤ باسماءِ ھولاءِ کہ ان کے اسماء کیا ہیں قالو اسبحنک لاعلم لنا الا ما علمتنا فرمایا کہ تیری ذات تسبیح کے لائق ہے ہمیں کوئی علم نہیں مگر بس وہی جو تُو نے ہمیں پڑھایا اس سے زیادہ ہم نہیں جانتے تُو علیم بھی ہے۔ حکیم بھی ہے۔ پھر اللہ کہتا ہے یاادم انبھم باسماءِ ھم ان کو بتا ان کے اسماء نہیں

نہیں یقیناً اسی فیصد سے زیادہ لوگ سوچ میں گم، جب فرشتوں سے کہا کہ مجھے بتاؤ اِن کے نام کیا ہیں آدم سے یہ نہیں کہا کہ مجھے بتا، آدم سے کہا کہ انہیں بتا یعنی اللہ نے پہلے دن خلافت کے آغاز سے یہ بتادیا ہے خلیفہ ہوتا ہی وہی ہے جو اِنسانوں سے پڑھے نہیں فرشتوں کو پڑھا سکے (داد و تحسین)

فلما انباھم باسمائھم۔

جب آدم نے انہیں بتا دیئے اُن کے اسماء، یہاں ظاہر بین مولوی خدا کی توہین کر جاتے ہیں کہ اللہ نے آدم کو نام بتادیئے تھے فرشتوں کو نہیں لاحولا والا قوة الا باللہ یہی عدل ہے اللہ کا، یعنی کمرہ امتحان میں Examinor ایک طالب علم کو پرچہ آؤٹ کر کے بتادے کہ یہ سوال ہیں اور دوسرے کو نہ بتائے یہ خیانت ہے عدل نہیں۔ آدم کو بتایا فرشتوں کو نہیں ایسا نہیں ہے بتانے سے مراد یہ ہے جو بتایا وہ دونوں کو، جو چھپایا وہ دونوں سے۔ اللہ نے پانچ نام بتائے ثمہ عرضھم پھر ان پانچوں کو پیش کیا، کہا یہ پانچ نام ہیں اور یہ پانچ بدن ہیں بس اِمتحان یہی ہے بتاؤ ان میں سے کون سا نام کس کا ہے بس بتانا یہی تھا محمدؐ حمد کیا ہوا، تو بتانا تھا کون ہے ایسا کہ جس کا طواف حمد کر رہا ہے علیؑ بلند کون ہے جس کو بلندیاں سجدہ ریز ہیں۔ یہی امتحان تھا آدم پاس ہوا۔ فرشتے نہیں ہو سکے۔ تو یہاں اللہ نے کہا فلمہ انباھم باسمائِھم جب آدم نے بتادیئے اسما تو فرمایا الم اقل لکم انی اعلم غیب السموات الارض اے فرشتو میں نے

تم سے کہا نہیں کہ آسمانوں کے غیب بھی جانتا ہوں۔ پانچ نام تھے پانچ شخص تھے جب آدم نے بتادیئے یہ محمدؐ یہ علیؑ یہ حضرت سیدہ فاطمہ (صلواۃ اللہ علیھا) یہ حسنؑ یہ حسینؑ اللہ کہتا ہے کہ میں نے تمہیں کہا نہیں کہ میں آسمانوں کے غیب بھی جانتا ہوں میں زمینوں کے غیب بھی جانتا ہوں۔ یعنی مجھے خبر ہے کہ خلافت کے لائق کون، کیا تیرے باپ آدم کی تخلیق کے وقت سے حقیقت غیب کا فیصلہ نہیں ہوگیا۔ جو پانچ کو پہنچان سکے اللہ کی نظر میں وہی تو عالم الغیب ہے۔ سنبھالو ظرف عقیدت کو جنہیں فقط جاننے والا عالم الغیب ہوتا ہے وہ خود کیا ہیں۔ جب سیاق وسباق دیکھو گے آیت کا تو بات سمجھ میں آجائے گی کہ آدم کو خلافت مل کیوں رہی ہے۔ اللہ کہتا ہے اس نے نام بتادیئے ہیں میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں زمین و آسمان کے غیب کو جانتا ہوں۔ واذقلنا للملئکة اسجدوا آدم اور اب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ اب سجدہ کرو۔ کون کیا ہے اس مجمع میں، میرے بارے میں کہو کہ غضنفر غیب نہیں جانتا جو واقعی نہیں جانتا۔ مجھے نہیں خبر کہ کس کے دِل میں کیا ہے لیکن چہرے پڑھنے والا اللہ نے مجھ سے بڑھ کر پیدا ہی نہیں کیا ارباب منبر میں سے ابھی چہروں کی تحریر پڑھوں گا۔ جس نے پانچ کو پہچان لیا اللہ فرشتوں سے کہہ رہا ہے سجدہ کرو اس کا، جو ان پانچوں کو پہچان لے فرشتوں کی عبادت کا حقدار ہو جاتا ہے اور اگر علیؑ تیری نماز میں آئے تو باطل؟

آج مجھے یہ بتائیں کہ عالم بڑا ہوتا ہے کہ عارف، عارف بڑا ہوتا

ہے عالم ہونا کوئی کمال نہیں، عالم تو کتنے کروڑ ہیں جو محمدؐ و آل محمدؐ کے دروازے پر آئے ہی نہیں تو پھر اس بے فیض علم کا فائدہ ہی کیا جس نے حق کی پہچان ہونے نہ دی، اور امیر کائناتؑ کی زیارت مطلقہ میں یہ جملے ہیں امیر کائنات کی زیارت کے سامنے کھڑا ہوکر کہہ رہا ہے یہ زائر اسلام

و علیک یا عالم السر المستور وعارف الغیب المنکوم.

اے حفاظت سے رکھے ہوئے راز کے عالم میرا سلام۔

اور اے چھپائے ہوئے غیب کے عارف میرا اسلام

اگر نہیں تھکے تو میں تھوڑا سا بات کو پھیلانا چاہتا ہوں دیکھیں علم الغیب کا درجہ سب سے چھوٹا ہے یعنی آپ جس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ عالم الغیب ہے۔ بڑا تیر مارا تم نے، درجہ ہی سب سے چھوٹا ہے بنیادی طور پر تین طبقوں میں تقسیم ہوتا ہے غیب۔ ''علم الغیب'' غیب کا عالم ہونا۔ ''اطلاع علی لغیب'' غیب پر مطلع ہونا۔ ''اظہار علی لغیب'' جن کے دلوں میں علیؑ ہے کبھی بات دل کو چھوئے تو بس نیاز مند کو یاد رکھنا صدیوں سے جو حقیقت نہیں پہچائی گئی تم تک، وہ غضنفر چٹکیوں میں پہنچانا چاہ رہا ہے اور خدائے واحد کی قسم کبھی دل خون کے آنسو روتا ہے یتیمی علم دیکھ کر، یوں تو ہماری قوم علماؤں کے حق میں بڑی خود کفیل ہے برسات میں اتنے حشرات الارض نہیں پیدا ہوتے جتنے ہمارے ہاں علامہ پیدا ہوتے ہیں۔ بہرحال میں آپ کو بتاؤں اظہار الغیب غیب کا ظاہر ہونا اور لکھ لو لوح دل پر جاؤ صاحبان علم پر غضنفر کا یہ چیلنج لے جاؤ کوئی مائی کا لال رد پیش کرے

اسے کہنا پیٹھ پیچھے فائر نہ مارو میدان میں چلو یہاں ''اظہار علی الغیب'' کا یہ ترجمہ نہیں ہے کہ غیب کا ظاہر ہونا یا غیب پر ظاہر ہونا ترجمہ ہے ''غیب پر غالب ہونا''۔ (اللہ اکبر)

ایک تو ہے غیب کا جاننا، جنت ہے دوزخ ہے دیکھی ہے؟ نہیں، لیکن ہم عالم الغیب ہیں جنت کے، کیا مقام ڈھونڈا ہے مولوی نے کہ بس اللہ ہے عالم الغیب اگر یہی علم ہے تیرا تو اس سے جہالت بہتر، ہم بھی عالم ہیں اس غیب کے، عرش غیب ہے۔ قیامت غیب ہے۔ لوح غیب ہے۔ فرشتے غیب ہیں۔ جنات غیب ہیں اور اللہ قصیدہ خوانی کرتا ہے ان مومنین کی، یومنون بالغیب جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں تم میں سے کتنے ہیں جنہوں نے اپنے رسولؐ کو دیکھا؟ کوئی نہیں یہ سارا ایمان بالغیب ہے اور اللہ کی قسم اس وقت کے لوگوں سے رسولؐ کی نظر میں تمہارا درجہ بڑا ہے مولوی کے چکر میں آ کر کھو بیٹھو تو بات الگ ہے ذات واجب کی قسم! رسولؐ بیٹھے ہیں مسجد میں بیٹھے بیٹھے سر اٹھا کر کہتے ہیں میرا سلام میرے بھائیوں پر تو جو! صحابہ نے فرمایا یارسول اللہؐ ہمیں کہا فرمایا انتم اصحابی لستم باخوانی تم میرے صحابی ہو میرے بھائی نہیں ہو، تو یا رسول اللہؐ یہ کون خوش نصیب ہیں جنہیں بھائی کہا جا رہا ہے فرمایا تم نے ہمیں دیکھا آنکھوں سے دیکھا ہمارا سایہ نہیں۔ تم نے دیکھا ہم جس گلی سے گذر جائیں وہ مہکتی رہتی ہے تم نے دیکھا جس شجر کے پاس سے گذر جائیں وہ جھک کے ہمیں سلام کرتا ہے تم نے دیکھا ہم نے چاند کو دو ٹکڑے کیے سورج کو

لوٹایا تم نے قدم قدم پر معجزوں کی برسات دیکھی اور ہمیں مانا تم صحابی ہو میرے یکون قوم فی آخر الزمان آمنوا بالسواد علی بیاض آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو کاغذ کی سیاہی کو دیکھ کر ہماری ولا پر ایمان لائیں گے انہیں بھائی کہہ رہا ہوں (نعرہ رسالت) آپ سب کی طرف سے کہہ نہ دوں یا رسول اللہؐ یہ تیری بندہ پروری آپؐ تو کریم ہی ازل سے ہو۔ آپؐ لاکھ بھائی کہیں ہم اکڑیں گے نہیں بلکہ تیرے کوچہ ولا کا سگ سمجھیں گے یہ شرف ملا کیوں؟ ایمان لانے پر اگر مولوی کے چکرانے سے کچھ شک میں پڑ جائیں تو یہ شرف واپس ہو جائے گا۔ تو بس یاد رکھیں ہم بھی اتنے غیب کے عالم ہیں۔

اس سے آگے ہے اِطلاع علی الغیب، اگر کہو تو آیت پڑھوں سورہ آل عمران ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسولہ من یشاء. (۱۷۹)

''فرمایا اللہ کسی کو بھی غیب پر مطلع نہیں کرتا بس وہ اپنے رسولوں میں سے جسے مجتبیٰ کرے''۔ ہر بندہ نہیں ہر نبی نہیں ہر رسول بھی نہیں، یجتبی من رسولہ. اپنے رسولوں میں سے جسے مجتبیٰ کرے اسے غیب پر مطلع کرتا ہے۔

پہلے یہ بتا دوں کہ اِطلاع کسے کہتے ہیں، چونکہ ہر اطلاع کو وہی کہتے ہیں کہ خبر پہنچانا عربی میں اسے اطلاع نہیں کہتے عربی میں کہتے ہیں بلندی سے بیٹھ کر پستی میں کسی چیز کو جھانک کر آنکھوں سے دیکھنا۔

پڑھو سورہ الصٰفٰت اللہ کہتا ہے جنت میں بیٹھا ہوا ایک مومن کہے گا کہ میرا ایک دوست تھا وہ مجھ پر بڑا ہنسا کرتا تھا اور مجھ سے کہے گا کہ تُو جنت میں نہیں جائے گا میں تو آ گیا لیکن مجھے وہ نظر نہیں آ رہا اللہ کہتا ہے قال هل انتم مطلعون کیا تم مطلع ہونا چاہتے ہو فاطلع مزاه فی السواءِ الجحیم۔ پس وہ جھانکے گا پھر اسے جہنم میں پائے گا اور دوست اسے جہنم میں نظر آئے گا۔ یعنی فاطلع جب اس نے جھانکا یعنی بلندی سے پستی میں جھانکنا اطلاع۔ اللہ فرما رہا ہے یجتبیٰ من الرسوله۔ میں رسولوں میں سے جسے مجتبیٰ کرلوں وہ غیب میں جھانکتا ہے۔ آدم رسول بھی نہیں، چونکہ پہلا رسول نوح ہے آدم عالم الغیب تھا چونکہ وہ پانچ کو جانتا تھا لیکن وہ پانچ کے صحن حقیقت میں جھانکنے کی جرأت نہیں کرسکتا تھا (داد تحسین)

تو آدم مجتبیٰ نہیں آدم مصطفیٰ ہے ان اللہ اصطفیٰ آدمَ اللہ کہتا ہے میں نے آدم کو مصطفیٰ کیا جو مصطفیٰ ہو وہ عالم الغیب ہوتا ہے جو مجتبیٰ ہو وہ مطلع علی الغیب ہوتا ہے گویا وہ بلندی سے پستی میں جھانک کے آنکھوں سے دیکھ رہا ہوتا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں مجتبیٰ .اگر دو سال کا بچہ بھی ہو زمین سے بیٹھ کر آسمان پر لوح کا ملاحظہ کرتا ہے۔ (داد تحسین)

کچھ لوگ حیران ہیں کہ میں نے کیا پڑھ دیا او بھئی تمہارے آئمہ میں سے کوئی مجتبیٰ ہے ناں امام حسن مجتبیٰؑ، دو سال کا نانا کی محفل میں بیٹھا تھا نانا وعظ کر رہا تھا اور حسنؑ اوپر دیکھ رہا تھا کسی نے ٹوک دیا رسولؐ نے فرمایا:

مت روک میرے بچے کو اماتعلم ان الحسن یلاحظ الوح المحفوظ تجھے خبر نہیں حسنؑ اس وقت لوحِ محفوظ کا ملاحظہ کر رہا ہے۔

جو مصطفیٰ ہو وہ عالم الغیب۔ جو مجتبیٰ ہو وہ مطلع الغیب، رسول کتنے ہیں؟ تین سو تیرہ۔ یعنی پوری کائنات کا جوہر تین سو تیرہ ان میں ہر رسول مجتبیٰ نہیں ولکن اللہ یحبتی من رسولہ من یشاء فرمایا اللہ رسولوں میں سے جسے چاہے مجتبیٰ کرے جو چیز ہر رسول کا حصہ نہیں وہ چیز بتولؑ کے بچوں کو بچپنے میں مل جاتی ہے (العظمۃ اللہ) تو یہ ہے میرے دوستوں اطلاع علی لغیب اب ایک اور آیت سورہ جن علمہ الغیب فلایظھر علی غیبہ احدا الا من ارتفی من رسول (۶۲)

جوں جوں بات سمٹتی آرہی ہے اور تنگ سے تنگ ہورہی ہے منصب مشکل سے مشکل ہورہا ہے مصطفیٰ زیادہ تھے۔ مصطفیٰ کتنے ہیں؟ پڑھو سورہ حج اللہ یصطفی من الاالملئکۃ رسلا ومن الناس. (۵۷) اللہ کہتا ہے میں رسولوں میں بھی مصطفیٰ کرتا ہوں اور فرشتوں میں بھی مصطفیٰ بناتا ہوں۔ اور یہ مصطفائی اِتنی عام ہے کہ مردوں سے نکل کر پردہ داروں تک چلی گئی یا مریم ان اللہ اصطفیک وطھرک واصطفک علی نسأ العلمین اے مریم اللہ نے تجھے مصطفیٰ کیا۔ اللہ نے تجھے طاہر کیا اللہ نے تجھے پھر مصطفیٰ کیا سوال ہے میرا اور ہر بندہ کم از کم ایک عالم سے ضرور پوچھے گا خواہ کسی بھی مسلک کا ہو اپنی پسند کے عالم سے پوچھو ہر مصطفیٰ ایک دفعہ مصطفیٰ ہے مریم دو دفعہ مصطفیٰ کیوں ہے؟ (اللہ اکبر) آدم ایک دفعہ

مصطفیٰ۔ نوح ایک دفعہ مصطفیٰ۔ ابراہیم ایک دفعہ مصطفیٰ۔ مریم دوبار کیوں؟ مرد کا دوہرا ہوتا ہے یہاں عورت کا دوہرا کیوں؟ جب میں نے قرآن کے وارثوں سے پوچھا انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ مصطفیٰ کیا بتول بنانے کے لیے، ایک دفعہ مصطفیٰ کیا عیسیٰ کی ماں بنانے کے لیے، کیونکہ عیسیٰ ہے حجت، حجت کی ماں عام عورت ہونہیں سکتی۔ اس لیے دوسری بار مصطفیٰ کیا تاکہ عیسیٰ کو جنم دے تو قرآن نے مسئلہ حل کردیا حجت کی ماں ہر ایری غیری نہیں ہوسکتی۔ دیکھو جو عیسیٰ ہے اس کی ماں دو دفعہ مصطفیٰ پھر عیسیٰ کو جنم دیا عیسیٰ ہے مقتدی میرا بارھواں ہے پیش نماز (داد و تحسین) (نعرہ حیدری)

زمین پر بیٹھ کر بک بک کرلینا آسان ہوتا ہے جو مقتدی کی ماں ہے وہ دو دفعہ مصطفیٰ اور جو اِمام کی ماں ہے اسے کیسا ہونا چاہیے تو یہ ہے مصطفیٰ۔ کیا پہچانا ہے تُو نے اپنے نبی کو محمد مصطفیٰ۔ او مصطفائی تو میرے رسول کی جوتیوں کے صدقے بنتی ہے (اللہ اکبر) مجتبی تھوڑے، یعنی تین سو تیرہ میں پانچ مجتبی ہیں اور ان میں ایک مولا حسن مجتبیٰ ہیں تو اب مصطفیٰ زیادہ، مجتبی چند، عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احد الا من ارتفی من رسول ''فرمایا میں عالم الغیب ہوں میں کسی کو بھی اپنے غیب پر غالب نہیں کرتا مگر اس کو کرتا ہوں جو رسول میں سے مرتضی ہے'' (اللہ اکبر) میں نے فلا یظہر کا ترجمہ کیا ہے میں غالب نہیں کرتا اور میرے بعد بولیں گے کہ ترجمہ ہونا چاہیے تھا میں ظاہر نہیں کرتا سوائے مرتضی کے اب میں ایک

آیت پڑھتا ہوں ترجمہ کرو جس میں یظہر ہے آیت ایک ہی ہے اور تین جگہ ہے قرآن میں سورہ توبہ میں سورہ فتح میں اور سورہ صف میں، جادو وہ ہو جو سر چڑھ کر بولے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق یظھرہ علی الدین کلہ. (سورہ فتح ۸۲)

شیعہ سنی جاؤ ترجمہ اٹھا کر دیکھو یہی لکھا ہے۔

''وہی تو اللہ ہے جس نے رسولؐ کو ہدایتوں کے ساتھ دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کے دین کو ہر دین پر غالب کرے''۔

یہ ہوتا ہے علم کا پھندا میں نے ہر مولوی کے گلے میں فٹ کر دیا میں اپنے غیب پر کسی کو بھی غالب نہیں کرتا سوائے اس کے جو رسول میں سے مرتضی ہے۔ اب فیصلہ کرو ڈھونڈ زمانہ میں کون ہے جو مرتضی بھی ہو اور رسول میں سے بھی ہو، مشرق سے مغرب شمال سے جنوب پھر علم کے چراغ لے کر سوائے میرے مولاؑ کے کسی کو شرف نہیں کہ رسول نے کہا **ہو علی منی و انا من ھو** ۔علی مجھ سے میں علیؑ سے۔ جو رسول میں سے مرتضی سوائے علی مرتضیٰؑ کے تو اب بھی نہیں سمجھے مصطفیٰ بہت، مجتبیٰ چند، مرتضی کائنات میں ایک (علیؑ حق)

جاؤ پوچھنا کسی عالم سے ہر لفظ کا ایک مادہ وہتا ہے جس سے وہ لفظ نکلتا ہے مصطفیٰ کا مادہ صفا مجتبیٰ کا مادہ جبہ اور مرتضی کا مادہ رضا۔

مصطفی صَفا سے یعنی جس میں صفائی ہوگی آلودگی نہیں ہوگی۔ اور مجتبیٰ ہے

جبہ سے۔ مثال دیتا ہوں آپ نے کچھ کشتے بنانا ہیں آپ نے یعقوت،
زمرد، الماس، مرجان سامنے رکھے۔ لے آئے گھر آ کر آپ نے پڑیاں
کھولیں کچھ دانے داغ دار تھے وہ الگ کر دیئے جو بے داغ تھے وہ الگ
کر دیئے اب جو بے داغ تھے وہ الگ ہیں یہ ہے صفا، یہ دانے مصطفیٰ
ہیں۔ پھر آپ نے انہیں پیس ڈالا کچھ کو بغیر چھانے رکھ دیا کچھ کو باریک
کپڑے سے چھان لیا اب یہ جو چھانا ہوا ہے یہ ہے مجتبیٰ، یعنی جو بے داغ
تھا وہ مصطفیٰ، جو چھانا ہوا وہ مجتبیٰ، اب آپ نے کشتہ بنایا ایک سب سے
اعلیٰ تھا بس آپ نے کہا یہ بیچوں گا نہیں اسے اپنے پاس رکھوں گا یہ ہے
مرتضیٰ جس میں رضا ہے۔ اپنی ذات کے لیے انتخاب ہے وہ مرتضیٰ ہے۔
اب بھی تمہیں سمجھ میں نہیں آئی کچھ بے عیب چیز نظر آئی تھی اللہ کو شب
ہجرت تو علیؑ سے کہا تھا بیچے گا اپنے آپ کو (اللہ اکبر) کچھ تو اللہ کو نظر آیا
میرے مولا علیؑ میں، اے اللہ تُو مجھے بتا تُو بے نیاز ہے کیوں خرید رہا ہے
علیؑ کو؟ کہا ھضیان نہ بک اتنی خدائی میں نے بنا دی میں جسم نہیں رکھتا جب
بندے مجھے مشکل میں مدد کے لیے پکاریں گے میں تو جسم نہیں رکھتا جسے
خریدا ہے اسے بھیجوں گا۔ (نعرہ حیدری)

جو مصطفیٰ ہے بعض غیب کا عالم اور فقط عالم، جو مجتبیٰ ہے وہ صرف
عالم نہیں وہ ہے مطلع، وہ غیب میں دیکھ بھی رہا ہے اور جو مرتضیٰ ہے اسے
میں نے غیب پر غالب نہیں کیا اپنے غیب پر غالب کیا (اللہ اکبر) پالنے
والے ان کے لیے صرف غیب، علیؑ کے لیے تیرا غیب، کہا جاہل نہ بن یہ

ہے میرے لیے، علیؑ ہے میری ذات کے لیے تو جب اللہ نے علیؑ کو چنا ہی وحدت کی خلوت کے لیے ہے تو پھر شب معراج کسی مہمان کو تنہائی میں بلائے گا تو پھر کبریائی کے بیڈ روم میں کس کو ہونا چاہیے۔

وہ علیؑ جو اللہ کے غیب پر غالب ہے وہ یہ کہتا ہے کہ میں محمدؐ کا عبد ہوں تو گھر جا کر سوچنا کہ اس محمدؐ کا مقام کیا ہوگا (العظمۃ للہ) باقی جس چیز کو زمانہ غیب سمجھتا ہے اس کے نہ یہ عالم ہیں نہ اس پر یہ مطلع ہیں نہ اس پر یہ غالب ہیں اس غیب کے یہ خالق ہیں (اللہ اکبر) جنت غیب ہے ناں میں نے کہاں جسے زمانہ غیب سمجھتا ہے اس کے یہ خالق ہیں۔ تیرا چوتھا امامؑ بیٹھا ہے انبار لگا دوں گا کتابوں کا ورنہ مجھے گولی مار دینا صحابہ بیٹھے ہوئے ہیں اچانک تیرا چوتھا امام آسمان کی طرف اُڑنے لگا بغیر پروں کے بغیر سواری کے دیکھنے والے اپنی اپنی معرفت کے مطابق باتیں کرنے لگے کافی دیر کے بعد واپس آئے صحابہ نے پوچھا مولاؑ کہاں گئے تھے آپؑ نے فرمایا وہ ایسا ہے کہ باتیں تم سے کر رہا تھا کہ اچانک میں نے نگاہ اٹھائی تو جنت فردوس کی ایک روش پر میرے خاندان کے کچھ بزرگ حمزہ، جعفر وغیرہ بحث میں اُلجھے ہوئے تھے اور ان سے فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا میں نے سوچا جا کر بزرگوں کا مسئلہ ہی حل کر دوں۔ صحابہ نے کہا مولاؑ جنت تو علیین میں ہے آپؑ علیین تک جا سکتے ہیں؟ نہیں...... یہ حجرہ کی سرگوشی نہیں ہے یہ، اگر میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں یہودی ہو کر مروں رسولؐ اپنا اُمتی، علیؑ اپنا شیعہ، امام حسینؑ مجھے اپنا ماتمی، بارھواں مجھے اپنی رعیت نہ سمجھے۔ میری

زبان دوزخ کے کتے کھائیں اتنی قسموں اور بددعاؤں کے باوجود جو چوتھے کے اقتدار میں شک کرے اس کے شجرے میں شک اس کے نطفے میں شک آؤ میرے سر پر قرآن رکھو مجھے چادر سیدہ زہراء (صلواۃ اللہ علیھا) کی قسم جب پوچھا مولا علیین میں ہے جنت آپؑ وہاں تک جاسکتے ہیں میرے مولاؑ نے فرمایا نحن صنعناها فكيف لانقدران نفصد الى صنعنا او بے وقوف جنت کو بنانے والے بھی ہم اور جا بھی ہم نہ سکیں (داد وتحسین)

تو جس چیز کو تم غیب سمجھتے ہو ان غیب کے یہ عالم نہیں اس کے خالق ہیں جس غیب کے یہ عالم ہیں وہ وجود ہی کوئی اور ہے۔ درود پڑھ لو سب مل کر۔

خوش رہو آباد رہو مولاؑ تمہاری عبادت قبول فرمائیں میں نے کتابوں میں پڑھا کہ جو مجلس سننے شام سے آئی ہے بی بی، اس کی جھولی میں ایک چار سال کی بچی بیٹھی ہے (اللہ اکبر) جب تک اس خاندان پاک کے فضائل پڑھے جاتے ہیں کبھی عزاداروں کی طرف دیکھتی ہے کبھی پھوپھی کے چہرے کی طرف حد، ادب کی وجہ سے پھوپھی سے پوچھتی نہیں کہ پھوپھی آپ تو شام سے مجھے لائیں تھیں عزاداری کے لیے، یہاں نعرے لگ رہے ہیں میرے بابا کے میرے جد کے فضائل پڑھے جا رہے ہیں اور جونہی ذاکر، خطیب مصائب شروع کرتا ہے آپ لوگوں کی چیخیں دھاڑیں آنسو بلند ہوتے ہیں اپنی پھوپھی سے رو کر کہتی ہے پھوپھی جو چیخیں مار کر رو رہے ہیں ان کا ہم سے رشتہ کیا ہے یہ ہمارے لگتے کیا ہیں؟ (العظمة

للہ) روکر کہتی ہیں بی بیؑ، سکینہؑ یہ تیرے لگتے کچھ نہیں تو پھر پھوپھی اماں یہ
چیخیں مار کر کیوں رو رہے ہیں انہوں نے میرے بابا کو زین سے اترتے
ہوئے نہیں دیکھا انہوں نے میرے اکبر کے برچھی لگتے ہوئے نہیں دیکھی۔
انہوں نے میرے اصغر کو تیر لگتے نہیں دیکھا۔ انہوں نے میرے گوشوارے
چھنتے ہوئے نہیں دیکھے روکر بی بی کہتی ہیں عزادار ہیں یہ تیرے بابا کے اس
لیے سوگ منا رہے ہیں۔ روکر کہتی ہے پھوپھیؑ! پھر مجھے یقین ہے اگر یہ
کربلا ہوتے تو شاید میرا باباؑ بچ جاتا شاید میں یتیم ہونے سے بچ جاتی شاید
شمر ملعون طمانچے مار کر میرے گوشوارے نہ اتارتا۔

الا لعنة اللہ علی القوم الظالمین

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

چوتھا خطاب

ولقد راه بالافق المبین وما ھو علی الغیب بضینین

(سورہ تکویر ۲۴،۲۳)

سورہ تکویر سے ایک آیت پڑھی ہے میں نے، ذات اجب نے حالانکہ خدا جو کچھ کہے کوئی صاحبان ایمان اسے شک کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا لیکن بات کرنے سے بیشتر پہلے تین بہت بڑی قسمیں کھائیں پھر بات کی فرمایا: فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس والیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس انه لقول رسول کریم ذی قوة عند ذی لاعرش مکین مطاع ثمه امین وما صاحبکم بمجنون ولقد راه بالافق المبین وما ھو علی الغیب بضنین۔ (سورۃ تکویر)

فرمایا: مجھے قسم ہے ان ستاروں کی جو چلتے چلتے اچانک غائب ہو جاتے ہیں والیل اذا عسعس قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے والصبح اذا تنفس قسم ہے صبح کی جب وہ سانس لے یہ قسمیں کھا کر کہنا کیا چاہ رہا ہے فرمایا انه لقول رسول کریم۔

یہ جو قرآن تم تک پہنچ رہا ہے میرے عزت دار رسولؐ کا قول ہے (اللہ اکبر) (داد و تحسین) مسلمانوں نے کلام رسول کو کلام خدا نہیں سمجھا نہیں سمجھا تو دو تقسیمیں کر دیں یہ کلام خدا ہے یہ کلام رسول ہے۔ یہ قرآن ہے یہ حدیث ہے۔ آؤ ایک فتویٰ خدا پر لگاؤ اللہ کہتا ہے تم میرے حبیبؐ

کے کلام کو کلام اللہ نہیں سمجھتے میں نے اپنے کلام کو اس کا قول کہہ دیا ہے۔ (نعرہ رسالت)

انه لقول رسول كريم.

یہ رسول کریمؐ کا قول ہے (اللہ اکبر) چونکہ مجھے جانا ہے آگے ورنہ ایک ایک لفظ جو ہے وہ پتہ نہیں کیا کیا مانگتا ہے مجھ سے

ذی قوۃ فرمایا وہ رسول جو قوت والا ہے طاقت والا ہے اور یہ وہ اللہ ہے جو اپنے لیے کہتا ہے۔

میں اللہ رزاق بھی ہوں صاحبِ قوت بھی ہوں۔ صاحب قوت کہہ رہا ہے یہ قوت والا ہے۔ یہ ایسا ہے جاہل کسی کو عالم کہے کوئی شرف نہیں، کوئی عالم کسی کو عالم مانے۔ اگر اللہ کو کہیں بھی میرے رسول میں عاجزی نظر آئی ہوتی تو کبھی بھی ذی قوۃ نہ کہتا عند ذی العرش مکین اور یہ مکین ہے عرش والے کی عندیت میں، مطاع ہر شئے پر اس کی اِطاعت واجب کردی گئی ہے ثمه اَمین پھر امین بھی ہے۔

قسمیں کیا کھائیں تھیں، ان ستاروں کی قسم جو چلتے چلتے غیب ہو جاتے ہیں اس رات کی قسم جب وہ جانے لگے اس صبح کی قسم جب وہ سانس لے وہاں کی قسموں کا مضمون اس وقت تک تو قصیدہ تھا رسولؐ کا قسموں کے بعد جو مضمون بتانے لگا ہوں وہ یہ ہے وما صاحبكم بمجنون.

تمہارا صاحب دیوانہ نہیں۔ (قبلہ کسی نے تو دیوانہ سمجھا ہوگا نا) یقیناً اللہ کبھی کہتا ہے بھٹکا نہیں کبھی کہتا ہے دیوانہ نہیں۔ کس نے فتوے لگائے ہیں

رسول کے بھٹکنے پر نہ نہ میں نہیں جانتا کہ کون کیا ہے میں نے جو تفاسر اہل بیتؑ میں دیکھا دربارِ رسالت میں ایک دِن کوھنیاں چلی تھیں۔

ظـل فـی مـحبت ابن امی علیؑ کے فضائل پڑھتے پڑھتے معاذ اللہ اپنے چچا زاد بھائی کی محبت میں گمراہ ہوگیا صفائی دینا پڑی والـنـجـم اذا هویٰ ماضل صاحبکم وماغوی.

قسم ہے اس تارے کی جو پیشانی کے بل رگرا تمہارا صاحب گمراہ نہیں ہوا تو میں چودہ سو سال پہلے سمجھ گیا کہ علیؑ وہ جادو ہے اس کے فصائل محمدؐ بھی پڑھے تو فتویٰ لگ جاتا ہے (نعرہ حیدری) (داد و تحسین) علیؑ کا مولا بھی علی کے فضائل پڑھے تو گمراہی کا فتوی لگ جاتا ہے غضنفر دو ٹکے کا عزت دار کون ہے اِسی لیے میرا سینہ تنگ ہوتا ہی نہیں اس بات پر۔

فرمایا یہ تین قسمیں کھا کر میں کہہ رہا ہوں وما صاحبکم بمجنون تمہارا صاحب دیوانہ نہیں اب میں آخر کس کس زخم پر پھاہا رکھوں اپنے ترجمے اٹھاتا ہوں تو بھی تمہارا ساتھی مجنون نہیں دوسرے ترجمے دیکھتا ہوں تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں (لاحـولا ولا قـوت الا بـالله) رسول اور ہمارا ساتھی رسول اور اُمت کا ساتھی اب جنہوں نے یہ ترجمہ کیا ان سے جا کر پوچھو عربی میں ایک لفظ ہے صاحب البیت، بیت کا صاحب اس کے معنی کیا ہیں گھر کا مالک۔ ایک لفظ ہے صاحب المال وہ کہے گا مال کا مالک، تو پھر ڈوب مرنے کا مقام نہیں تم اگر کسی چیز کے صاحب ہو تو ترجمہ مالک ہے (داد و تحسین) اور رسول کے لیے ترجمہ ساتھی ہے نہیں...... تمہارا مالک

مجنون نہیں ولقد راہ بالافق المبین اور تمہارے صاحب نے تمہارے مالک نے اسے دیکھا اُفق مبین پر وماھو علی الغیب بضنین سورہ تقویر ہے تیسواں پارہ ہے قرآن کی آیت ہے غضنفر کی یہ وسعتِ ظرف ہے کہ جاؤ مرضی کے مترجم سے ترجمہ کرواؤ حالانکہ بڑی ڈنڈیاں ماری جاتی ہیں اس پر جھگڑتا ہوں لیکن یہاں بھاگنے کی جگہ ہی نہیں جاؤ مرضی کے ترجمان سے پوچھو وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ اللہ کہہ رہا ہے وما ھو علی الغیب بضنین.

''تمہارا صاحب غیب کی باتیں بتانے پر بخیل نہیں ہے''۔(نعرہ رسالت)

ہمارا علم محدود، ہماری معلومات محددو، جہاں اللہ کہہ رہا ہے کہ میرا حبیبؐ غیب بتانے پر بخیل نہیں اس کا مطلب ہے جس جس شے کو اللہ نے غیب سمجھا اس اس شے کے بارے میں۔ یہ اعلان کیا کہ یہ اظہار غیب میں بخیل نہیں، اچھا! بخیل کی ضد کیا ہے؟ سخی تو اللہ یہ کہہ رہا ہے یعنی میں اسے یوں کہہ سکتا ہوں کہ میرا حبیبؐ غیب کے معاملے میں سخی ہے اکثریت نہیں سمجھ سکی کہ میں کہنا کیا چاہ رہا ہوں۔ اب دیکھیں مجھ سے جو بندہ پانچ سو روپے زیادہ خرچ کر دے میں تو کہوں گا مجھ سے بڑا سخی ہے لیکن حاتم اپنے سے بڑا سخی کسی ایرے غیرے کو نہیں مانے گا اسی طرح بڑھتے چلے جاؤ علیؑ اپنے سے بڑا سخی کس کو مانے گا جو روئے زمین کی سلطنت پتھروں کی زکواۃ کی صورت میں دے دے نہ...... نہ یا تو یہ کہو کہ اللہ نے مبالغہ کیا

ہے والذین اقیمو الصلواۃ ویوتون الذکوۃ وھم رکعون:

اللہ فرماتا ہے یہ انگھوٹھی زکواۃ میں دی گئی ہے اور زکواۃ نصاب ہوتا ہے اُونٹوں کی زکواۃ میں اُونٹ دینا پڑتا ہے پتھروں اور جواہرات کی زکواۃ میں پتھر دینا پڑتے ہیں تو علیؑ نے دیا ہے وہ نگینہ جو سلیمان بن داؤدؑ کے ہاتھ میں تھا یہ ہے علیؑ کی پتھروں کی زکواۃ ساری میراث کیا ہے۔ (اللہ اکبر)

اب علیؑ جسے کہے یہ سخی ہے کم از کم وہ علیؑ کو پنی برابری کی سطح پر نظر آئے گا علیؑ سے بڑا سخی نبی ہے جانتے ہو اس کی سخاوت کیا ہے؟ قصیدہ بردہ کے اشعار میں ایک شعر ہے ان من جودک الدنیا ومزتھا ومن علومک علم الوح والقلم یا رسول اللہؐ دنیا و آخرت تیری سخاوت ہے کیوں؟ کہ اللہ نے کائنات بنانے کے بعد کہا تھا میرے حبیبؐ انا وانت وماخلقت سواک لاجلک بس تُو میرا ہو جا کائنات تیری، رسولؐ نے سجدہ کر کے فرمایا انت وانا وترکت ماسواک لاجلک بس تُو میرا ہو جا تُو نے کائنات مجھے دی میں نے تیرے لیے کائنات صدقہ کی (نعرہ رسالت)

تو علیؑ روئے زمین دیتا ہے سائل کو اور میرا رسول عالمین دیتا ہے تو رسول سے بڑا سخی کون؟ اللہ، تو اب اللہ سے بڑا تو کوئی سخی نہیں اب اللہ جسے سخی کہے اسے برابری پر تولائے گا اور اللہ کہہ رہا ہے میرا رسول غیب کے معاملات میں سخی ہے نہیں معلوم مجھے کس کا ظرف چھلکے گا؟ کس

کے کلیجے میں دراڑ آئے گی لیکن میں کہنے پر مجبور ہوں اس کا مطلب ہے
کہ برابر کا سخی سمجھا تو کہا کہ غیب کے معاملے میں بخیل نہیں، سخی ہے اب جلو
یا مرو، کلمہ چھوڑو یا باقی رکھو یعنی اللہ کہنا یہ چاہتا ہے کہ جتنا جتنا غیب کے
معاملے میں، میں عالم ہوں اتنا اتنا یہ.........(نعرہ حیدری)

تو جتنا اللہ نے اپنے آپ کو سخی سمجھا اظہار غیب میں اتنا ہی اپنے
حبیب کو سمجھا اب مجھے سمجھ نہیں آتی چلو اغیار تو اغیار ہیں ایک بندہ علیؑ کے
دروازے پر آیا ہی نہیں، اُسے کیا خبر کھڑے بھی علیؑ کے دروازے پر ہو
اور شک کا بخار دل میں لے کر، مجھے یہ بتائیں ڈنکے کی چوٹ پر یہ کہا کرتا
ہوں کہ جو میں کہہ رہا ہوں ضمانت ہے نِکلو میدان میں، مجھے یہ دعویٰ
کرنے سے پہلے یہ خوف نہیں ہوگا کہ میں غلط بات نہ کروں ہوسکتا ہے کہ
کوئی کھڑا ہو جائے اور میں حوالہ نہ دے سکوں تو یہ سلطان العلمائی کا بھرم
لمحے میں چکنا چور ہو جائے گا۔ او جو علیؑ منبر پر بیٹھ کر مشیت کی آنکھوں میں
آنکھیں ڈال کر عالمین کو اِعلان کر کے کہہ رہا ہے ''سلونی'' (علیؑ حق)
مدینے والوں سے کہا کہ تم سوال کرو بھئی یہ وصی کس کا ہے؟ رسول کا۔ تو
جہاں جہاں تک رسولؐ کا رقبہ ہے اور یہ اِعلان صِرف اِنسانوں کے لیے
نہیں کتابیں بھری پڑی ہیں اور یہ واقع ہوا ہی اِس لیے تھا کہ ہم جیسے بے
علم سمجھ جائیں کہ علیؑ کے دعویٰ کی سرحدیں کہاں تک ہیں کہہ رہے ہیں۔
سلونی اور صرف سلونی کہہ کر چپ نہیں ہوتے تھے۔ کبھی کہتے ہیں سلونی
عن طرق السموات فانی اعلم بھامنی من طرق الارفین مجھ سے

آسمانوں کے راستے پوچھو میں زمینوں کے راستوں کی نسبت ان راستوں کا زیادہ عالم ہوں۔

کبھی کہتے ہیں سلونی عما دون العرش.

مجھ سے عرش سے ماورا کی باتیں پوچھو، کبھی کہتے ہیں سلونی عن اسرار العیوب۔

جتنے غیب ہیں زمانے میں مجھ سے ان کے راز پوچھو۔

پھر اپنے دعوے سے تمام حدود و پابندی ہٹا کے کہتے ہیں۔

سلونی ماشئتم جو چاہو پوچھو

یہ اب پوچھنے والوں کا ظرف ہے کوئی پوچھ رہا ہے میری داڑھی کے بال کتنے ہیں، مولاؑ نے فرمایا کہ تیری داڑھی کے بال اِتنے ہیں اور ہر بال کے بُن میں ایک شیطان رہتا ہے۔ (داد و تحسین) خدا کی قسم یہی فقرے ہیں بولا یا علیؑ کیا دلیل ہے جو تُو نے کہا اتنے ہیں۔ ہوسکتا ہے دوچار زیادہ ہوں پانچ سات کم ہوں۔ فرمایا نائی منگواؤ ایک ایک بال تیرا چن کے کھینچے داڑھی کا ایک کم یا زیادہ نکلے ایک داڑھی کی سو داڑھی میں بھروں گا۔ اور اگر پورے ہوئے مان لے گا علیؑ کائنات کو یوں (ہتھیلی کی طرح) دیکھتا ہے (نعرہ حیدری)

کوئی کہہ رہا ہے میں نے آج کیا کھایا کوئی کہہ رہا ہے میری مٹھی میں کیا ہے، جیب میں کیا ہے۔

آپ سبھی جانتے ہیں کہ ایک دن ایک کونے سے ایک سوالی اُٹھا

اور اس نے سب سے مختلف سوال کیا یا امیر المومنینؑ عین جبرائیل فی هذه الوقت کہ جبرائیل اس وقت کہاں ہے؟ یہ سوال کیا ہی دانستہ گیا ہے تاکہ پتہ چلے کہ دعوے کی سرحد کہاں تک ہے جو میں نے کتابوں میں دیکھا وہی پڑھنے کی عادت ہے مجھے الحمد للہ مولا نے مجھے یہ توفیق ہی نہیں دی کہ کسی سے سُن کے سُناؤں مجھ سے سُن کے سنانے والے بہت، میں وہی سناتا ہوں صاحبان ایمان کو جو آنکھوں سے دیکھ لوں میں نے یہی دیکھا بلاتشبیہ نظر یمیناً وشمالاً خلفاً وقد ما فوقاً وتحتاً وقال انت جبرائیل۔

سوچنے کی بات ہے فوراً کیوں نہیں کہہ دیا مولاؑ نے کہ تُو جبرائیلؑ ہے۔ سبب یہ ہے اِدھر سائل نے سوال کیا جبرائیل کہاں ہے علیؑ نے ایک لمحے کے کروڑھویں حصے میں سوچا جبرائیل ہے فرشتہ، فرشتہ کون ہے هم قادرون علی التشکل المختلفة فرشتہ ہر شکل بدلنے پر قادر ہے یہ دائیں بائیں اوپر نیچے فرش سے عرش تک عالمِ رنگ و بو میں دیکھا کہ جہاں جہاں سے علیؑ کی نگاہِ ولایت گذری مثلاً راستے میں دریا تھے علیؑ نے قطرے قطرے میں دیکھا کہ کہیں قطرہ بن کے تو جبرائیل نہیں چھپا ہوا (اللہ اکبر) سمندروں کی تہہ میں دیکھا صدف میں موتی بن کے تو نہیں چھپ گیا اوپر دیکھا بادلوں سے نگاہ گذری بارش کی بوند میں تو نہیں ڈھل گیا۔ راستے میں گل وگلزار آئے ایک ایک پھول کے غلاف کا گھونگھٹ اُلٹ اُلٹ کے دیکھا کہ کسی کلی کے پردے میں کلی بن کے تو نہیں چھپ گیا (داد وتحسین)

اب بھی دو فیصد لوگ مجھے حیران ہو کر دیکھ رہے ہیں۔ او جس کی تلوار اٹھنے سے پہلے قیامت تک کی صلبوں کے صحن میں جھانک لے (نعرہ حیدری) (العظمۃ للہ) اگر کوئی یہ کہے کہ علی (علیہ السلام خود دیکھتے تھے تو آؤ میں ایسی جنگیں دکھاؤں کہ مشرک کافر دور ہیں علیؑ تلوار چھوڑ دیتے تھے اور میں نے اکیلی تلوار کو بھی دیکھا کبھی ایک سر چھوڑ دیا کبھی دو چھوڑ دیئے (اللہ اکبر) علیؑ چھوڑتے ہی اِسی لیے تھے کہ زمانے کے جاہل سمجھ لیں کہ جس کے ہتھیار عالم الغیب نہیں ناظر الغیب ہیں۔ (العظمۃ للہ)

حالانکہ خدائے سخن نے کتنا عرصہ پہلے صاحب ایمان کو دعوتِ فکر دی تھی لیکن کسی نے آج تک سوچا ہی نہیں

عقیل گر ہے تو اِن دو بڑی بلا سے بچے
علیؑ کی تیغ سے زہراؑ کی بدعا سے بچے

(میر انیس)

یہ بی بی کی بددعا کو اور تیغ کو ایک کیوں گنا گیا ہے؟
اِس میں اِسرار ہیں پھر کبھی کوئی مجلس مجھے یاد کروانا مولاؑ کی تلوار کی صفات پر پڑھوں گا۔

جس چیز کو مولوی صاحبان غیب سمجھتے ہیں وہ غیب اِن کے جانور جانتے ہیں۔ جب ہجرت کر کے تمہارا رسولؐ مدینے پہنچا تمام انصار لپٹ رہے ہیں مہار ناقہ رسالت سے، کوئی کہتا ہے میرے گھر، کوئی کہتا ہے میرے گھر فرمایا:

چھوڑ دو اِس کی مہار یہ اَمرِ الٰہی کی پابند ہے جہاں وہ کہے گا بیٹھ جائے گی۔ (العظمۃ للہ) ہے نا ایسا پھر کہاں بیٹھی؟ حضرت ابو ایوب انصاری کے گھر کے سامنے تو جس کی اونٹنی غیب دان ہے (اللہ اکبر) اِن کے حرام جانور غیب جانتے ہیں۔ بھری پڑی ہیں کتابیں اور کوئی پچاسی نوے حوالے تو برادرانِ اہلسنت کے مجھے اِس وقت بھی یاد ہیں جس میں رَسولؐ کے گدھے کو عِلمِ غیب پر عبور، خیبر کی جنگ کے مال غنیمت میں ایک گدھا آیا ابن عبدا حنیف یہودی تھا ایک سردار ان خیبر میں اس کی ملکیت تھا جب سامنے لایا گیا تو وہ باگیں کھینچوا رہا ہے صحابہ اسے قابو کر رہے ہیں بڑا سرکش گدھا ہے۔ رسولؐ نے فرمایا! چھوڑ دو باگ اس کی یہ میری سلامی کو آنا چاہ رہا ہے۔ نہیں، نہیں اب ہر بندہ اپنے اپنے گریبان اور ضمیر کے آئینے میں جھانک کر دیکھے یہ گدھا ہے جو بتائے بغیر رسولؐ کو جانتا ہے اور آج کا مسلمان مانتا نہیں، گدھا بہتر نہیں اُن سے؟ (داد و تحسین) آیا، قدموں میں سر رکھا پھر زبان فصیح سے اِنسانی زبان میں وہ گدھا بولا یا رسول اللہؐ تیری رِسالت کی قسم! پوچھ لے پورے قلعہ خیبر کے یہود سے جو بظاہر میرا مالک بنا ہے ایک دن بھی میں نے اسے اپنی پشت پر سوار ہونے نہیں دیا (اللہ اکبر)

کیوں؟ میری نسل میں جتنے گدھے بھی گذرے ہم سارے کے سارے میرے جتنے آباؤ اجداد ہیں ہم سب انبیاء کی سواری تھے تُو نبیوں میں آخری ہے اور میں اپنی نسل میں آخری ہوں (اللہ اکبر) رسولؐ نے

فرمایا: اچھا تُو آخری ہے۔ بٹھایا کیوں نہیں؟ یا رسول اللہؐ میں نے اللہ سے دعا مانگی تھی کہ تیری ملکیت میں آوں تو میں اپنی پشت کو یہودی سے نجس کیسے کرلیتا یعنی ایک گدھے کو بھی دُشمن رسالت گدھے سے زیادہ نجس دکھائی دیتا ہے (اللہ اکبر) تمام شیعہ سنی بھائی لکھیں صحیفہ دِل پر رسولؐ نے فرمایا **هل لک حاجة الی اُنثیٰ**.

یہ بتا تُو جو اپنی نسل میں آخری ہے نسل بڑھانا چاہتا ہے تا کہ تیرا سلسلہ چلے **لاحاجت لی فی الانثیٰ** کہا مجھ میں یہ حاجت ہی نہیں۔ یقیناً اب سب سمجھ رہے ہیں جو گدھا اِن سے منسوب ہو جائے وہ نسل کی افزائش کی حاجتوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ گدھے کے بچے تیرا رسولؐ جب نسل بڑھائے گا تو تیرے طریقے سے بڑھائے گا۔ پہلے زمانے کے علماء مجھے یہ گدھا سمجھ کے دکھائیں جن کا گدھا سمجھ میں نہیں آتا اُن کا گھوڑا سمجھ میں آئے گا۔ (العظمة للہ)

بس ختم ہوگئی بات، رسولؐ نے اِس گدھے کو اپنی ملکیت میں قبول فرمایا، اب دو روایتیں ہیں ایک ہے کہ اِس کا نام عفیر، دوسری ہے یعفور۔ حیران کیوں ہوگئے بلکہ شکر کرو اور سوچو کہ گدھا بھی اِن سے منسوب ہو جائے تو بے نام نہیں رہتا۔ (نعرہ حیدری)

جس رسولؐ کے گدھے کے یہ فضائل ہوں (اللہ اکبر) یعفور یا عفیر اِن کے ترجمے دیکھنا، علماء سے پوچھنا اِس کے معنی خاک کی رنگت والا۔ مٹی کی رنگت والا۔ مٹی کو عربی میں کہتے ہیں تُراب، یعنی رسولؐ نے یہ

نام رکھ کے بتادیا کہ ہم سے پیار کوئی گدھا بھی کرے تو ہم اسے ترابی کردیتے ہیں (داد و تحسین) یعفور کو لائے مدینے، اب یہ میں برادران اہل سنت کی کتابوں سے پڑھ رہا ہوں یہ روایت، ہے تو طرفین میں، اب رسولؐ نے کسی صحابی کو بلانا ہے کسی بندے سے کوئی کام ہے دائیں بائیں دیکھتے کوئی صحابی موجود نہیں جس کو بھیج کر اسے بلائیں کہتے یعفور جا فلاں بندے کو بلا کر لے آ (اللہ اکبر) جی ہاں اب یعفور نے اس سے پہلے اُس بندے کا گھر نہیں دیکھا (اللہ اکبر) اب جارہا ہے یہ گدھا، دائیں بائیں گلیاں مڑتے مڑتے اُسی دروازے پر آکے دروازے پر سر مارا۔ باہر نکلا، دیکھا رسولؐ کا گدھا ہے۔ بس پھر تو علامت ہوگئی تھی کہ جس دروازے پر یعفور آئے گویا رسالت کی طلبی ہے تو پھر ماننا پڑے گا ناں کہ یہ گدھا غیب جانتا ہے (داد و تحسین)

نہیں...... نہیں ...... نہیں جسے یہ دنیا غیب کہتی ہے وہ جانتا ہے میرے نبیؐ کا گدھا، اب مجھے نہیں پتہ کہ میری آواز جہاں تک جارہی ہے اس میں انسان کا بچہ کون ہے اور گدھے کا بچہ کون ہے سمجھو اوجس کا گدھا عالم الغیب ہو وہ نبی خالق الغیب نہیں ہوگا تو کیا ہوگا؟ (داد و تحسین) (العظمۃ للہ) (نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت، نعرہ حیدری)

گھوڑا پھر بھی عزت والا جانور ہے گدھا جو بے چارہ ہے ہی گدھا، اور میرا نبیؐ بتارہا ہے کہ ہم وہ اکسیر حقیقت ہیں کہ ہم گدھے پہ شفقت کی نظر ڈالیں اُسے عالم الغیب کردیتے ہیں اور اگر کسی کے دِل

میں اُتر آئیں (العظمۃ للہ) اور یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ جہاں رسولؐ ہو علیؑ ہو، سارے معصومین (علیہم السلام) ہوں پھر وہاں شک کی نجاست!

جہاں شک ہے تو پھر وہ یقین کر لے کہ اِن میں سے کوئی بھی ابھی تک اُس کے دِل میں آیا ہی نہیں (درود پڑھ لو سب مِل کر)

روزانہ بتاتا ہوں اور آج پھر بتاتا ہوں کہ یہ حقیقت قاہرہ ہے کہ لاکھ دریا بہا دیئے جائیں علم کے، جب تک چار آنسو نہ بہیں، شام والی بی بیؑ راضی نہیں ہوتی (اللہ اکبر) داستانِ غم وہی ہے جو دِن رات سنتے ہو۔ بار بار سنتے ہو پڑھنے والے کا کام ہوتا ہے گذرے ہوئے وقت کا کوئی لمحہ یاد دلاتا اور پھر رونے والا روتا تو اپنی تپش اور آنچ کے سبب سے ہے۔ جتنی آنچ زیادہ اتنا رونا زیادہ تمہارا بیمار کربلا اِمام علماء ذاکرین سے سن کے نہیں رویا دہ آنچ ہے وہ آنکھوں دیکھی تپش ہے جو بیمار کربلا کی آنکھوں سے لہو بن کر بہتی تھی اور میں نے جب تحقیق کی کہ تمہارا امام آخر خون رویا کیوں؟ دو ہستیاں ظاہر میں خون روئی ہیں۔ یا چوتھا اِمام یا بارھواں اماؑم۔ وہ خود زیارت ناحیہ میں فرما رہا ہے کہ اے جد مظلوم میں آپ پر آنسو پانی کے بدلے خون روتا ہوں۔ اور علم الابدان کے ماہرین سے پوچھا کہ خون رونے میں علت کیا ہے ان آنکھوں کے پیچھے پردہ ہے چھلنی کا کام دیتا ہے یہ فلٹر ہے قدرت کی طرف سے، یعنی جگر سے خون اُچھلتا ہے اُچھل کر آنکھوں کے پیچھے آتا ہے وہ جو پردہ ہے وہ خون کو پیچھے دھکیل دیتا ہے چونکہ خون میں پانی کی ملاوٹ بھی ہوتی ہے پانی کو

آنسو بنا کر وہ آنکھوں سے بہا دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ تھوڑی دیر زیادہ رولیا جائے تو رونے والے کی آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں چونکہ بار بار وہ آنکھ کے پردے کے پیچھے سے خون ٹکرا رہا ہوتا ہے اب میں ہاتھ جوڑتا ہوں مجھے نہیں خبر کس کے دِل میں پتھر ہے اور کس سینے میں گوشت کا دِل دھڑکتا ہے۔ کیوں رویا ہے بیمار کربلا؟ جونہی پانچ لاکھ تماشائی پر سجادؑ کی نظر پڑی اور پیچھے مڑ کر اپنی پردہ دار پھوپھی کی طرف دیکھا میرے مولاؑ سے شمر حرامی نے کہا علیؑ کی بیٹیؑ کو یہاں سے پیدل گذرنا ہوگا۔ اس شدت سے خون ٹکرایا کہ آنکھوں کے وہ پردے پھٹ گئے جو خون واپس بھیجتے تھے وہ خون واپس نہیں گیا۔ وہ پورے چالیس برس کبھی حضرت سیدہ زینب (سلام اللہ علیھا) کا پردہ بن کر بہتے رہے کبھی اکبرؑ کی جوانی بن کر بہتے رہے۔

الا لعنة اللّٰه علی القوم الظالمین

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

پانچواں خطاب

قل لا اَملک لنفسی نفساً ولا فرا اِلا ماشا اللہ ولو کنت اَعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی لاسوء

(سورہ اعراف ۱۸۸)

گذشتہ مجالس میں جو ٹوٹے پھوٹے انداز سے میں آپ کو بتا سکتا تھا اور آج قرآن مجید کی ان چیدہ آیات پر بحث ہوگی جن میں بظاہر علم غیب کی نفی ہے اِس کی پہلی آیت سورہ اعراف میں ہے جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ارشاد ہے قل لا املک لنفسی نفصا ولا فرا الا ماشا اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء.

اب جو ظاہر میں اِس کا ترجمہ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہہ دیجئے اے میرے حبیبؐ میں اپنے نفس کے لیے نہ کسی نفع کا مالک ہوں نہ کسی ضرر کا مالک ہوں الا مــــاشــــا اللہ مگر جس کے بارے میں اللہ کی مشیت چاہے ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں بہت سی بھلائی کو جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف چھو کر بھی نہ گزرتی۔ تو یہ پہلی آیت ہے جو علماء ظواہر کی نبضیں بے ترتیب کرنے کے لیے کافی ہے۔ کہ جب قرآن کہہ رہا ہے رسولؐ کے لیے کہ نہ وہ کسی نفع کا مالک، نہ وہ کسی نقصان کا مالک، نہ وہ غیب جانتا ہے اور اگر

جانتا ہوتا تو اپنے لیے بہت سی بہتری ذخیرہ کرلیتا اور اُسے کوئی تکلیف چھو کر بھی نہ گذرتی، پہلی بات تو یہ ہے آیات کی دو بنیادی قسمیں ہیں ویسے تو ایک سو بائیس قسمیں ہیں لیکن بنیادی دو ہیں۔ سورہ آل عمران میں ارشاد ہے۔

منه آیت محکمت هن ام الکتب واخر منشبهت فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ماتشابه منه ابتغاءَ الفتنة. (سورہ آل عمران ۷)

فرمایا ہم نے جو قرآن نازل کیا ہے اِن میں کچھ محکم آیتیں ہیں اور وہی اصلِ کتاب ہیں واخر متنشبهت اور باقی کی آیتیں متشابہ ہیں فاماالذین فی قلوبهم زیغ.

جن لوگوں کے دِل ٹیڑھے ہیں فیتعبون ماتشابه.

وہ متشابے آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ کیوں؟ ابتغاءَ الفتنة تاکہ دین والوں میں فتنہ پھیلے۔

اگر آیات کے ظواہر پر ایمان رکھنا ہے تو پھر سر اٹھاؤ اغیار سے نہیں شیعوں سے بات کر رہا ہوں پھر جہاں قرآن کہہ رہا ہے من کان یرجو القاء ربه. کہ قیامت کے دن اللہ سے ملاقات ہوگی۔ تو پھر سب سے پہلے اللہ کا جسم ماننا ہوگا اگر ظاہر کو ہی ماننا ہے تو پھر سو سے زیادہ آیتیں میں پڑھ سکتا ہوں جہاں اللہ کا بدن ثابت ہوتا ہے۔

یوم یاتی ربک فی ظلل من الضمام.

اللہ فرماتا ہے وہ دن یاد کر میرے حبیبؐ جب تیرا ربّ بادلوں کی

سواری پر سوار ہو کر آئے گا (اللہ اکبر) تو پھر اِن آیات کے بھی ظاہر کو مانو۔ یہاں تو تاویل کی ضرورت اور جہاں چودہ میں نقص دکھائی دے وہاں تاویل نہیں چاہیے؟ پوچھا گیا تمہارے اِمام ششم سے مولاؑ کونسی آیتیں محکمات میں شامل ہیں اور کونسی آیتیں متشابہات میں شامل ہیں۔ فرمایا! او شخص تیرا کیا خیال ہے کہ میں پندرہ بیس آیتیں الگ کر کے کہوں کہ یہ محکم اور چند آیتیں الگ کر کے کہوں گا متشابہہ، فرمایا آل محمدؐ کے لیے سارا قرآن محکم اور ہمیں چھوڑ کر کائنات کے لیے پورا قرآن متشابہہ۔

تو ان کے لیے پورا قرآن محکم اور چودہ چھوڑ کر چاہے غضنفر ہے یا آدم پوری کائنات کے لیے سارا کا سارا قرآن متشابہ جب تک یہ نہ بتائیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ قابلِ توجہ ہے بات آخر وجہ کیا ہے خود میرے رسولؐ نے کیوں نہیں کہہ دیا کہ میں اپنے لیے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں لفظ قل کہنے کی کیا ضرورت تھی کہہ دو! پورے قرآن میں جہاں بھی کہیں بظاہر مقامِ رسالت میں کمی لگتی ہے ساتھ لفظ قل ہے جی میں چیلنج کر کے کہہ رہا ہوں۔

ایک آیت دکھادو کہ جس میں رِسالت میں نقص بھی نظر آئے اور لفظ قل نہ ہو اللہ نے کہا کہہ دو۔

میں اپنی ذات کے لیے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں او بے وقوفوں رسولؐ نے یہ تو نہیں کہا کہ میں تمہارے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں فرمایا: میں اپنی ذات کے لیے کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں الا

مـــاشـــاءاللہ مگر جو اللہ کی مشیت چاہتی ہے اس کا مالک ہوں نہ...... نہ ...... نہ...... پوچھ اللہ سے کہ تُو نے اسے کس کس شے کا مالک بنایا ہے تو جب میں اللہ سے پوچھتا ہوں تو وہ یہی کہتا ہے کہ اے میرے حبیبؐ تیرے بعد جو جو ہے وہ تیرے لیے بنا اس کا تُو مالک (داد و تحسین)

نہیں...... نہیں نہ مان مالک رسول کو، پتہ چلے گا کہ جب میدان قیامت میں تُو اپنا بستر لپیٹ کر جنت کی طرف بڑھ رہا ہوگا گریبان سے پکڑ لینا ہے رسولؐ نے، اوے کہاں جا رہا ہے؟ یا رسول اللہؐ جنت میں، فرمائیں گے خبردار! وہ میرے بچوں کی ملکیت ہے کہیں اور جا (نعرہ حیدری)

ولـو کـنـت اعـلـم الغیب جس کا ترجمہ کرنے والوں نے کر دیا کہ اگر میں غیب جانتا، مجبوری یہ ہے کہ استاد نے بچپن میں پڑھایا تھا العلم راست علم معنی جاننا اور ہم نے رَٹ لیا بس مولوی کے کہے پر رکے رہے، نہ شہر علم سے پوچھا نہ باب العلم سے پوچھا، نہیں...... چیلنج ہے میرا، میں کسی مٹکے میں منہ ڈال کر نہیں بول رہا منبر کی بلندی ہے میدان کی بات ہے علم کے معنی جاننا، ہیں ناں؟ پکے رہنا علم معنی جاننا یہ تمہیں مولویوں نے پڑھایا اور رسولؐ کہہ رہا ہے حکم خدا سے کہ اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں نے بہت سی خیر جمع کر لی۔ ہو ٹھیک ہے اب بھاگنا نہیں علم کے معنی ہیں جاننا، میں نے اللہ سے پوچھا یہ ذوالفقار کیوں اُتری؟ سورہ حدید میں آواز آئی وانـزلـنـا الـحـدیـد فیـہ بـاس شـدید و منافع للناس ولیعلم اللہ من ینصرہ ورسلہ بالغیب. (سورہ حدید۲۵)

کہا ہم نے حدید کو نازل کیا جس میں بڑی سخت جنگ ہے لوگوں کے لیے منفعت اور نفع ہے نازل کیوں کیا؟ **لیعلم اللہ...... تا کہ اللہ جان لے من ینصرہ ورسلہ بالغیب**

کہ اللہ اور اس کے رسولوں کی مدد غیب میں رہ کے کون کرتا رہا (داد و تحسین) (نعرہ حیدری)

تم نعرے لگا رہے ہو تمہاری تو توحید گئی ہے اِس آیت پر، لیعلم اللہ تا کہ اللہ جان لے اس کا مطلب ہے پہلے اللہ نہیں جانتا تھا کہ نبیوں کا مدد گار کون ہے؟ (نعرہ حیدری) سمجھ میں آرہی ہے بات، نہیں جانتا اس آیت سے پہلے، نہیں جانتا نزول ذوالفقار سے پہلے؟ کہ کون اللہ کی مدد کرتا رہا کون نبیوں کی نصرت کرتا رہا۔ نہیں اب پکے رہ علم کے معنی جاننا ہیں تو جس کا اللہ جاننے کا محتاج ہو تو اگر نبی نہیں جانتا تو کونسی قیامت آ گئی۔ ایک اور آیت پڑھ دوں مولوی صاحبان، سورہ کہف میں اللہ بتا رہا ہے کہ تین سو نو سال تک سلائے رکھا ہم نے اصحاب کہف کو پھر اٹھایا۔ کیوں؟ فرمایا لنعلم ای الحزبین احصیٰ لما لبثوا امداً (سورہ کہف ۲۱)

تا کہ ہم جان لیں کہ سونے کی صحیح مدت کس کو یاد ہے۔ میرے پاس ایسی سو سے زیادہ آیات ہیں جی جب میں یہ آیتیں لے کر جاتا ہوں علماء کے پاس کہ جی اللہ نہیں جانتا وہ مجھے کہتے ہیں تمہیں عالم کس نے بنایا تجھے کس نے بتایا کہ ہر جگہ علم کے معنی جاننا ہوتا ہے تو میں نے کہا مولانا علم کے کچھ اور معنی بھی ہیں تو انہوں نے کہا جاننا تو دو نمبر معنی ہیں علم کے پہلے

معنی لغت میں پڑھو۔

کسی شے کو ظاہر کرنا علم کہلاتا ہے۔

جی تاکہ اللہ ظاہر کرے کہ اس کا ناصر کون، اس کے رسولوں کا مددگار کون، تو اگر مان لیا ہے کہ علم کے معنی ہیں ظاہر کرنا کہہ دو میرے حبیب لو کنت اعلم الغیب۔

اگر میں ہر وقت غیب کو ظاہر کرتا (اللہ اکبر) اور اگلا فقرہ بالکل فیصلہ کر رہا ہے اگر میں ہر وقت غیب کو ظاہر کرتا تو پھر کیا ہوتا لاستکثرت من الخیر تو میں نے کثیر خیر جمع کر لی ہوتی۔ اب امتحان ہے میرے سامعین کا کہ کس کا حافظہ کند ہے اور کس کا تیز پہلے قرآن سے پتہ کر کہ خیر کیا ہے؟ نہ......نہ اس طرح نہیں چونکہ غدیر خم سے تجربہ ہے میرا کہ اس ذکر کے بعد بگڑا ہوا منہ کسی کو راس نہیں آیا (اللہ اکبر) علماء سے پوچھنا میری حرف حرف کی ذمہ داری ہے حیّ علی خیر العمل جانتے ہو یہ اذان میں کب شامل ہوا؟ حجت الوداع کے موقع پر، جب غدیر خم سے قافلوں کے قافلے کارواں کے کارواں چاروں طرف پھیلے کوئی میل تک کوئی دو میل تک کوئی نصف میل تک جا چکا رسولؐ نے فرمایا بلال اُونچی جگہ کھڑا ہو جا پھیپھڑوں کی پوری قوت سے اعلان کر جہاں تیری آواز دم توڑنے لگے گی ہم نے ہوا کو پابند کر دیا ہے آواز پہنچا دے گی۔ (داد و تحسین) ہوسکتا ہے کہ میں منبر چھوڑ دوں اور کوئی جاہل بکواس کرے ہوا پر بندے کا حکم کیسے چلتا ہے لا قرآن منبر پر! یا مجھے جھوٹا کہہ کے منبر سے اُتار یا اپنے حرامی

شجرے پر مہر لگا کر جا، سورہ انبیاء ہے سلیمان بن داؤد کے بارے میں اللہ کہہ رہا ہے ولسلیمن الریح عاصفة تجری بامرة ہم نے ہوا کو سلیمان کا پابند کر دیا تھا اس کے امر سے چلتی تھی۔ (العظمۃ للہ)

میں مولویوں سے پوچھتا ہوں سلیمان کی ذات میں جادو کیا تھا؟ ایک انگشتری تھی انگوٹھی میں طلسم تھا اور آؤ عزت حیدر کی قسم، چادر سیدہ زہراء (سلام اللہ علیھا) کی قسم، پاکیزگی منبر کی قسم! جب میں تفاسیر اہل بیتؑ کو پڑھتا ہوں کہ انگوٹھی پہ تھا کیا؟ میرے مولا علیؑ فرماتے ہیں مجھ علیؑ کا نام لکھا ہوا تھا (علیؑ حق) جن کے نام کی بدولت ہواؤں پر حکمرانی ہوتی ہے تو اس علیؑ کا امیر یہ کہہ رہا ہے کہ بلال ہم نے ہوا کو پابند کر دیا اور آج اذان میں ایک نیا جملہ شامل کر، کیا کیا؟ حی علی خیر العمل آؤ اس عمل کی طرف جو خیر ہے اب میری مشکل آسان کرو بلایا گیا ہے اس عمل کی طرف جو خیر ہے۔ عمل کونسا دیا گیا؟ نماز دی گئی؟ روزہ؟ حج؟ زکواۃ؟ خمس؟ نہیں ناں علیؑ کی ولایت تو پھر دو باتیں میں انکار کرنے والے کے باپ کی گردن پر بھی رکھ کر منواؤں گا کہ غدیر خم سے فیصلہ ہوگیا کہ ہر عمل سے اچھا عمل علیؑ کی ولایت ہے (علیؑ حق) چونکہ ہر مثبت کا منفی ہوتا ہے دن کی ضد رات، علم کی ضد جہل، عدل کی ضد جور، خیر کی ضد شر، تو جب اللہ نے ثابت کر دیا زبان رسالت سے علیؑ کی ولایت، ہے خیر تو پھر جہاں یہ ولایت نہ ہو شر ہی شر (نعرے)

تو گویا یہ طے ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں کرتا کم از کم علی ولی

اللہ پڑھنے والوں میں کسی کو اختلاف نہیں کہ وہ خیر علیؑ کی ولایت ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارا بچے سے بوڑھے تک اِنتقال کر جاتا ہے تو ہمیں کہنا پڑتا ہے لانعلم منہ الا خیراً.

کہ پروردگار ہم اس سے سوائے خیر کے کچھ نہیں جانتے اب سب میری تسلی کے لیے بولو میں آیت کا ترجمہ کروں خیر کیا ہے ''علیؑ کی ولایت''

ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر.

اگر میں ہر وقت غیب ظاہر کرتا تو میں نے بہت سی علیؑ کی ولایت جمع کر لی ہوتی چونکہ میں تو موقع پر کہہ دیتا یہ علیؑ کو دِل سے نہیں مان رہا جی یہ مطلب ہے کہنے کا چونکہ میں تو جانتا ہوں یہ علیؑ کو مانے گا یہ نہیں مانے گا اور میں چپ ہوں اور اگر میں ہر وقت غیب ظاہر کرتا رہوں تو پھر کثرت سے خیر ہی خیر علیؑ کی ولایت نظر آئے۔ جس چیز کو تُو نے میرے رسولؐ کا نقص سمجھا تھا وہ تو کمال نِکلا۔ (اللہ اکبر)

ایک اور آیت ہے جو اس سے بھی بظاہر خوفناک لگتی ہے آیت ہے سورہ انعام میں وعندہ مفاتح الغیب لایعلمھا الا ھو. (۹۵)

فرمایا اسی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں لایعلمھا الا ھو کوئی نہیں جانتا ان کنجیوں کے بارے میں بس وہی۔ قرآنی جواب بعد میں دوں گا پہلے ناطق قرآن کا ایک قول سنا دوں شیعہ کتاب سے نہیں برادران اہل سنت کی کتاب سے ایک جملہ سنانے لگا ہوں ابوصالح کمال الدین محمد بن

طلحہ شافعی آٹھ سو سال سے زیادہ عرصہ ہوا اس عالم کو گذرے ہوئے۔ ان کی کتاب ہے الدُّرّ المنظّم وہ لکھتے ہیں کہ ایک دِن خطیب منبر سلونی نے منبر کوفہ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا تھا ایھا الناس انا الذی عندی مفاتح الغیب لایعلمھا بعدا الرسول اللہ الا انا فرمایا او کوفہ والو! میں وہ علیؑ ہوں کہ غیب کی کنجیوں کو بعد رسول کے سوائے میرے کوئی نہیں جانتا کہ کہاں ہیں۔ (نعرے)

نجف اشرف میں مولائے کائنات کے روضے کے پورے گنبد کی گولائی میں اور ذریح اقدس کے چاروں طرف ایک سنی عالم کا عربی قصیدہ لکھا ہوا ہے اور کم از کم چار سو سال سے تو میں ثابت کرسکتا ہوں کہ وہ موجود ہے اور تقریباً لکھے ہوئے اسے بھی آٹھ سو سال ہوئے ابن ابی الحدید مقتدی وہ شروع ہی یہیں سے کررہا ہے والیہ فی یوم المعاد حسابنا وھوا لملا ذلنا غداً والمفضاءَ.

وہ کہتا ہے مجھے نہیں خبر کہ کس کا حساب قیامت کے دن اللہ نے لینا ہے میں اِتنا جانتا ہوں کہ میرا حساب کِتاب قیامت کے دِن علیؑ نے لینا ہے (علیؑ حق)

والیہ فی یوم امعاد حسابنا

وھو الملاذ لنا غداً والمفضاءَ

قیامت کے دِن میرا حاکم بھی وہی ہے میرا محاسب بھی وہی ہے اور حساب سے ڈر کر میں نے جس کی پناہ لینا ہے میری پناہ بھی وہی

ہے۔ (نعرے)

پانچ سو سے زیادہ میں علم کے ستونوں کے نام گنوا سکتا ہوں جو اِس عالم کے بعد گذرے، کسی نے کیوں نہیں کہا کہ یہ غلط ہے شرک ہورہا ہے ہٹا دو یہ قصیدہ اور تقریبا اَسّی اشعار پر مبنی ہے یہ قصیدہ، ان میں ایک شعر یہ موجود ہے

لو لا حدوثک کنت انک جاعل الارواح فی الاشباح والمتفزع.

وہ کہتا ہے یا علیؑ لوگ تیرے حدوس میں الجھے ہوئے ہیں کہ تُو قدیم ہے کہ حادث میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ کائنات کے ہر بدن میں روح ڈالنے والا بھی تُو ہے نکالنے والا بھی تُو ہے (نعرہ حیدری)

اور آگے کہتا ہے لولا مماتک قلت انک بعثت لارضک تقدر فی العطآءِ وتوسِع.

یا علیؑ زمانہ تیری موت وحیات کے مسئلے میں الجھا ہوا ہے میں تو یہ جانتا ہوں رزق بانٹنے والا تُو نہیں ہے بلکہ تُو جس کا چاہتا ہے رزق بڑھا دیتا ہے جس کا چاہتا ہے رزق گھٹا دیتا ہے۔

اور آخری شعر جہاں اس نے قصیدہ ختم کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں شیعہ نہیں ہوں لیکن ایک سُنّی عالم کو علیؑ سے پیار کتنا ہے ورائیت دین الاعتذال اننی اھوی لاجلک کل من یتشیعح.

میں معتذلی ہوں لیکن جہاں مجھے کوئی شیعہ نظر آئے میں جھک جاتا ہوں کہ اس کے دل میں تُو رہتا ہوگا۔ (نعرہ حیدری)

بات بھولی تو نہیں مفاتیح الغیب لایعلمھا الاھوا اسی کے پاس ہیں غیب

کی کنجیاں جسے کوئی نہیں جانتا سوائے ھوا کے۔ آؤ راز بتاؤں مجھے ذات واجب کی قسم، یہ تو جب تک والی نجف کی پاپوش کے زروں پہ سجدے نہ کیے جائیں یہ حقائق سینوں میں نہیں اُتر سکتے جب تک بندہ اپنے آپ کو عالم علامہ سمجھتا رہے اس وقت تک بہت بڑا جاہل رہتا ہے جس دن پتہ چل جائے کہ علم کہاں بٹ رہا ہے اور بانٹنے والے کو جھکنا آ جائے تو اس وقت سے علم دروازے توڑ توڑ کر اندر گھسنا شروع ہو جاتا ہے ھوا کی حقیقت آج تک بڑے بڑے چوھدریوں کو نہ ہوسکی ھوا...... ھوا، وہ...... وہ...... وہ کیا ہوتا ہے؟ اسماء حسنہ کتنے ہیں؟ ۹۹، ھوا کے عدد کتنے ہیں؟ ۱۱۔ ۹۹ اور ۱۱، ۱۱۰ علیؑ کے عدد ۱۱۰ (علیؑ حق) ۹۹ ناموں میں ھوا کے عدد شامل کردو تو علیؑ بنتا ہے۔ ننانوے اسماء حسنہ اور ھوا سمیت جس کی ذات میں ضم ہو جائیں وہ علیؑ جس کو جھک کر کہے سبحان ربی اعلیٰ وبحمد۔

یہ میں اکثر کہتا ہوں کہ نمک کے عدد اور علیؑ کے عدد برابر رکھے اللہ نے اسی لیے کہ جو اس کے ساتھ وفادار ہے اس نے کھا کے حلال کیا کیونکہ زمین کا رزق علیؑ کا ذاتی نہیں علیؑ کی زوجہ کا مہر ہے (اللہ اکبر) ویسے سمجھ تو سارے ہی گئے ہیں جواب تو مل چکا لیکن میں آیت کو مکمل پڑھنا چاہ رہا ہوں اگر آپ تھکے نہیں تو فرمایا!

وعندہ مفاتح الغیب لایعلمھا الا ھوا ویعلم مافی البر والبحر وما شقط من ورقة الا یعلمھا ولا حبة فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین. (۹۵)

''اللہ نے فرمایا غیب کی کنجیاں ھوا کے پاس جو کچھ برّ و بحر میں ہے جانتا ہوں اگر کہیں روئے زمین پر پتہ گرتا ہے مجھے علم ہے اگر کہیں زمین کے اندھیروں میں دانہ دبا ہوا ہے میرے علم میں ہے ہر خشک و تر اور یہ سارے کا سارا املا کے میں نے کتاب مبین میں رکھ دیا''۔

اب اگر کتاب مبین سے مراد ہے قرآن تو علیؑ ہے وارثِ قرآن۔ جس کے ورثے میں کائنات کے سارے غیب بند ہیں وہ وارث کیسا ہوگا اور آؤ تفسیر صافی پڑھ تفسیر البرھان پڑھو اسی طرح شافعی اور کافی پڑھو جب تمہارے ساتویں امام سے پوچھا گیا کہ کونسی ہے کتاب مبین جس میں غیب کی کنجیاں ہیں جس میں برّ و بحر کا علم ہے جس میں گرتے ہوئے پتے کا علم ہے زمین میں دبے ہوئے دانے کا علم ہے جس میں ہر خشک ہے جس میں ہر تر ہے میرے مولاؑ نے مسکرا کر فرمایا اللہ کی قسم یہاں کتاب مبین سے مراد امام مبین ہے (نعرہ حیدری)

تو بس میں اب سمیٹ کر نتیجہ دوں تاکہ بات تشنہ نہ رہ جائے چھ حقیقتیں غیب کی میں نے ظاہری بتائی تھیں اور میں نے کہا تھا تین باطنی بھی ہیں۔ آؤ ڈنکے کی چوٹ پر کہہ رہا ہوں کیوں پیٹھ پیچھے فائر مارتے ہو میدان میں آؤ چھپ چھپ کر حجروں میں سازشیں کرتے ہو اور میدان میں نہیں آتے ہو معلوم ہوتا ہے مرض اُدھر ہے اِدھر نہیں، آؤ غضنفر کا چیلنج ہے شیعہ بیٹھے ہو یا سنی ایک ایک عالم تک میرا یہ پیغام پہنچائے جو رد کردے گونگا کردے مجھے چونکہ گونگی ہو جائے وہ زبان جو چودہؑ کا حق

وکالت ادا نہ کر سکے آؤ جب غیب کو حقیقت کے ترازو میں غضنفر نے تولا تو لاہور والو تین حقیقتیں مجھے غیب نظر آئیں پہلا حقیقی غیب ''اللہ'' جو اِتنا غیب کے ظاہر ہو سکتا ہی نہیں، دوسرا غیب سورہ یونس سے ایک آیت پڑھ رہا ہوں فقل انما الغیب لله فانتظروا اِنی معکم مِن المنتظرین.

اللہ کہتا ہے میرے حبیب کہہ دو کہ غیب اللہ کے لیے ہے میں بھی انتظار کر رہا ہوں تم بھی انتظار کرو (العظمۃ للہ) جو پہنچ گئے انہیں میں داد دیتا ہوں جب قرآن کے وارثوں سے پوچھا یہ کونسا غیب ہے؟ فرمایا جس کا تعلق انتظار سے یعنی میرا بارھواں امام (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) ویسے تو ہر امام اللہ کا مظہر کل ہوتا ہے لیکن اللہ کی کسی نہ کسی صفت کا مظہر خاص بھی ہوتا ہے اور میرا بارھواں امام (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کس صفتِ خاص کا مظہر ہے درود طوسی میں سنتے نہیں ہو اسلام و علی صاحب دعوۃ النبویۃ والعولتہ الحیدریۃ والعصمۃ الفاطمیۃً والحلم الحسنیۃ والشجاعۃ الحسینۃ والصبارۃ السجادیۃ والماثر الباقریۃ والاثار الجعفریۃ والعلوم الکاظمیۃ والحجج الرضویۃ والجود التقویۃ الفقاوۃ النقویۃ والھیبۃ العسکریۃ والغیبۃ المھدیۃ.

پہلا غیب ''اللہ'' دوسرا غیب قائم آل محمد (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) جو زمین پر اس کی غیبت کا مظہر اور آؤ میرا چیلنج ہے جاؤ علماء زمانہ تک نجف اشرف کے حوزہ علمیہ تک کوئی رد پیش کر دے مجھے گولی سے اُڑا دینا تیسرا غیب ''بتولؑ'' اور اب یہ فیصلہ میں نے مومنین پر چھوڑا یہ

تین ہیں حقیقی غیب، علیؑ کس کو نہیں جانتا (نعرہ حیدری)

اب نتیجہ کیا نکلا ایک ربّ جلیل غیب، ایک بتولؑ غیب، ایک بتول کا گیارھواں بیٹا (عج) غیب۔ اب کرو فیصلہ جو وہ غیب (اللہ) ہے اس نے اپنے گھر کا مالک علیؑ کو کر دیا جو دوسرا غیب ہے وہ علیؑ کے گھر میں چکیاں پیتا ہے۔ اس سے بڑی غیب کی تفسیر ملنا ممکن ہی نہیں۔

سر اٹھاؤ تیسرا غیب تیرا بارھواں امام (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) او جس علیؑ کی پھٹی ہوئی نعلین کی چرچراہٹ سن کے غیب کانپ کے کھڑا ہو جائے وہ غیب نہیں جانتا (نعرہ حیدری)

اور جس کو ہم نے غیب سمجھا یہ تو تھیں حقیقت غیب، جسے ہم نے غیب سمجھا ذات واجب کی قسم تم وقت دو مجھے موقع رکھو میں دلائل کا پہاڑ کھڑا کر دوں تمہارے سامنے کہ صبح ازل سے لے کر ۶۰ ہجری تک جتنے غیب زبانوں کے ذریعے بیان ہوتے رہے وہ سارے کے سارے ایک دن میں کربلا کی دھرتی پر حسینؑ نے عملاً کر کے دِکھا دیئے ایک رات کی مہلت کیوں مانگی تھی امام حسینؑ نے؟ وہ تو بی بی حضرت سیدہ زینب (صلواۃ اللہ علیھا) کے خطبے نے ثابت کیا جو کوفہ میں پڑھا گیا کہ کوفہ کے جاہلو تم کیا سمجھتے ہو ہم نے جان بچانے کے لیے موت کو ٹالنے کے لیے مہلت مانگی تھی۔ ہم نے مہلت مانگی نہیں تھی بلکہ ہم نے تو توبہ کرنے کے لیے تمہیں ایک رات کی مہلت دی تھی (اللہ اکبر) اور فرمایا دیکھو جس کے انتظار میں تھے ہم وہ اس رات کے بعد میرے بھائی کے پاس آ گیا ہم تو

حُر کے منتظر تھے اس سے بڑا غیب اور کیا ہوگا بس تصور کرو سر سے پاؤں تک کہنے کو حسینؑ ہے دیکھنے میں زخم ہے۔ (اللہ اکبر) میں جانتا ہوں کہ رونے والوں کے دِل بڑے نازک ہوتے ہیں اِسی لیے میں نے ہاتھ جوڑ دیئے کہ چوٹ لگے تو مجھے معاف کر دینا میرا خون رونے والا اِمامؑ کہتا ہے دنیا میں قتل کے جتنے طریقے رائج ہیں اب اس سے زیادہ کیا سناؤں تمہیں فرمایا سارے کے سارے اِستعمال ہو گئے میرے مظلوم باباؑ پر پردے میں دونوں پردہ دار میری گواہ خون روئے ہوئے بیمارِ کربلا کہہ رہا ہے میرا باباؑ تلواروں سے مارا گیا میرا باباؑ پتھروں سے مارا گیا میرا باباؑ نیزوں سے مارا گیا میرا باباؑ تیروں سے مارا گیا، میرا باباؑ لکڑیوں سے مارا گیا۔ (اللہ اکبر) نہیں ہے مجھے خبر کہ کون برداشت کرے گا میں اگر کتاب والے جملے پڑھ دوں یا یہ مرجائیں گے یا مجھے ماردیں گے لہذا میں اِشارے میں گذرنے کی کوشش کرتا ہوں ۲۸ رجب کی رات سے جب سے امام حسینؑ نے مدینہ چھورا کسی نے تربت چھوڑ دی تھی کس نے؟ جس نے چکیاں پیس پیس کر پالا بتولؑ نے مزار چھوڑ دی کربلا تک قافلے کے ساتھ بتولؑ پیدل چلتی رہی کبھی بیٹےؑ کی سواری کے ساتھ کبھی بیٹیؑ کے محمل کے ساتھ۔ (اللہ اکبر) میدان کربلا میں تین موقعے ایسے آئے بتولؑ پیدل نہیں چلی بتولؑ کو دوڑنا پڑا۔ (اللہ اکبر) ذوالجناح دوڑ رہا تھا ایک حرامی نے اکبرؑ کے باباؑ کے پہلو پر نیزہ مارا حسینؑ نے زین چھوڑی۔ لیکن پاؤں رکاب سے نہیں نکل سکا۔ مرتجز اپنی رفتار میں دوڑ رہا تھا چشم فلک نے دیکھا ایک کالے

کپڑے والی پردہ دار ہے جو دوڑ دوڑ کر کہہ رہی ہے مرتجز میں نے حسینؑ کو چکیاں پیس پیس کر پالا ہے۔

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

پہلا خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنو وعملوا الصلحت وتوا صوا بالحق وتواصوا بالصبر.

سورہ والعصر کو آپ حضرات کی خدمت میں تلاوت کیا گیا۔ ذاتِ واجب نے صداقتوں کا خلاق ہونے کے باوجود انسانیت کو قسم کھا کر ایک وعید سنائی فرمایا: والعصر ان الانسان لفی جسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوابالصبر فرمایا: عصر کی قسم میں نے فی الحال عصر کا ترجمہ عصر ہی کیا ہے۔ کیوں؟ قرآن کی تفسیر دنیا کا مشکل ترین کام ہے اور لکھ لیجئے لوحِ دِل پر پہاڑ سے زیادہ وزنی عِلم کا مالک کیوں نہ ہو کوئی شخص ایک ٹکا وُقعت نہیں رکھتی وہ تفسیر جس کے پیچھے معصوم کے قول کی تائید نہ ہو۔ ابھی آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ میں نے عصر کا ترجمہ عصر کیوں کیا۔ عصر کی قسم ان الانسان لفی خسر یقیناً انسان بحیثیت جنس کے خسارے میں ہے چونکہ انسان پر ال جنس کا ہے۔ ہر انسان نقصان میں ہے گھاٹے میں ہے پالنے والے اِتنا گیا گذرا تھا اِنسان بنانے کی حاجت کیا تھی؟ فرمایا ھضیان نہ بک الا الذی آمنو صاحبان ایمان خسارے میں نہیں وعملوالصلحت اور جن کے عمل میں صالحات شامل ہے وہ خسارے میں نہیں وتواصوابالحق جو ایک دوسرے کو حق کی

وصیت کرتے ہیں وہ خسارے میں نہیں۔ وتواصوا بالصبر جو ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے ہیں وہ خسارے میں نہیں یہ تھا مختصر سا ترجمہ جو آپ نے سن لیا اب چند لمحے میرے ساتھ روحانی سفر کیجئے دیکھتے ہیں کہ قدرت کہنا کیا چاہ رہی ہے۔ والعصر عصر کا جو مادہ ہے جاؤ علماء لغت کو چیلنج ہے میرا زمانے بھر کے علمائے لغت کو جمع کرو ایک حرف کی رد پیش نہیں کرسکیں گے۔ مادہ عصر سے تیس سے زیادہ لفظ مشتق ہوتے ہیں اور قدرت نے یہاں سب کی قسم کھائی ہے اب وہ تیس کے تیس میں نہیں دہرا سکتا چند اہم آپ کو بتا دیتا ہوں تاکہ آئندہ جب آپ سورہ والعصر کی تلاوت کریں تو یہ حقائق آپ کے دِماغوں میں موجود ہوں لکھ لینا میدانِ قیامت تک کا ذِمہ دار ہے غضنفر۔ عصر معنی فریاد کو پہنچنے والا۔ عصر معنی پناہ گاہ، عصر معنی جائے نجات۔ عصر معنی بادل، عصر معنی زور دار بارش، عصر معنی جوہر، عصر معنی ظہر اور غروب کے درمیان کا وقت، اور عصر معنی زمانہ، تو پھر یہ کہہ کر جان نہیں چھڑائی جاسکتی کہ اللہ کہہ رہا ہے مجھے زمانہ کی قسم اور وہ صرف زمانے کی قسم کھا ہی نہیں سکتا جس زمانے میں فرعون رہتا ہو خدا اس کی قسم کھائے گا۔ جہاں شمر اور یزید بستے ہوں خدا اس وقت کی قسم کھائے گا۔ ہرگز نہیں اسی لیے کہا کرتا ہوں کہ تفسیر اہل بیتؑ سے پوچھا کرو سارے کے سارے مشتقات پیش نظر ہیں قدرت کے والعصر کہتے ہوئے تو اب کرسکتے ہو یہ ترجمہ، خدا کہنا یہ چاہتا ہے کہ والعصر ان الانسان لفی خسر مجھے کائنات کی جائے پناہ کی قسم اِنسان گھاٹے میں ہے۔ مجھے لوگوں

کے نجات دینے والے کی قسم انسان گھاٹے میں ہے۔ مجھے مشکل میں لوگوں کی فریاد کو پہنچنے والے کی قسم اِنسان گھاٹے میں ہے (نعرہ حیدری)

خدا کہنا چاہتا ہے مجھے اَبر کرم کی قسم اِنسان گھاٹے میں ہے۔ مجھے موسلا دھار بارش کی قسم اِنسان گھاٹے میں ہے۔ مجھے جوہر مشیت کی قسم اِنسان گھاٹے میں ہے۔ یہ اگر میرے محترم سامعین سمجھ گئے تو آئیں اب تفاسیر اہل بیتؑ کی روشنی میں دیکھیں صافی سے تفسیر ابوحمزہ صومالی تک تو میں نے دیکھا تین تفسریں محترم اس کی نظر آئیں تینوں آپ کی خدمت میں پیش ہیں اور تینوں برحق ہیں غالبًا کبھی میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ قرآن کی ہر آیت کا ستر ظاہر ہے اور ستر باطن، گویا ایک ایک آیت کی ایک سو چالیس تفسیریں ہیں اِسی لیے تو کائنات کے علوم پر محیط کتاب ہے۔ میں نے جب تفاسیر اہل بیتؑ کو دیکھا پنڈی، اسلام آباد والو تو یہ تین تفسیریں نظر آئیں۔ **والعصر قال عصر خروج قائم علیه السلام** فرمایا اللہ کہنا یہ چاہتا ہے کہ جب بارہواں امام (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) ظہور کرے گا مجھے ظہور کے وقت کی قسم (داد و تحسین)

سر اُٹھانا، دوسری جگہ دیکھا والعصر **قال اقسم بالصلواة العصر التی صلها امیرالمومنین** فرمایا قسم کھائی ہے اللہ نے اس نماز عصر کی کہ جسے پڑھتے ہوئے خیبر شکن نے حالت رکوع میں زکواۃ دی تھی (نعرہ حیدری)

اور تیسری اور آخری تفسیر میں نے پڑھی **قال اقسم بعصر ابی**

عبداللہ الحسینؑ فرمایا اس نماز عصر کی قسم کھائی ہے خدا نے کہ جب نو لاکھ تلواروں کی کوشش تھی کہ حسینؑ نماز نہ پڑھ سکے اور حسینؑ نے نو لاکھ کی سوچوں پر قدم رکھ کے سجدہ کیا اس کی قسم کھائی ہے اور یہ سب کی سب تفسیریں اپنے اپنے مقام پر برحق ہیں اور آپ جس قدر اس تمہید کو زیادہ سمجھیں گے تو آنے والی مجالس میں حقائق تک پہنچنا آسان ہوگا۔ مادے کی روشنی میں آپ نے سن لیا اور تفسیر کی رو سے کہہ سکتے ہو حسینؑ کی پڑھی ہوئی نماز کی قسم، علیؑ کی پڑھی ہوئی نماز کی قسم، اور جس وقت حسینؑ کا بیٹا (عج) ظہور کرے گا اس ظہور کرنے والی گھڑی کی قسم ان الا نسان لفی خسر یقیناً انسان خسارے کی زد میں ہے۔ اب مجھے نہیں معلوم کون کیا سوچ رہا ہے اگر آپ چاہ رہے ہو تو پوچھیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کرنا میں نے فیصلہ، یہ بھی قرآن سے ہی پوچھنا ہے کہ وہ خسارہ کیا ہے جس کا شکار ہے انسانیت۔ کیا پیسوں کا خسارہ ہے؟ دور کرلو یہ غلط فہمی شرق سے غروب تک شمال سے جنوب تک روئے زمین کی حکومت ایک طرف ہو خدا کی نظر میں ایک ٹکا وقعت نہیں رکھتی، دنیا کی دولت کو خدا کچھ سمجھتا ہی نہیں یہ خسارہ ہے ہی نہیں نگاہ کبریائی میں اس کو بھی میں قرآن سے ہی ثابت کرنا چاہوں گا۔ سورہ زخرف ہے ابھی لاؤ منبر پر تسلی کرنا تمہارا حق ہے فرمایا: لولا اَن یکون الناس امة واحدة لجعلنا لمن یکفر بالرحمن بیوتھم سقفامن فضه ومعارج علیھا یظھرون وبیوتھم ابوابا وسررا علیھا یتکون وزخرفا وان کل ذلک لما متاع الحیواۃ الدنیا والاخرۃ

عند ربک للمتقین. (۴۳،۵۴)

فرمایا: اے میرے حبیبؐ اگر مجھے اِس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ سارے مومن کافر ہو جائیں گے تو میں کافروں کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتا ان کی سیڑھیاں سونے چاندی کی ہوتیں ولبیوتھم ابوابا سررا ان کے دروازے چاندی کے ہوتے ان کے بیٹھنے کو تخت چاندی کے ہوتے جن پر حاشیہ آرائی سونے کی ہوتی، بنائے اس لیے نہیں کہ کہیں مومن گھبرا کے ہر کافر کو سونے چاندی کے محلات میں دیکھ کر یہ نہ سمجھ جائے کہ یہ حق پر ہے۔ تو میں ایسا کر دیتا چونکہ دنیا کی میری نگاہ میں قیمت کوئی نہیں ہے۔ کیوں؟ ان کل ذلک لما متاع الحیواۃ الدنیا یہ تو ڈھلتی ہوئی چھاؤں کی مصار دولت ہے والاخرۃ عند ربک للمتقین ہاں آخرت کی جو لازوال اور فنا نہ ہونے والی حکومت اور وہ دولت ہے وہ تیرے ربّ کے نزدیک امانت ہے اور متقین کے لیے رکھی ہوئی ہے تو اِس لیے دنیا کا گھاٹا تو مراد ہی نہیں تو پھر یہ خسارہ کیا ہے سونا چاندی مال دولت اس کی تو کوئی قیمت ہی نہیں جسے دِل میں بسائے پھرتے ہو جو للسان اللہ کی زبان سے بولتا ہے اس کا فرمان ہے لو کانت الدنیا تعدل عنداللہ قدر.

جناح بعوفۃ لما سقی اللہ الکافر شربۃمن الما.

فرمایا اگر روئے زمین کی قیمت اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کے نصیب میں ایک گھونٹ پانی کا نہ آتا۔ کافر اِس

لیے سیراب ہورہا ہے دنیا میں چونکہ دنیا کی اللہ کی نگاہ میں وقعت ہی نہیں چونکہ یہ فانی ہے جو باقی دولت ہے وہ مومن کی ہے اُس میں کافر کا کوئی حصہ نہیں تو یہ دنیا تو خدا کے نزدیک قیمت ہی نہیں رکھتی تو پھر کیوں کہتا ہے **ان الانسان لفی خسر** انسان خسارے میں ہے گھاٹے میں ہے اور تمہیں بتا اس لیے رہا ہوں کہ اِس خسارے سے بچنے کی کوشش کرنا اور میں نے خسارہ علماء سے نہیں پوچھنا قرآن سے پوچھنا ہے کہ وہ خسارہ کیا ہے کہ اللہ اِتنی بڑی قسمیں کھا کے کہہ رہا ہے کہ یقیناً ہر اِنسان بحیثیت جنس کے خسارے کی زد میں ہے اگر ہے اب طبیعت تو میں قرآن سے پوچھنا شروع کردوں پہلی آیت پڑھنے لگا ہوں سورہ نساء سے **ومن یتخذ الشیطن ولیا من دون اللہ فقد خسر خسرانا مبینا (۹۱۱)**

فرمایا: جس بندے نے بھی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی مانا کھلم کھلا خسارے کی زد میں ہے وہ بندہ، آیت اُتری رسولؐ نے آیت پڑھی سائل کوئی نہیں تھا پوچھا کسی نے نہیں بغیر سوال کے میرے رسولؐ نے بلا تشبیہ دائیں بائیں۔ دیکھا نگاہیں وہاں رُک گئیں جہاں خیبر شکن بیٹھے تھے علیؑ کو خطاب کر کے رسولؐ فرماتے ہیں۔ **یا علیؑ من اتخذ ولیا غیرک فالشیطن ولیہ من دون اللہ**

فرمایا اے علیؑ اللہ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جس نے تجھ علیؑ کے دشمن کو ولی مانا اس کا ولی اللہ نہیں ہے اس کا ولی شیطان ہے۔ (نعرہ حیدری)

سمجھ میں آئی بات جس نے تیرے غیر کو ولی مانا اس کا ولی

شیطان ہے چونکہ اللہ کا بنایا ہوا ولی تو تُو ہے جس نے تجھے ولی مانا اس نے جلی کو ولی مانا، اور یہی میرا درس ہوتا ہے کہ علیؑ کی نسبتیں جلی کی نسبتیں ہیں۔ جو علیؑ کو ولی مانے اس نے اُس کو مانا جو اس کا انکار کرے وہ اس کا منکر جو اس کو جھکے وہ اس کو جھکا جس نے اس کی توہین کی اس نے اللہ کی توہین کی جس نے اس کے سامنے دست سوال پھیلایا تو اس نے اللہ کے سامنے، تو یہ پہلا خسارہ، بچنا اس سے علیؑ کے غیر کو ولی نہیں ماننا ورنہ خسارہ ہو جائے گا۔ اور اسی کا اشارہ ہے خدا کی اس قسم میں عصر کی قسم ہر انسان خسارے میں ہے سوائے صابان ایمان کے، ایک اور آیت سورہ معائدہ میں، من یکفر بالایمان فقد حبط عمله وهو فی الاخرة من الخسرین. (۵)

فرمایا: جس شخص نے بھی ایمان کے ساتھ کفر کیا لکھو صحیفہ دِل پر جس نے بھی کفر کیا بالایمان ایمان کے ساتھ فقد حبط عمله اس کے عمل حبط ہو جائیں گے حبط کہتے ہیں نابود ہو جانے کو مِٹ جانے کو وهو فی الاخرة من الخسرین فرمایا یہی بندہ آخرت میں خسارے والوں میں ہے گھاٹے والوں میں شامل اب پتہ نہیں کس سوچ میں گم ہو ومن یکفر بالایمان جس نے ایمان سے کفر کیا اب یہ بھی میں یاد دلاؤں کہ ایمان کیا ہے زنگ لگا ہوا ہے کسی کے حافظے کو تو پھر یاد کر لے میدانِ جنگ ہے ایک مرد کردگار فخر آمیز چال سے چلتا ہوا اِترا اِترا کے سینہ پھولا پھولا کے دشمن کی طرف جا رہا ہے کسی کم ظرف نے رسولؐ سے کہا یا رسول اللہ، تکبر

اللہ کو پسند نہیں اور علیؑ تکبر آمیز چال چلتا ہوا جا رہا ہے، رسولؐ فرماتے ہیں خاموش اللہ تیرے منہ کو توڑے کیا تُو جانتا نہیں ہے کہ آج کل ایمان کل کفر کے مقابلے میں جا رہا ہے کون ہے۔ ایمان ''علیؑ'' پھر ایسے موقعوں پر میرا دِل چاہتا ہے کہ گیٹ بند کرا دیا جائے اور ایک ایک آدمی سے فیصلہ کیے بغیر جانے نہ دوں اور یہ کسی دِن کرنا پڑا تو میں کر بھی گذروں گا کچھ حضرات خاموش بیٹھے ہیں مجھے وہم ہو رہا ہے کہ تم علیؑ کو ایمان نہیں مانتے، جو نہیں مانتا علیؑ کو ایمان نہ مانے میں نے زبردستی نہیں منوانا، علیؑ کو ایمان وہی مانے گا جو صاحب ایمان ہوگا (داد و تحسین) اور چیلنج کر رہا ہوں میں وقت قیامت تک کا اِس سے آگے وقت ہوتا تو وہ بھی دے دیتا دنیا کے عالموں کو اِکٹھا کرو اور میرا چیلنج لے جاؤ قیامت تک کوئی رد پیش کر دے تو میری زبان کاٹ کے پھینک دینا۔ کوئی جھوٹی سے جھوٹی روایت دِکھا دو کہ علیؑ کے سوا کسی کو ایمان لقب عطا ہوا ہو (نعرہ حیدری) کوئی نہیں دکھا سکتا تو پھر ماننا پڑے گا کون ہے ایمان، علیؑ، تو اب علیؑ ایمان ہے میں تو کعبہ پر بھی کھڑا ہو کر میں ترجمہ کرنے پر مجبور ہوں منکر کے باپ کی گردن پر پاؤں رکھ کر بھی یہی ترجمہ کروں گا کہ اللہ کہہ رہا ہے **من یکفر بالایمان**

فرمایا جو بھی علیؑ سے کفر کرے (العظمۃ للہ) جس نے علیؑ سے کفر کیا تو فیصلہ ہو گیا مولوی کہتا ہے جو علیؑ کو نہ مانے منافق، غلط، قرآن نے کہا کہ علیؑ کا منکر منافق نہیں ہوتا کافر ہوتا ہے۔ (نعرہ حیدری)

اور اگر یہ کہو کہ منافق کی اِصطلاح بھی تو ہے میں نے کب کہا کہ

نہیں ہے چونکہ علیؑ کا منکر منافق نہیں مجھے نہیں پتہ کس کو بری لگے گی کس کو بھلی۔ سر اُٹھاؤ، پہلے یہ دیکھو عہد رسالت میں منافق کس کو کہتے تھے جو رسولؐ کا منکر تھا نہیں بھئی جو رسولؐ کا انکاری ہے منافق نہیں تھا کافر تھا۔ منافق کون تھا جو محمد رسول اللہؐ بھی پڑھتا تھا نماز رسولؐ کے ساتھ پڑھتا تھا روزہ رسولؐ کے ساتھ رکھتا تھا حج رسولؐ کے ساتھ پڑھتا تھا۔ دِل میں شک کرتا تھا (العظمۃ للہ) تو ثابت ہوگیا جو رسولؐ کو نہیں مانتا وہ کافر جو بظاہر کھڑا رسولؐ کے ساتھ کلمہ وہی، نماز وہی، اعمال وہی، دل میں شک، وہ ہے منافق۔ تو آج بھی جو علیؑ کے دروازے پر نہیں آیا وہ منافق نہیں کافر ہے۔ منافق کون ہے؟ جو علی ولی اللہ بھی پڑھتا ہو۔ نماز ہاتھ کھول کے پڑھتا ہو روزہ علیؑ کے مذہب پر رکھے، حج علیؑ کے مذہب پر کرے، مجلس علیؑ کے مذہب والی سنے مگر اس کے باوجود بھی علی (علیہ السلام کی ذات پر شک کرے۔ (نعرہ حیدری)

اور یہی قرآن نے کہا جس نے ایمان سے کفر کیا اس کے عمل حبط اور وہی بندہ خسارے میں ہے اگر آپ کا دِل چاہ رہا ہو تو ایک آیت اور پڑھ دوں، سورہ کہف، قل ھل نبئکم بالاخرین اعمالا الاذین فل سیعھم فی الحیولۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون منعاً اولیک الذین کفرو ابایت ولھم ولقالہ فحبطت اعمالھم فلانقیم لھم یوم القیمۃ وزنا. (۱۰۵،۱۰۴)

فرمایا میرے حبیبؐ اپنی پاکیزہ زبان سے پوچھیے کہ ھل نبئکم

بالاخسرین اعمالاً ہم تمہیں ایسے لوگ بتائیں جو عمل کرنے کے باوجود
خاسرین نہیں بلکہ اخسرین ہیں (اللہ اکبر) خاسرین خسارے والے،
اخسرین بہت بڑے خسارے والے۔ جی جی آیت ہے کفر و ایمان کی سرحد
پر فیصلہ ہے ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا جو اعمال کے لحاظ سے سب
سے زیادہ خسارے کی زد میں ہیں الذین فل سیعھم فی الحیوۃ الدنیا جن
کی ہر عمل کی کوشش بے کار جارہی ہے وھم یحسبون انھم یحسبنون
منعاً حالانکہ وہ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ ہم نیکیاں کمارہے ہیں۔ لکھ لو صحیفہ
دِل پر اعمال میں خاسرین نہیں بلکہ اخسرین ہر کوشش بے کار کون ہیں یہ
لوگ فرمایا اولیک الذین کفرو ابایت ربھم لقائہ.

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔
تھوڑا غور کرو کون سی آیات کا منکر، قرآنی آیات کا؟ او بھئی جو قرآن کی
آیات کا انکار کرے گا وہ عمل کہاں سے کرے گا (اللہ اکبر) یہ تو ہے
بالاخسرین اعمالا اعمال کرنے کے باوجود اخسرین میں سے، قرآنی
آیات کے منکر تو کافر ہیں کافر کہاں نماز پڑھتے ہیں کہاں عمل کرتے ہیں
یہ تو کوئی بدنصیب عامل ہے جو عمل بھی کر رہا ہے اور کما خسارہ رہا ہے۔ جو
کوشش کر رہا ہے ضائع۔ گناہ کیا کر بیٹھا؟ اپنے پروردگار کی آیات کا منکر،
کونسی آیات کتاب تدوینی کی؟ یہ آیت ہے ہی نہیں، میں اکثر یہ بتا چکا
ہوں کہ جس طرح تدوینی آیتیں ہیں تقوینی بھی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور
پر سورہ ہود میں ناقہ صالح کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ھذہ ناقۃ اللہ لکم آیۃ

(۴۶)

فرمایا یہ جو صالح کی اونٹنی ہے یہ آیت اللہ ہے، ہے صالح کی، اللہ کی نہیں ہے اللہ کی حجت کا جانور اور پھر آیت اللہ، او قرآن پڑھنے والو! خدا کو تمہارے سریلے گلے سننے کا کوئی شوق نہیں اس نے تمہاری ہدایتوں کے لیے قرآن نازل کیا ہے تو ہزاروں سال پہلے اور چودہ سو سال قبل آیت بھیج کر اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ جس طرح میری حجت آیت ہوتی ہے میری حجت کا جانور بھی میری آیت ہوتی ہے۔ حجت کے جانوروں کی بھی اتنی عزت کرو جتنی آیتوں کی کرتے ہو۔ سورہ مومنون میں فرمایا وجعلنا ابن مریم وامہ ایۃ (۵۰)

ہم نے ابن مریم کو بھی آیت بنایا اور اس کی والدہ کو بھی آیت بنایا۔ دلیل مل گئی ناں عیسیٰ سے جو چھوٹی حجت ہے صالح اس کا جانور بھی آیت، یہ آیتیں میں نے پڑھی اس لیے ہیں تاکہ آپ کو تسلی ہو جائے اور مسئلہ سمجھ میں آ جائے کہ صرف قرآن کی آیتیں آیتیں نہیں ہوتیں۔ حجتیں بھی آیت، اور آیت کیا کہہ رہی ہے وہ لوگ عمل کے لحاظ سے بہت بڑے خسارے میں ہیں جو اللہ کی آیات سے انکار کرتے ہیں حبطت اعمالھم میں ان کے اعمال حبط کرلوں گا فلانقیم لھم یوم القیمۃ دونا قیامت کے دن تولوں گا ہی نہیں ان کے لیے ترازو لگایا ہی نہیں جائے گا۔ چونکہ ترازو ہوتا ہے وزن معلوم کرنے کے لیے کم ہے یا زیادہ، میں انہیں عمل مانوں تو تولوں (اللہ اکبر) اور کتنا بدنصیب ہے اسلام آباد پنڈی والو یہ شخص عمل

تلنے کے لائق نہیں، آیات کا منکر۔ عیسیٰ آیت، مریم آیت، وقت میں یاد دلاتا ہوں اور تمہارے حافظے کا اِمتحان بھی ہے اور تمہاری مودت کا بھی۔ سورہ والنجم بیان ہو رہا ہے کہ کیوں لے گیا میں اپنے عبد کو معراج پر، مقام اوادنیٰ پر، منزل کعبہ قوسین پر کیوں بٹھایا اپنے حبیبؐ کو کیا سبب تھا؟

فرمایالقد رای من آیت ربه الکبری.

وہاں ہمارے حبیبؐ نے ہماری سب سے بڑی آیت کو دیکھا (نعرہ حیدری) آیت کو نہیں دیکھا، آیت الکبریٰ۔ آیت کبری کو، سب سے بڑی آیت، عیسیٰ صرف آیت ہے یہ کوئی عیسیٰ سے بھی بڑی آیت۔ کس کو دیکھا؟ بھری پڑی ہیں تفاسیر اہل بیتؑ اور یہاں جنگل میں نہیں پڑھ رہا یہاں دکھا سکتا ہوں تفسیریں، سلمان اور ابوذر صحابہ کے جلوؤں میں آئے ہیں امیر کائناتؑ کی خدمت میں، یا مولاؑ کروٹوں نے جگایا فقروں نے سونے نہیں دیا سوچوں نے تڑپایا کونسی ہوگی وہ آیت کبریٰ جس کو جدالحسنینؑ نے شب معراج حجاب الٰہی کی اوٹ سے کعبہ قوسین پر بیٹھ کر دیکھا۔ بلاتشبیہ مسکرا کر اپنے سینۂ توحید گنجینہؑ کی طرف اِشارہ کر کے فرمایا سلمان وابوزر ما الله ایة هی اعظم منی اللہ کی کوئی آیتؑ تیرے مولا علیؑ سے بڑی بھی ہے زمانے میں (العظمۃ للہ) علیؑ آیت اور فقط آیت نہیں آیت کبریٰ، تو جو اِن آیات کا اِنکار کرے فرمایا اس کے عمل حبط فلا نقیم لهم یوم لقیمة وزنا قیامت کے دن تولا بھی نہیں جائے گا کوشش کرو کہ علیؑ کا انکار دل میں نہ اُبھرے۔ اِسی لیے اللہ کو کہنا پڑا ہے صاحبان ایمان سے،

اے وہ لوگوں جو ایمان لا چکے ہو ایمان لاؤ سورہ نباء کو پڑھ لینا، تو معلوم ہوتا ہے گواہی والے ایمان کے بعد بھی کوئی ایمان باقی ہے بس شک نہیں ابھرا جس کے دِل میں کوئی خسارہ اِسے چھو کر نہیں گذر سکتا اور جس کے دل میں جلی کے ولی اعظم علیؑ کا شک ہے وہ عمل کرتا ہے قلم مشیت گناہ لکھتی ہے۔ کیوں؟ کہ روئے عمل پر ایمان نہیں روئے عمل پر شک ہے۔ درود پڑھ لو با آوازے بلند، آئندہ مجالس میں بات ہوگی کہ کبھی علیؑ کی پڑھی ہوئی نماز کی قسم کھا کر بات کی یہی تو کلام الٰہی میں جادو ہے لفظ ایک ہے اور مفاہیم اسکے لاتعداد ہیں اور کبھی سلطانِ کربلاؑ کی پڑھی ہوئی نماز کی قسم کھائی۔ کیوں؟ دعوتِ فکر ہے زمانے والوں کے لیے سوچ چھوڑی ہے خدا نے، نماز تو لشکر یزید نے بھی پڑھی تھی میں آپ کو کتابوں میں دکھا سکتا ہوں یہ جملے، کہا ایک دوسرے سے جلدی مارو امام حسینؑ کو نماز قضا نہ ہو جائے۔ امام حسینؑ کی نماز عصر کی قسم کھا کے یہی دعوت فکر دِی ہے ذاتِ واجب نے کہ دیکھو نماز اُدھر بھی ہے نماز اِدھر بھی ہے قِرت وہاں بھی ہے قِرت اِدھر بھی تھی۔ تلاوت انہوں نے بھی کی تلاوت ادھر بھی ہوئی قیام رکوع سجدہ ادھر بھی تھا یہ سارا اُدھر بھی تھا، نیت سے سلام تک اُدھر بھی تھا نیت سے سلام تک ادھر بھی تھا، دونوں نمازوں میں فرق ہی اِسی بات کا ہے کہ کثرت کی نماز میں علیؑ نہیں تھا اور قلت کی نماز کی رُوح امیر کائناتؑ تھے اور دیکھ لو یہی میرا موضوع بھی ہے یہی میرے عنوان کا رابطہ بھی ہے یہی مصائب بھی ہے کر سکتے ہو تحقیق تو کرو یہ حق ہے تمہارا، سبب کیا تھا

کربلا سے شام تک آلِ محمدؐ کے بعض قیدیوں نے اِتنی مشکل نمازیں پڑھی ہیں خدا گواہ ہے عقل چکراتی ہے۔ سید الساجدینؑ جو بارہ اِماموں میں اکیلے زین العابدینؑ ہیں خود فرماتے ہیں میری پھوپھیؑ مجھ سے بھی بڑی عابدہ ہیں۔ (اللہ اکبر) مولاؑ مولاؑ تمہارے آنسو قبول کرے مولاؑ آپ حجت خدا ولی العظم آپ کی پھوپھیؑ آپ سے کیسے بڑی عابدہ؟ فرمایا وہ اِس لیے کہ کربلا سے لے کر شام تک اونٹ کی پشت پر بھی میری پھوپھیؑ کی نمازِ تہجد قضا نہیں۔ (العظمۃ للہ)

یہ گھرانہ تو اپنا آپ منوانے آیا ہی نہیں ہاں امام حسینؑ کے قرآن پڑھنے میں بھی بہت سے اِسرار ہیں اس کی سرحدیں بھی اِسی حقیقت سے ملتی ہیں۔ تم سنتے ہو کہ نوک نیزہ پر تلاوت کرتا رہا امام حسینؑ کا سر تو علماء سے پوچھنا کہ کثرت سے کس سورت کی تلاوت کی ہے امام حسینؑ کے سر نے، سورہ کہف کو پڑھا لیکن بال بک میں جب پہنچا ہے سر اور وہ راہب کہ جس کی تقدیر کی نئی تحریر لکھ کر حسینؑ نے اسے سات بیٹے دلوائے تھے اور پھر حسینؑ کی بخشی ہوئی خیرات کے نتیجے میں مشرف بہ اسلام ہوگیا تھا چونکہ اسے حسینؑ نے وصیت کی تھی کہ کبھی قیدیوں کا تماشہ نہیں دیکھنا۔

تو جب اس راہب کو اِطلاع ہوئی کہ یزید کا لشکر کچھ قیدی گذار رہا ہے بازار سے تو تماشے سے بچنے کے لیے گھر کی چھت پر قرآن کھول کر بیٹھ گیا تھا راہب، اور اِتفاقاً اِس نے بھی سورہ کہف کی تلاوت شروع کی۔ یہ جب یہاں پر پہنچا۔ أم حسبت ان اصحب الكهف والرقيم

كانوا من ايتنا عجبا. (۹)

اللہ فرماتا ہے کہ کوہ رقیم کی گھاٹی میں رہنے والے اصحاب کہف ہماری آیتیں عجیب تھے۔

یہیں پر پہنچا راہب اور عین اِسی لمحے میں سلطان کربلا کے سر کا نیزہ راہب کے روبرو آیا حسینؑ کے سر نے فرمایا راہب ذرا غور سے دیکھو اصحاب کہف کا قصہ عجیب ہے یا میرا قصہ زیادہ عجیب، اصحاب کہف نے تنہا وطن چھوڑا تھا دیکھ میری سیدہ زینب (سلام اللہ علیھا) بے ردا بازاروں میں آئی ہوئی ہے دیکھ میری معصوم سکینہؑ کے گلے میں رسی اس طرح کھینچی ہوئی ہے کہ میرے سینے کی زینت سانس نہیں لے سکتی۔ فرمایا راہب دیکھ وہ قصہ عجیب ہے یا میرا، میرے بائیس برس کے بوڑھے بیٹے کو دیکھ جو اس عالم میں بھی نمازیں پڑھ رہا ہے۔

الا لعنة الله على القوم الظالمين

وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون

دوسرا خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنو وعملوا الصلحت وتوا صوا بالحق وتواصوا بالصبر.

عصر کی قسم انسان خسارے میں ہے۔ کل اس پر کچھ گفتگو آپ حضرات نے سماعت فرمائی، بتایا گیا آپ کو کتابِ مقدس کی روشنی میں کہ خدا کے نزدیک دولت دنیا کا تلف ہونا خسارہ نہیں بلکہ علیؑ کا ہاتھ سے کھو جانا نگاہ الٰہی میں خسارہ ہے اِسی سلسلے کو آگے بڑھا رہا ہوں سورہ یونس سے آیت پڑھنے لگا ہوں۔ فرمایا!

قد خسر الذین کذبوا بلقآء اللہ وَما کانوا مھتدین (۵۴)

فرمایا: یقیناً خسارے میں ہیں وہ لوگ جو اللہ سے ملاقات کو جھٹلاتے ہیں۔ اب مجبوری ہے کہ آیت سے پہلے بتادوں یہ آیت آیات متشابہات میں ہے۔ ویسے تو قرآن کا ایک حرف بھی کائنات کے علماء مل کر اہل بیتؑ کے بغیر نہیں سمجھ سکتے، زمانے کو کیا خبر کہ قرآن کیا کہتا ہے۔ خدا کی زبانی جو بھیجا گیا اسے اللہ کی زبان ہی بیان کرسکتی ہے۔ پوچھا گیا تمہارے اِمام ششمؑ سے کہ مولاؑ کیا قیامت کے دِن خدا کو دیکھنا ممکن ہوگا؟ سرخی جلالت آئی صحیفہ ولایت پر، فرمایا! کیا دنیا میں اسے دیکھنا ممکن ہے؟ کہا نہیں، تو جو یہاں دِکھائی نہیں دیتا وہاں کیسے دکھائی دے گا؟ مولاؑ

قرآن جو کہہ رہا ہے کہ جنہوں نے اللہ سے ملاقات کو جھٹلا دیا خسارے میں ہے ہدایت نہیں پاسکتے، سر اٹھانا لکھ لینا صحیفہ دِل پر میری ذِمہ داری اِنشا، اِملا، قرت، عبارت، ترجمہ اور حوالہ ہدایتیں میں نہیں بانٹا کرتا۔ فرمایا یہ جو اللہ نے فرمایا ملاقات تو ہوگی، مولاؑ اِدھر آپؑ فرماتے ہیں نظر نہیں آتا یہاں فرمارہے ہیں ملاقات ہوگی، فرمایا! یہ کب کہہ رہا ہوں کہ اللہ نظر آئے گا لیکن جس ملاقات کا وعدہ کیا ہے اُس نے وہ تو ہوگی۔ کہا، مولاؑ دِکھائی وہ نہیں دیتا ملاقات کیسے ہوگی؟ اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا زیارتنا زیارۃ اللہ.

ہم چودہ کی زیارت ہی تو اللہ کی زیارت ہے (نعرہ حیدری)

غور فرمایا، ہماری زیارت اللہ کی زیارت۔ مولاؑ آپ کی زیارت تو اب بھی ہورہی ہے، اور یہی بات آپ کے سمجھنے کے لائق ہے۔ فرمایا! کس نے کہا کہ یہاں تم نے ہمیں دیکھا (سبحان اللہ) یہاں تو تم نے ہمارے وہ چہرے دیکھے جو ہم اپنا کے دنیا میں آئے یہاں تو تم نے ہمارے بشریٰ چہرے دیکھے ہمارے اِختیار کیے ہوئے پیکر دیکھے قیامت کے دِن وہ چہرے دیکھو گے جو پرکارِ مشیت نے تراشے۔ (داد و تحسین) وہاں ہمارے حقیقی چہرے دیکھو گے، مجھے نہیں خبر کہ کس کا کلیجہ پھٹ جائے گا کس کے رخسار پر گلزار کھلے گا نہ ہو یہ مذہب جس کے وارے میں چھوڑ دے، نہ آلِ محمدؐ کسی کو بلانے جاتے ہیں نہ مذہب اہل بیتؑ کے ہاں کوئی کمی ہے کہ دروازے بجا بجا کر لوگوں کو بلاتا پھرے کہ مجھے اپناؤ۔

آیت میں نے پڑھ دی تفسیر میں نے پیش کردی اب یا تو تم بھی مشبہین میں سے اپنے آپ کو شمار کر کے جسم والا اللہ بناؤ ورنہ سوائے اس کے تسلیم کیے بنا چارہ نہیں کہ اللہ نظر نہیں آتا، جس نے اِن کو دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا تو جن کی زیارت اللہ کی زیارت کا بدل ہو ان کا ذکر اللہ کے ذکر کا بدل کیوں نہیں؟ (داد وتحسین) سر اٹھاؤ! بات پہنچا دینا فریضہ منصبی ہے میرا، ماننا یا نہ ماننا تمہارا اپنا اختیار۔ ایک دوسرا خسارہ بتاتا ہوں آیت پڑھ کے، آیت ہے سورہ ماعون کی۔ ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون. (۵)

تباہی ہے نقصان ہے خرابی ہے خسارہ ہے نچلی وادی جہنم کی، یہ سب ویل کے ترجمے ہیں کس کے لیے للمصلین الذین ان نمازیوں کے لیے اسلام آباد والو آیت ہے روایت نہیں سورہ ماعون ہے قرآن منبر پر لاؤ۔

ھم عن صلاتھم ساھون جو اپنی صلواۃ سے غافل ہیں (نعرہ حیدری)

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ لوگو! ولایتی امیرالمومنین خیر من ولادتی منه فرمایا میرے لیے علیؑ کا بیٹا ہونا باعث فخر نہیں میرے لیے علیؑ کی ولایت پر ہونا باعث فخر ہے۔ کیوں؟ فرمایا میں نے ولادت کے رشتے ٹوٹتے دیکھے ولایت کا رشتہ ٹوٹتا نہیں، کنعان کا نوح سے ولادت کا رشتہ تھا ولایت کا نہیں ڈوب گیا، جو کشتی میں تھے ان کا ولادت کا رشتہ نہیں تھا وہ پار اُتر گئے (اللہ اکبر)

تو جس کی ولایت پر ہونے کا ناز اسی جیسا امامؑ کرے تمہارا کیا خیال ہے وہ نہ پڑھے۔ آؤ من لایحضرہ الفقیہ سے بڑی کتاب تمہارے مذہب میں نہیں ہے شیخ صدوق کی کتاب باب صلواۃ، تشہد کا باب ہے لاؤ منبر پر لاؤ ایک علیؑ برداشت نہیں ہو رہا تم سے، سوالی نے سوال کیا۔

مولاؑ بارہ کے بارہ اِماموں کا نام نماز میں لیا جاسکتا ہے۔ قال اجمالاً اب اس کے دو معنی ممکن ہیں جو آپ کرلیں یا یہ لفظ اجمال سے ہے یا جمال سے ہے۔ اگر اجمال سے ہے تو پھر مولاؑ نے یہ فرمایا کہ بارہ کا نام اکٹھے لیا کر اور اگر جمال سے ہے تو پھر ترجمہ ہوگا خوب صورت کر کے لیا کر۔ سر اٹھاؤ، فقیہ کامل علامہ باقر مجلسی کے والد ماجد علامہ محمد تقی مجلسی علیہ رحمہ اِن کو مجلسی اول کہا جاتا ہے انہوں نے لکھا ہے سنت است کہ ہر ابر ایں قعنایت بسم اللہ وباللہ وخیر اسماء کلھا للہ اشھد ان ربی ونعم الرب وان محمد نعم الرسول وان علیا نعم الوصی۔

وہ کہتے ہیں یہ تشہد سنت ہے سنت وہ کام ہوتا ہے جسے نبیؐ کرے یا امامؑ کرے۔ پہلے ایک آیت آ گئی، آیت پڑھ دوں سورہ بقرہ میں اللہ کہہ رہا ہے ومن اظلم ممن کتنم شھادۃ عندہ من اللہ (۱۴۰) فرمایا اور اس سے زیادہ اظلم کون ہوگا جو اس گواہی کو چھپائے جو اللہ کی طرف سے آئی۔ (الکظمۃ للہ) دنیاوی گواہی کی بات نہیں۔

وہ شہادت وہ گواہی جو اللہ کی طرف سے آئی اور میں نے جب قرآن کو پڑھا تو اللہ کی طرف سے تین ہی گواہیاں آئیں۔ اس کی توحید

کی، رسولؐ کی رسالت کی، علیؑ کی ولایت کی، اور یہاں اللہ تینوں گواہیوں کی بات نہیں کر رہا ایک گواہی، یہ ڈھونڈو تم کہ کونسی چھپائی جا رہی ہے۔ اب تمہیں بھلی لگے یا بُری ایک اور ایک کتنے ہوتے ہیں؟ دو، میں اگر سوا دو کہوں غلط، پونے دو کہوں تب بھی غلط، اور اگر میں دو کہوں اور کسی کو غصہ آئے، گواہی کونسی چھپائی جا رہی ہے؟ علی ولی اللہ کی، اور آیت کہہ رہی ہے یہ ظلم نہیں اظلم ہے ''اظلم'' بہت بڑا ظالم۔ ظالم کے لیے کیا سزا ہے لعنت اللہ علی الظلمین قرآن کہتا ہے ظالمین پر لعنت ہے تو اظلم پر بہت بڑی لعنت ہے اور کیا فائدہ ایسی نماز کا تُو سلام پھیرے اللہ لعنت کرے۔ (نعرہ حیدری)

جن بزرگوں کو یاد ہو یہ بات وہ گواہی ضرور دیں چونکہ مقدمہ تمہارے امام کا ہے پاکستان بننے سے پہلے برصغیر میں شیعوں کے گھروں میں جو تحفہ تھا وہ سرکار ناصر الملت کا تحفہ احمدیہ تھا۔ اگر نہیں پتہ تو تحقیق کر لیں اپنے بزرگوں سے، میرے پاس آج بھی موجود ہے۔ ناصر الملت کے تحفہ میں تشہد کے باب میں جو تشہد انہوں نے لکھا، اور کہتے ہیں کہ اس تشہد کا پڑھنا سنت ہے کیا لکھتے ہیں اشھد ربی نعمر الرب وان محمد نعم الرسول وان علیا نعم الوصی وان الائمة من ولده نعم الائمة.

تُو ایک علیؑ کا پوچھ رہا ہے ناصر الملت نے بارہ کی گواہی لکھی ہے اور خاتم المجتہدین کہا جاتا ہے ناصر الملت کو، جب تک یہ رہے متوازی حوزہ علمیہ تھا لکھنو، اس وقت کے جو بلا اختلاف مرجع کل ہوا کرتے تھے علی اطلاق،

اگر نجف میں کوئی مسئلہ بھیج دیا جاتا تو وہاں سے یہی جواب آتا کہ ناصرالملت کے ہوتے ہوئے ہم سے کیوں پوچھا۔ اب تو پتہ چل گیا ہوگا کہ یہ ہماری شروع کردہ اختراع نہیں۔ تقسیم سے پہلے تک تم میں تھی بعد میں نہیں رہی کس نے چھپائی، کیوں چھپائی؟ یہ ڈھونڈنا تمہارا کام ہے اور سر اٹھاؤ آخر زمانے کے ساتھ ٹکر کس بات پر ہے تمہاری، صرف اسی ایک نام کو چھوڑ دو تمہیں کوئی کچھ نہیں کہتا باقی تو نہ کسی بات پر جھگڑا ہے نہ مخالفت ہے کچھ بھی نہیں صرف علیؑ کو چھوڑ دو اور یہ تو ہے جو علیؑ سے پیار کرے گا علیؑ کی محبت قربانی تو مانگے گی فتوے بھی لگیں گے زمانہ نفرت سے بھی دیکھے گا۔

سر اُٹھاؤ، یا تو یہ کہو کہ اللہ بلاوجہ آیتیں بھیج دیتا ہے یہ فتوی دے سکتے ہو؟ نہیں ہر آیت کا کوئی نہ کوئی سبب ہوگا۔ تو ایک آیت میں پڑھتا ہوں اپنے علماء سے اس کی وجہ پوچھ کر آنا۔

والنجم اذا هوی ماضل صاحبکم وماغوی. (سورہ نجم ۲،۳)

قسم ہے اس ستارے کی جو ماتھے کے بل گرا تمہارا رسولؐ نہ بھٹکا ہے نہ گمراہ ہوا ہے۔ یہ کیا اللہ نے بلاوجہ آیت بھیج دی؟ پھر کوئی تو کم بخت ہوگا جس نے رسولؐ پر گمراہی کا فتویٰ دیا ہوگا تو اللہ کو صفائی دینا پڑی نہ بھٹکا ہے نہ گمراہ ہوا ہے۔ یہ ہوا کب تھا؟ جب رسولؐ نے فرمایا: کہ جس کے گھر ستارہ اُترے گا میرا داماد بھی وہی، میرا وصی بھی وہی اور جب تیرے مولائے کلؑ کے گھر میں ستارہ اترا تو کسی منافق نے دوسرے کو کہنی

مار کر کہا ظل فی محبت ابن ابی اپنے چچا زاد بھائی کی محبت میں گمراہ ہوگیا تو اللہ کو قسم کھانا پڑی کہ ٹوٹے ہوئے ستارے کی قسم گمراہ نہیں ہوا وحی سے بولتا ہے (نعرہ حیدری)

علیؑ سے پیار علیؑ کا مولا بھی کرے تو فتوی لگ جاتا ہے، رسولؐ مولا ہے علیؑ کا، ہر لحاظ سے افضل، رشتے میں، عہدے میں، ذات میں، منصب میں، حقیقت میں۔ رسول ہر لحاظ سے علیؑ سے افضل ہے لوگوں نے گمراہ کہا اور پھر اللہ علیؑ سے پیار کرے تو کچھ قربانی اسے بھی دینا پڑ گئی۔ کچھ جاہلوں نے علیؑ کو اللہ کہا تم کم ظرف نہ بننا کبھی اللہ نہ کہنا علیؑ کو، یہ کم ظرفوں کا شیوہ ہے۔ ہاں ظرف والوں کا تو کمال ہی یہی ہے کہ عرش سے کروڑوں گنا زیادہ بلند کھڑے ہوئے دیکھے علیؑ کو، نہ علیؑ کے رتبے میں شک کرے نہ اللہ سوچے (داد و تحسین)

جو شک کرے وہ بھی مارا گیا جو اللہ کہے وہ بھی مارا گیا۔ اس سے پہلے کہ تم تھک جاؤ میں سمیٹ لوں اپنے بیان کو، بھری پڑی ہیں تفاسیر اہل بیتؑ اس جملے سے، رسولؐ نے فرمایا کہ یا علیؑ نہ اللہ میں اختلاف ہے نہ میری ذات میں اختلاف ہے اے علیؑ اختلاف تجھ میں ہے لوگ تجھ سے اختلاف کرتے ہیں۔ کیوں یا رسول اللہ؟ مسکرا کر رسولؐ نے فرمایا! یا علیؑ اس لیے کہ جلی اور نبی ہم دونوں کی محبت حلالی حرامی کی پہچان نہیں ہے۔ اے علیؑ تیری محبت حلالی حرامی کا چونکہ معیار ہے اس لیے ہم دونوں کی دشمنی دل میں چھپ جاتی ہے لیکن علیؑ کوئی لاکھ کوشش کرے تیرا انکار چھپایا

ہی نہیں جاسکتا۔ اور آؤ سمیٹنے لگا ہوں میں اپنے بیان کو، نہ آتا مجھے غصہ اگر باطل کی آوازیں نہ اُبھرتیں، کیوں؟ جو آدمی علیؑ کی ولایت کا قائل ہے اور ویسے علی ولی اللہ نہیں پڑھتا نماز میں، اس کی نماز ہو جاتی ہے لیکن جو اس وجہ سے نہیں پڑھتا کہ نماز باطل ہو جائے گی تو اس کا شجرہ نسب تک باطل ہوگیا۔ اب میں آیت پڑھنے لگا ہوں، ہم کل سے خسارے پر گفتگو کررہے ہیں سورہ جاشیہ، اللہ فرماتا ہے یوم تقوم الساعة یومئذ یخسر المبطلون.

فرمایا جس دن قیامت ہوگی باطل والے بڑے خسارے میں ہوں گے۔ اور یہ میری عالمانہ دیانت تھی کہ جو قائل ہے اور نہیں پڑھتا اس کی نماز درست، یہ میری دینی ذمہ داری اور دیانت داری ہے لیکن جو اپنے آپ کو شیعہ بھی کہے اور پھر یہ کہے کہ میں اس لیے نہیں پڑھتا کہ نماز باطل، نماز ہے کیا؟ جا پوچھ علماء سے ہر چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن، دونوں ماننا پڑتے ہیں۔ علیؑ کی ولایت کے ظاہر کا نام ہے نماز، اور نماز کے باطن کا نام علیؑ کی ولایت، اسی لیے قرآن میں جہاں جہاں بھی علیؑ کی ولایت کا ذکر آیا اسے اللہ نے لفظ صلواۃ سے یاد کیا، میں تمہیں ایک وقت یاد دلاتا ہوں، اپنے وقت کی بتول کے کردار پر دھبہ لگ رہا ہے وہ خود منہ سے کچھ نہیں بولتی جھولی میں لیٹے ہوئے بچے کی طرف اِشارہ کررہی ہے اِس سے پوچھ لو۔

اِنی عبداللہ اتنی الکتب وجعلنی نبیا واومنی بالصلواۃ والزکوۃ

مادمت حیا. (سورہ مریم ۱۳،۳۰)

یہ بچہ کون تھا؟ حضرت عیسیٰ، ماں کون تھی؟ مریم، مجھے کہیں گواہی نظر ہی نہیں آتی اس میں جو کچھ عیسیٰ نے کہا،عیسیٰ نے تو قصیدہ ہی اپنا پڑھ دِیا، کیا کہا عیسیٰ نے؟انی عبداللہ آتنی الکتب وجعلنی نبیا میں اللہ کا عبد ہوں کتاب لے کر آیا ہوں نبی بن کر آیا ہوں واومنی بالصلواۃ والزکوۃ مادمت حیا جب تک میں زندہ ہوں صلواۃ اور زکواۃ پر قائم ہوں۔

اس میں کہاں کہا کہ میری ماں باکردار ہے، میں نے جب اسلام آباد والو تفاسیر اہل بیتؑ کو پڑھا اور پوچھا کیا ہے گواہی مریم کے کردار کی تو جواب ملا غفنفر جاہل نہ بن چونکہ صلواۃ نام ہے علیؑ کی ولایت کا، عیسیٰ کہہ نہیں رہا۔

میں صلوۃ پر پیدا ہوا ہوں یعنی علیؑ کی ولایت پر پیدا ہوا ہوں اب بھی شک کر رہے ہو میری ماں پر (نعرہ حیدری)

گھبرا تو نہیں گئے نماز کا باطن علیؑ کی ولایت ہے اور ولایت کا ظاہر نماز، اور یہ بھی لطیفہ ہے جنہیں پڑھنا چاہیے وہ سستی میں ہیں جنہیں قریب نہیں جانا چاہیے وہ چھوڑتے نہیں، بھئی صاف ظاہر ہے نماز علیؑ کی ولایت کا ظاہر ہے تو جس دل میں علیؑ ہے وہ پڑھے، کیوں؟ جو علیؑ کی ولایت دِل میں نہیں رکھتا وہ تو ورزش کر رہا ہے، نماز تو ہو اس کی رہی ہے جس کے دِل میں علیؑ ہے۔ ایک حدیث ہے جو میں بچپن سے سنتا آ رہا

ہوں ذکر علیؑ عبادت علیؑ کا ذکر عبادت ہے ثواب نہیں (نعرہ حیدری) ثواب اور چیز ہے عبادت اور شئے ہے، اب مجھے بتاؤ نماز عبادت ہے یا گناہ ہے، تو پھر یہ کہاں کی اجارہ داری ہے کہ عبادت میں عبادت نہ کریں جو بات پہنچانا تھی وہ میں نے پہنچادی اور جس نے سمجھ لیا مولاؑ اس کی توفیقات میں اضافہ کرے۔ خوش رہو آباد رہو مولاؑ تمہاری عبا.ت قبول فرمائیں۔ یہ بھی طے ہے کہ علم کے دریا بہا دو جب تک چار آنسو نہ بہاؤ اور کوئی راضی ہو یا نہ ہو شام والی بی بیؑ راضی نہیں ہوتی یوں تو ہم عالم علامہ کہلاتے ہیں لیکن بی بیؑ کی نظر میں ہم جہالت سے بڑے جاہل ہیں پھر کیوں آتی ہے بی بیؑ ہم جاہلوں کی مجلس مین، فرمایا مجھے تو امام حسینؑ کے لیے پرسہ چاہیئے (اللہ اکبر)

پوچھنا علماء سے مجلس میں جب معصومین (علیہم السلام) کی آمد شروع ہوتی ہے میں نے یہی دیکھا ہے کتابوں میں، قم سے محمل آگئے مدینہ سے آگئے کوئی بی بیؑ مجلس مین نہیں جاتی مستورات والے باب الداخل پر سب کی سواریاں رُک جاتی ہیں۔ شام سے ایک تنہا محمل آتا ہے جس پر دو پردے دار ہوتے ہیں ایک کمسن (اللہ اکبر) چونکہ ہمارے علم محدود ہوتے ہیں جو چیز ہم جان لیتے ہیں اُس کے عالم ہوتے ہیں جو نہیں جانتے اس سے جاہل ہوتے ہیں۔ میں نے پڑھا ہی ان دو بیبیوںؑ کے بارے میں ہے باقیوں کے بارے میں مَیں ضمانت سے بات نہیں کہہ سکتا ہم میں سے ہر ایک پر نظر ہوتی ہے اس پھوپھی بھتیجی کی، پڑھنے والا پڑھتا

ہے تمہاری چیخیں نکل جاتی ہیں، چار سالہ سکینہؑ اپنی پھوپھی سے رو کر کہتی ہے پھوپھی جو چیخیں مار کر رو رہے ہیں ان کا ہم سے رشتہ کیا ہے یہ ہمارے لگتے کیا ہیں؟ (العظمتہ للہ) رو کر کہتی ہیں بی بیؑ، سکینہؑ یہ تیرے لگتے کچھ نہیں، تو پھر پھوپھی اماں یہ چیخیں مار کر کیوں رو رہے ہیں انہوں نے میرے بابا کو زین سے اترتے ہوئے نہیں دیکھا، انہوں نے میرے اکبر کے برچھی لگتے ہوئے نہیں دیکھی۔ انہوں نے میرے اصغر کو تیر لگتے نہیں دیکھا۔ انہوں نے میرے گوشوارے چھنتے ہوئے نہیں دیکھے۔ رو کر بی بی کہتی ہے عزادار ہیں یہ تیرے بابا کے اس لیے سوگ منا رہے ہیں رو کر کہتی ہے، پھوپھیؑ! پھر مجھے یقین ہے اگر یہ کربلا ہوتے تو شاید میرا باباؑ بچ جاتا شاید میں یتیم ہونے سے بچ جاتی شاید شمر ملعون طمانچے مار کر میرے گوشوارے نہ اُتارتا۔

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

تیسرا خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنو وعملوا الصلحت وتوا صوا بالحق وتواصوا بالصبر.

عصر کی قسم انسان جنس کے لحاظ سے خسارے میں ہے الا الذین آمنوا مگر صاحبان ایمان خسارے میں نہیں وعملوا الصلحت اور جن کے عمل میں صالحت شامل ہے وہ بھی خسارے میں نہیں وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر اور جو ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کرتے رہے وہ بھی خسارے میں نہیں۔ سب سے پہلے تو ابھی بیٹھے بیٹھے مجھے ایک عزیز نے چٹ دی جس پر صالح کشف ترمذی کے حوالے سے بتایا گیا تھا کہ یہاں الا الذین آمنو سے مراد امیرالمومنین اور سلمان ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس تصور کی نفی خود آیت کرتی ہے کیونکہ یہ وہ صاحبان ایمان ہیں جن کی نشانی اللہ نے بتائی ہے جو ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کرتے ہیں۔ علیؑ تو سلمانؓ کو یہ وصیت کرسکتے ہیں سلمان علیؑ کو یہ وصیت نہیں کرسکتے (داد وتحسین) اور پھر میرے دوستو یہ یاد رکھیے برادرانِ اہل سنت کے جلیل القدر عالم ہیں سید علی ہمدانی، انہوں نے مودت القربا میں صاف لکھا ہے کہ ما انزل اللہ فی القرآن یا ایہا الذین آمنو الا علی امیرھا وشریفھا۔

کہ جہاں جہاں بھی قرآن میں آمنو کا لفظ ہے کہ اے ایمان والو اُس میں علیؑ شامل نہیں چونکہ علیؑ ایمان والوں کا امیر ہے اُن میں شامل نہیں (نعرہ حیدر)

تو پھر کون ہیں یہ لوگ؟ اور کیا ہے اس وصیت کی حقیقت **وعملوا الصلحت** اب یہ بھی کس کس زخم پر مرہم رکھا جائے عموماً یہ ترجمہ کر دیا جاتا ہے کہ جو صالح عمل کرتے ہیں جن کے عمل صالح ہیں، تفسیر عیاشی گیارہ سو سال قدیم تفسیر اہل بیتؑ کی، دوسری جلد ہے اور بالکل آخری صفحہ ہے سورہ کہف ہے وہاں سورہ کہف کی آخری آیت ہے اور تفسیر کا بھی بالکل آخری صفحہ اور آخری حدیث ہے اور سورہ کہف میں اللہ نے فرمایا ہے۔ **من کان یرجو القاء ربہ فلیعمل عملا صالحاً** کہ جو بندہ چاہتا ہے میری قیامت کے دِن ربّ سے ملاقات ہو جائے تو وہ عمل صالح کرے۔ تو اِبن شام نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ مولاؑ مجھے یہ نسخہ بتا دیجئے کہ وہ عمل صالح کونسا عمل ہے جس کو کرنے کے بعد میں میدان قیامت میں وصل کبریائی کا حقدار بن جاؤں گا۔ کیا نماز ہے وہ عمل؟ کیا روزہ ہے وہ عمل؟ کیا حج ہے وہ عمل؟ حوالہ میں نے بتا دیا، عزت حیدر کی قسم میرے مولاؑ فرماتے ہیں کہ اے ابن شام یاد رکھ **العمل صالح معرفت آئمۃ** فرمایا نماز روزہ عمل ضرور ہے لیکن آئمہ کی معرفت عمل صالح ہے (نعرہ حیدری) تو اب ترجمہ یہ ہوگا عصر کی قسم ہر انسان گھاٹے میں ہے سوائے اس صاحب ایمان کے جو آئمہؑ کی معرفت رکھتا ہے۔ ہاں چونکہ ترجمہ بھی وہی دقی ہے

جس کے پیچھے قول معصوم موجود ہو۔ تفسیر بھی وہی وقعت رکھتی ہے جس کے پیچھے تائید معصوم ہو نہج البلاغہ میں امیر کائناتؑ کا صاف فرمان ہے ان القرآن لاینطق ولن ینطق فرماتے ہیں قرآن نہ آج تک بولا ہے نہ قیامت تک بولے گا سوائے بلوانے والے کے اور وہ ہم ہیں۔

وہ قرآن کی بولی سمجھتے ہیں جو مزاج شناس توحید ہیں کہ جس کے ہاں بھی آئمہ کی معرفت ہے اسے کوئی خسارہ نہیں۔ اور اگلی نشانی وتواصو بالحق وتواصو بالصبر جو ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کرتے ہیں۔ میں کسی کے کان میں نہیں کہہ رہا ڈنکے کی چوٹ پر علماء زمانہ کو چیلنج کر کے کہہ رہا ہوں کہ جب میں نے تفاسیر اہل بیتؑ کو دیکھا کہ کیا ہے وہ حق؟ کیا ہے وہ صبر؟ جس کی وہ ایک دوسرے کو وصیت کرتے ہیں۔ عزت حیدر کی قسم جواب یہی ملا وتواصو بالحق قال یعنی بالامامة واتواصو بالصبر قال یعنی بالعترت فرمایا حق سے مراد امامت، صبر سے مراد عترت۔ فرمایا! وہ مومن مراد ہیں جو ایک دوسرے کو کہتے ہیں خبردار! امامت کو نہ چھوڑنا عترت کو نہ چھوڑنا (العظمة للہ) جیتے رہو بس جیسے یہ بات سمجھ لی ہے دو باتیں اور سمجھ لیجئے اور بڑی آسان منزل ہے۔ امامت اور عترت یعنی اہل بیتؑ کو نہیں چھوڑنا، میرے دوستو یہ سبب کیا ہے کہ امامت کے لیے ہی وصیت کیوں؟ ہر شخص خسارے میں ہے سوائے اس کے جو امامت کی وصیت کرتا ہے۔ لکھ لینا لوحِ دِل پر، جتنے منصب ہیں سوائے ولایت کے چاہے وہ نبوت ہے چاہے وہ رسالت ہے ہر عہدہ خلقی

ہے یعنی ہر عہدہ کا تعلق مخلوق سے ہے ایک ولایت ایسا عہدہ ہے جو ربوی ہے کہنا میں یہ چاہ رہا ہوں کہ کوئی عہدہ ایسا نہیں سوائے ولایت کے جس کا تعلق اللہ سے ہو۔ میں پوری جائیداد لکھ کر دینے کو تیار ہوں پورے قرآن میں مجھے دکھادو کہ کہیں اللہ نے کہا ہو مجھے نبی کہو، اللہ نے کہا ہو مجھے رسول مانو، اللہ نے کہا ہو مجھے معصوم تسلیم کرو، اللہ سے جب بھی پوچھا تیرا عہدہ کیا ہے کہا انما ولیکم اللہ کہا مجھے ولی کہو۔ سوائے ولایت کے اللہ نے کوئی دعویٰ کیا؟ انما ولیکم اللہ اللہ تمہارا ولی ہے، اب مجھے دیوانہ سمجھ کر پتھر مارو یا اپنے عقیدے کا قبلہ درست کرو، مولاؑ کے معاملے میں پھر مولوی نہیں چلتا آؤ اسلام آباد والومل کر اللہ سے پوچھیں کہ کس نے تجھے کہا تھا کہ اپنا عہدہ علیؑ کو دے، (داد وتحسین) علیؑ کو ولی خدا نے کیا میرے مشورے سے بنایا؟ اپنے عہدے میں حصہ دار کردیا علیؑ کو، یا آج کے بعد علیؑ کو ولی کہنا چھوڑ دو اور اگر کہو گے تو پھر کبھی تنہائی میں سوچنا کہ جس اللہ کو علیؑ کو اپنے عہدے میں شریک کرتے ہوئے شرک نظر نہیں آیا تو اِختیار اِستعمال کرنے میں کونسا شرک ہو جائے گا۔ (نعرہ حیدری)

غور فرمایا آپ نے، بھئی اللہ نے عہدہ اپنا علیؑ کو دے دیا اگر شرک تھا تو عہدہ میں شریک کرنا شرک ہوتا، اختیار تو چھوٹی بات ہے منصب بڑی بات ہے اختیار سے اور آؤ اسی لیے اللہ نے امامت کو رکھا ہی تمام عہدوں کے بعد ہے۔ ابراہیم نبی پہلے تھے رسولؑ بھی تھے خلیل تھے معصوم تھے حجت تھے شجرۃ الانبیاء تھے سب کچھ تھے پہلے، امام نہیں تھے۔

امام آخر میں بنے اور یہ سارے عہدے دیئے ہیں بے طلب، امامت بے طلب نہیں دی امتحان لے کر دی پھر امام کیا تھا۔ لاؤ قرآن منبر پر اذا ابتلی ابراھیم ربہ بکلمت فالتمھن قال انی جاعلک للناس اماما کچھ کلمات سے امتحان لیا فاتمھن جب کلمات پورے کر لیے، ابراہیم سے کہا تمہیں انسانوں کا امام بنا دیا صرف انسانوں کا امام، اٹھارہ ہزار عالمین ہیں ان میں ایک عالم ہے دنیا، اور اس دنیا کی لاکھوں جنسوں میں سے ایک جنس ہے انسان، تو حضرت ابراہیمؑ ایک عالم کے ایک جنس کا امام ہے، بنے کیوں؟ کلمات میں پاس ہوئے، اب قسمیں اٹھواؤ تو تمہاری مرضی میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ تفسیر صافی سے لے کر تفسیر ابوحمزہ ثمالی تک مذہب اہل بیتؑ کی جو تفسیر تمہارے ہاتھ آئے تو پڑھو جس وارث قرآن سے پوچھا گیا کہ مولاؑ کس کلمات کے ذریعے امتحان لیا گیا تو ہر معصومؑ نے فرمایا نحن وللہ الکلمات اللہ التی ابتلیٰ اللہ لیھا ابراھیم فرمایا اللہ کی قسم جن کلمات کے ذریعے امتحان لے کر اللہ نے ابراہیم کو امام بنایا وہ کلمے ہم چودہ ہیں (نعرہ حیدری)

اب چونکہ بات علیؑ کی ہو رہی ہے تو علیؑ ہے وہ کلمہ جس کا امتحان دے کر ابراہیم امام بنے تو اب علیؑ اور ابراہیم کی امامت میں کچھ فرق سمجھ میں آتا ہے، بھئی اتنا زیادہ کہ ہمارا تصور وہاں پہنچ نہیں سکتا یعنی ہم آسانی کے لیے سمجھ لیتے ہیں کہ یہ امامت قطرہ ہوگی اور علیؑ کی امامت سمندر ہوگی۔ باخدا جزوی امامت کو ہی سمجھ لیا جاتا تو آج اختلاف ہی نہ ہوتا کم

از کم شیعوں میں، ابراہیمؑ ہے جزوی امام، علیؑ ہے کلی امام، لوگ کہتے ہیں
تونسوی صاحب علیؑ کو حد سے بڑھا دیتے ہیں علیؑ کی حد بعد میں پوچھوں گا
پہلے علیؑ کی امامت کی حد بتا، تُو پورا پاکستان نہیں جانتا (داد و تحسین)

سمجھ میں آئی بات اچھا علیؑ کے پاس جو یہ امامت ہے یہ جانشینی
کس کی ہے؟ کس کا جانشین ہے علیؑ ؟ رسولؐ کا، رسولؐ کی حد کیا ہے؟
رسولؐ ہے عالمین کا نظیر، تو علیؑ بھی ہوگا عالمین کا امام، عالمین کیا ہے؟
الحمد للہ رب العالمین جس جس شے کا وہ رب اس اس شے کا علیؑ
امام، پہلے عالمین سے باہر نکل جا پھر علیؑ سے کچھ نہ مانگنا (نعرہ حیدری)

جزوی امام ہے ابراہیمؑ میرے مشورے سے آیتیں نہیں اتریں
فرمایا نری ابراھیم ملکوت السموآت والارضؔ ہم نے ابراہیم کو زمین
و آسمان کی بادشاہت دکھلائی بیٹھے زمین پر ہیں نگاہیں آسمانوں کو پھاڑ کر
عرش تک جا رہی ہیں، امامؑ کی نگاہ کی سرحدیں بتائی جا رہی ہیں اس سے
آگے چلو، آگ میں ہے انسانوں کا امام، میلوں دور سے گذرنے والا
پرندہ کباب ہو جاتا ہے اتنی آگ جل رہی ہے، جاؤ علماء سے پوچھو میلوں
سے گذرتا ہوا پرندہ بھن کے گر جاتا ہے اتنی بڑی آگ میں پھینکا گیا
ابراہیم کو، نتیجہ کیا نکلا؟ آگ گلزار ہوگئی، صرف بجھ کیوں نہیں گئی یا ابراہیم
رہتے وہاں، بس جلتے نہ، گلزار بن گئی۔ اللہ زمانے کے جاہلوں کو امامت
کی تاثیر بتا رہا تھا کہ امام کہتے ہی اُسی کو ہیں جو آگ میں پھول کھلا دے
یہ امامت جو صرف آگ کو گلزار ہی نہیں کرتی اور اگر آپ نہیں جانتے تو

جان لو اپنے قصر سے کھڑے ہوئے نمرود کی بیٹی نے چھلانگ لگا دی تھی اسی آگ میں، تحقیق کرنا، تھی نمرود کی بیٹی، چونکہ اعتراف کرلیا تھا امام کا دِل میں تو جیسے آگ ابراہیم پر بے اثر ویسے نمرود کی بیٹی پر بے اثر، تو پھر میں کہنے کی جسارت کرسکتا ہوں کہ جزوی امام کو مشرک کی بیٹی مان لے تو آگ میں نہیں جلتی ہم امام کل مولا علیؑ کو مان کر آگ میں کیسے جل سکتے ہیں (نعرہ حیدری)

میں نے ابتدائی ذِینے سے اسی لیے بات شروع کی ہے تاکہ سب باآسانی سمجھ جائیں اسی امام کے بارے میں سورۃ بقرہ ہے بڑی مشہور آیت ہے۔

اذ قال ابراهیم رب ارنی کیف تحی الموتی.

پالنے والے تُو مجھے دکھا تُو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔

پھر اللہ نے کیسے کر کے دکھایا۔

قال فخذ اربعة من الطیر فصر هن الیک ثمه اجعل علی کُلّ جبل منهن جزءً اثمه ادعهن یاتینک سعیا (سورہ بقرہ ۲۶۰)

فرمایا چار پرندے پکڑ ذبح کرکے قیمہ کرکے ایک دوسرے میں ملا دے اور پھر ہر پہاڑ پر اس قیمے کی ایک ایک جز رکھ دے ثمہ ادعھن پھر تُو خود انہیں آواز دے سمجھ میں آئی بات، پورے قرآن میں چیلنج کر کے کہہ رہا ہوں واقعے تین ہیں مردوں کے زندہ کرنے پر اور میں تینوں بتائے دیتا ہوں اگر آپ تھکے نہیں تو، ایک کا ذکر ہے سورہ یسین میں عاص

بن وائل، یہ وہی ہے جسے قرآن نے ابتر کہا ہے اس نے یہی لفظ رسولؐ کے لیے بولا تھا اور اللہ نے کہا انا شانئک ھو الابتر تیرا دشمن ابتر ہے بے نشان ہے تو اسی ابتر کی بات ہے یہ ایک ہڈی اٹھا کر لایا۔ اس ہڈی کو مسلتا ہے وہ چورا ہو جاتی ہے لوگوں سے کہتا ہے دیکھو محمدؐ کہہ کیا رہا ہے بھلا یہ ہڈی بھی اب قیامت کے دن زندہ ہوسکتی ہے؟ آیت آ گئی ضرب لنا مثلا ونسی خلقہ قال من یحی العظام وھی رمیم قل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ وھو بکل خلق علیم (۷۷،۹۷)

اللہ نے فرمایا جسے ہم نے نطفے سے بنایا ہے بڑا ہوکر ہم سے جھگڑا کرتا ہے ضرب لنا مثلاً ہمارے لیے مثل بیان کرتا ہے قال من یحی العظام وھی رمیم کون ہڈی کو زندہ کرے گا جب کہ وہ گل سڑ چکی ہے۔

قل اے میرے حبیبؐ کہہ دو یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ وھو بکل خلق علیم وہی زندہ کرے گا اسے جس نے اسے پہلی بار بنایا تھا جب یہ نہیں تھی نہیں کو ہاں کرنا مشکل ہے اب تو ہے فرمایا پہلے تو یہ تھی ہی نہیں پھر ہم نے اِسے وجو دِیا اب اِسے دوبارہ بنانا مشکل نہیں، کیوں؟ کہ جس نے اِسے پہلی بار زندہ کیا وہی کرے گا وھو بکل خلق علیم اور وہ خلق کرنے کے سارے طریقے جانتا ہے۔

یعنی یہ ہے پہلی مثال، ایک آدمی نے کہا کیسے زندہ ہوگا تو جواب ملا کہ جس نے پہلے بنایا وہی زندہ کرے گا۔ یہ ایک عام انسان کے لیے۔ آگے چلو، ایک نبی ہے نام عُزیر ہے اور لطف کی بات ہے پہلے عزیرؑ

واقعہ ہے سورہ بقرہ میں پھر جناب ابراہیم کا، کہتے ہیں واکالذی مرعلیٰ قریۃ وھی خاویۃ علیٰ عروشھا۔

کہ ایک بستی کے پاس سے گذرے عزیر جو چھتوں کے بل الٹی ہوئی تھی عذاب کی وجہ سے دیکھا قال انی یحی ھذہ اللہ بعدموتھا کہا ان لوگوں کو اللہ کیسے زندہ کرے گا مرنے کے بعد۔

فاماتہ اللہ مائۃ عام اللہ نے عزیر کو وہیں ماردیا، کتنا عرصہ؟ سو سال ثم بعثہ پھر زندہ کیا قال ثم بعث کتنا سوئے؟ بعثت یوما اوبعض یوم پورا دن یا کچھ حصہ قال بل بثت مائۃ عام اللہ نے کہا سو سال سوئے فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنہ اپنا کھانا اور پانی دیکھ جو چند گھنٹوں میں خراب ہو جاتا ہے سو سال گذر گئے خراب نہیں ہوا (اللہ اکبر)

وانظر الی حمارک والنجعلک آیۃ وانظر الی الغطام کیف ننشزھا ثمہ نکسوھا لحماً فرمایا اپنے گدھے کی طرف دیکھ کہ ہم ہڈیوں کو جوڑتے کیسے ہیں ونکسوھا لحما اور پھر اس پر گوشت کیسے چڑھاتے ہیں۔ بشر نے پوچھا تھا کہ کیسے زندہ کرے گا کہا جس طرح پہلے کیا تھا نبی نے پوچھا کیسے زندہ کرے گا نبی کو خود مارا اور خدا کے لیے اسلام آباد والو جاگو میری بات ضائع نہ چلی جائے امام نے پوچھا کیسے زندہ کرے گا امام کو مارا نہیں کہا پرندے ذبح کر ان کا قیمہ کر پھر تو خود بلا تاکہ زمانے کے جاہلوں کو خبر ہو جائے کہ زندگی اور موت کے لیے ارادہ میرا ہوتا ہے کام امام کرتا ہے۔ (نعرہ حیدری)

بس زندہ رہو سلامت رہو میری محنت ضائع نہیں ہوئی اور جس چیز کے لیے اس وقت تک میں نے آپ کے ذہنوں کو تیار کیا دو جملے کہنا چاہ رہا ہوں اب اس کی روشنی میں دیکھ لیا آپ نے امامت کو، امامت زمین پر ہے نگاہیں عرش پر ہیں۔ امامت آگ میں ہے نہ خود جلتی ہے نہ اپنے حبدار کو جلنے دے رہی ہے حالانکہ حبدار نمرود کی اولاد ہے امام کو نبی کی طرح مارا نہیں بلکہ اسے کہا کہ پرندوں کو ذبح کر کے قیمہ کر اور انہیں خود بلا وہ تیری آواز پر آئیں گے بتا دیا کہ ہمارے ارادے کی آواز امام ہوتا ہے۔ یہ ہے اسلام آباد پنڈی والو جزوی امامت، تو جو میرا امام منبر بصرہ پر بیٹھا کہہ رہا ہے ظاھری امامت و باطنی غیب من لایدرک۔ فرمایا میرا ظاہر امامت ہے اور میرا باطن وہ غیب ہے جسے کوئی جانتا نہیں (العظمۃ للہ)

فرمایا میرا ظاہر امامت ہے آسانی کے لیے سمجھ لیتے ہیں حضرت ابراہیمؑ ایک عالم کی ایک جنس کے امام تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ابراہیم کی امامت سے کم از کم اٹھارہ ہزار گناہ بڑی علیؑ کی امامت جی تو یہ جو اٹھارہ ہزار گنا بڑی امامت ہے علیؑ فرماتے ہیں یہ میرا ظاہر ہے (العظمۃ للہ) میرا باطن غیب ہے۔

جس تک پہنچنا ممکن ہی نہیں اب بھی سمجھ میں نہیں آئی بات کہ تیرے امام نے چودہ سو سال پہلے فیصلہ کر دیا ہے، اب مولاؑ کی آواز سن پھر مولوی کی سوچ، مولوی کہہ رہا ہے کہ غیب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

علیؑ کہتے ہیں میرا باطن وہ غیب ہے جسے کائنات کا کوئی بندہ نہیں جانتا۔

میں موالی کا نقصان بھی نہیں چاہتا اچھا پہلے مجھے یہ بتاؤ میں ایک منٹ کے لیے جناب تسلیم کر لیتا ہوں کہ جو کچھ مولوی صاحب فرماتے ہیں اگر اسے مان لیا جائے کہ نعوذ باللہ میری زبان جل جائے کہ کچھ نہیں علیؑ کے پلے، کچھ نہیں دے سکتا ہے نہ کچھ کر سکتا ہے یہی منوانا چاہتے ہو ناں، بچپن سے سن رہے ہیں پھر اتنی کتابوں میں پڑھا کہ نام لکھوانے بیٹھ جاؤں تو ہفتوں چاہیے کہ ایک بندے نے علیؑ کو خدا کہا جسے آج تک دنیا نصیری کے نام سے جانتی ہے، اب ایمان سے کہو آپ کسی عالم کے بارے میں تو مغالطے کا شکار ہو سکتے ہیں کہ یہ مجتہد ہے کسی انگوٹھا چھاپ کو کہہ سکتے ہو کہ یہ مجتہد ہے نہیں...... نہیں علیؑ کے پلے اگر کچھ نہیں دماغ خراب ہے اس نصیری کا کیوں کہہ دیا ہے اس نے بندے کو خدا، نہیں...... نہیں یا آج کے بعد نصیری کا پیچھا چھوڑ دو یا اپنے عقیدے پر نظر ثانی کرو اگر نصیری نے علیؑ کو خدا کہا ہے تو کسی عاجز کو تو خدا کہنا سمجھ میں نہیں آتا یقیناً جو صفات اس نے اللہ کی سن رکھی تھیں وہ علیؑ میں نظر آئیں تو اللہ کہا (نعرہ حیدری) حالانکہ الحمد للہ نہ میں اتنا کم ظرف ہوں نہ آپ اتنے کم ظرف ہیں کہ ہم علیؑ کو اللہ کہیں ہم کیوں کہیں جب میرا سچا مولاؑ کہتا ہے کہ میں اللہ نہیں ہوں۔ ہم کون ہیں اپنے سچے امام کی سچائی کو داغدار کرنے والے، بس جب سچے نے کہہ دیا نہیں تو بس نہیں، بھئی علیؑ سے بڑا کون ہے سچا زمانے میں، اتنا بڑا سچا کہ جس کی صداقت پر قرآن کی سچائی کو پرکھا جائے سورہ

زاریات کی آیت نہیں پڑھی، اہل بیتؑ کو خطاب کر کے اللہ کہہ رہا ہے کہ ''مجھے پروردگار ارض و سما کی قسم میرا قرآن بھی اسی طرح سچا ہے جس طرح تم سچے ہو'' (العظمۃ للہ) تو اللہ اپنے کلام کی سچائی کو مثال دیتا ہے ان کی سچائی کے ساتھ، اتنا بڑا سچا کہہ رہا ہے میں نہیں ہوں اللہ، اور نصیری نے کہا، بھولا اس لیے کہ جو صفتیں اس نے علیؑ میں دیکھیں وہ اس نے خدا کی سن رکھی تھیں، دو ہی طبقے ہو گئے ایک نے یہ سن کر انکار کر دیا کہ ہو نہیں سکتا ایک نے یہ صفتیں دیکھ کر خدا کہہ دیا کہ بندے میں ہو نہیں سکتیں۔ ایک آج انکار کر رہا ہے کہ علیؑ میں نہیں ہو سکتیں، ایک خدا کہہ رہا ہے کہ بندے میں نہیں ہو سکتیں۔ اور ہم امتحان میں پاس نکلے ہم نے نہ علیؑ سمجھ کے انکار کیا نہ بندے کی رد کر کے خدا سمجھا بلکہ ہم نے علیؑ کی جوتیوں کے صدقے مسئلہ سمجھ لیا۔

یہ جو منبر پر بیٹھا ہے یہ ظاہر ہے غضنفر کا، جو آپ کے سامنے ہے یہ علم، یہ فضائل، یہ مصائب، یہ خطابت، یہ بولنا، یہ حقیقتیں، اندر والے غضنفر کی ہیں جو باطن ہیں۔ باطن آپ سے بھی بہتر جانتا ہے کہ ظاہر غضنفر کیا ہے آپ تو صرف ظاہری حرکات کو دیکھتے ہیں۔ علیؑ کہتے ہیں غیب میں ہوں، بھئی اس کی وجہ کیا ہے؟ علیؑ سے پوچھا گیا تھا یا مولاؑ سبب کیا ہے نہ اللہ کی محبت جنت میں لے جاتی ہے نہ رسولؐ کی محبت جنت میں لے جاتی ہے تُو دونوں سے چھوٹا ہے تیری محبت جنت میں کیوں لے جاتی ہے میرے مولاؑ نے مسکرا کر فرمایا:

اللہ غائب ہے اسے کسی نے دیکھا نہیں محمدؐ اتنا ظاہر ہے اسے کسی نے سمجھا نہیں اور نہ فقط ظاہر نجات کی قیمت نہ فقط باطن نجات کی قیمت انما ظاہر رب و باطن رسولؐ میں اللہ کا ظاہر ہوں محمدؐ کا باطن ہوں میری محبت پر جنت ملتی ہے۔ (نعرہ حیدری)

سمجھ میں آئی بات، چونکہ علیؑ اس کا ظاہر ہے اور باطن کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ظاہر کیا ہے جس طرح غضنفر کو آپ نہیں جان سکتے اندر والا غضنفر جانتا ہے یہ کیا ہے۔ اب اگر کوئی بندہ یہ کہے کہ علیؑ غیب نہیں جانتا تو گویا اس نے الزام لگایا ہے کہ علیؑ خود کو نہیں جانتا۔ (اللہ اکبر)

بس ختم ہوگئی بات، لیکن چونکہ آپ نے فرمائش کر دی وہ اشعار آپ کو سنا دیتا ہوں امام شافعی اہل سنت کے امام کہہ رہے ہیں

لو ان المرتضی یبدی محلہ

لکان الخلق طر اسجدالہ

اگر علیؑ بتا دیتے کہ میں کیا ہوں تو پھر ایک نصیری نہ ہوتا پھر ساری خدائی علیؑ کو سجدہ کرتی گویا کائنات کی کائنات نصیری ہو جاتی۔

یہ تو میں پہلے بتا چکا ہوں کہ شک بلندی پر نہیں لے جاتا پستی پر لے جاتا ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں۔

کفی فی فضل مولا ناعلی

وقوع الشک فیہ انہ اللہ

علیؑ تو وہ ہے جس کے بارے میں شک یہ ہوتا ہے کہ بندہ ہے یا

اللہ ہے جسے شک اور بلند کرے اور آگے کہتے ہیں۔

وما ت الشافعی ولیس یدری

علی ربہ ام ربہ اللہ

وہ کہتا ہے میری موت آگئی اور آج تک مجھے پتہ نہ چلا کہ میرا ربّ علیؑ ہے یا جلی ہے۔ الحمد للہ ہمیں پتہ ہے ہم جلی کو جلی مانتے ہیں علیؑ کو علیؑ مانتے ہیں اور آیت کیا کہہ رہی ہے ہر کوئی خسارے کی زد میں ہے سوائے اس کے جو ایک دوسرے کو امامت کی وصیت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو عترت کی وصیت کرتے ہیں۔ عترت کی وصیت کیا ہے؟ جو ایک دوسرے کو کہتے ہیں اپنے غم بھلا دیا کرو (اللہ اکبر) باخدا یہ آج تک میں نہیں سمجھ پایا کہ رونے والوں کا آنسوؤں سے رشتہ کیا ہے فضائل میں کبھی نہ کبھی لڑنا پڑ جاتا ہے سامعین سے کہ میری طرف دیکھو، ادھر توجہ کرو، اللہ جانے راز کیا ہے کہ ادھر آنسوؤں کی بات چلی آنکھوں کے بادل برس پڑے بس اتنا ہی سمجھ میں آسکتا ہے چونکہ یہ آنسو حسرت ہیں علیؑ کی بیٹیؑ کے اور معتبر کتابوں میں پڑھا کہ آج تک بھی جب کسی مجلس میں تشریف لاتی ہے علیؑ کی بیٹیؑ، پردے میں جاتے جاتے قدم رک جاتے ہیں اور عزاداروں کی طرف دیکھ کر فرماتی ہے امام حسینؑ کو رونے والو شام سے صرف شبیرؑ کو رونے آئی ہوں۔ فرمایا میری آمد کا اور کوئی مقصد نہیں صرف اکبرؑ کے باباؑ کا پرسہ لینے آئی ہوں فرمایا میرا فاصلہ بھی دیکھو میری حسرت بھی دیکھو مجھے بے آس کر کے نہ بھیجنا (اللہ اکبر) بس درد کی ایک تصویر تمہارے سامنے لانا

چاہتا ہوں تاکہ میری اور تمہاری عبادت قبول ہو بس تصور کرو ایک دربار ہے دربار کے تخت پر کوئی فرعون ثانی ہے اور اسکے سامنے زنجیر میں جکڑا ہوا شرافت کو شرافت سکھانے والا کھڑا ہے (اللہ اکبر)

یقیناً رونے والوں کے دِل بہت نازک ہوتے ہیں دربار کونسا ہے؟ کوفے کا، تخت پر کون ہے؟ ابن زیاد لعین، اور سامنے کون کھڑا ہے؟ زمانہ جسے غیرت کا خدا کہتا ہے حسینؑ کا لہو رونے والا بیٹاؑ (العظمۃ للہ)

ابن زیاد لعین اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہتا ہے اے اہل دربار جانتے ہو یہ ابوتراب کی ذریت ہے جس کسی نے ابوتراب سے کوئی بدلہ لینا ہو میں ضامن ہوں آج تمہارا کوئی ہاتھ نہیں روکے گا۔ علیؑ کی اولاد سے بدلا لے لو۔

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

چوتھا خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنو وعملوا الصلحت وتوا صوا بالحق وتواصوا بالصبر.

عصر کی قسم یقیناً انسان خسارے میں ہے۔

سوائے صاحبان ایمان کے، مسلسل سماعت فرما رہے ہیں آپ حضرات اور یہی کوشش کر رہا ہوں میں کہ آپ کو وہ خسارہ بتایا جائے جس کی وعید ذاتِ واجب نے سنائی تاکہ ہر صاحبان ایمان اس خسارے سے دور رہنے کی کوشش کرے۔ آج جس خسارے کی طرف اشارہ کرنے لگا ہوں میں، بڑی عجیب وغریب آیت ہے دعوت فکر دیتی ہوئی اور اپنی تفسیر خود کرتی ہوئی، سورہ مجادلہ ہے، اگر آپ نے لوح دِل پر نقش کر لی تو تفاسیر میں جانے کی چنداں ضرورت نہیں ہوگی۔

خسارے میں رہنے والے ایک گروہ کی طرف اشارہ کیا زبان بے زبانی سے ان لفظوں کے ساتھ فرمایا: **استحوذ علیم الشیطن فانسھم ذکر اللہ اولیک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن ھم الخسرون** (سورہ مجادلہ ۱۹)

فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن پر شیطان نے قبضہ جما لیا ہے قابو پالیا ہے اور قابو پانے کے بعد نقصان کیا دِیا انہیں **فانسھم ذکر اللہ** شیطان

نے ان لوگوں کو اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے۔ مجھے نہیں خبر کہ ذکر اللہ کا تصور کس کے دماغ میں کیا ہے کیونکہ ادھر اللہ کے ذکر کا لفظ آیا نہیں اور لوگوں کے تصور میں نماز آئی نہیں، نماز واجبات الٰہی میں ہے، فروع دین میں اول، نہ پڑھنے کی سزا، لیکن پورے قرآن میں مجھے کہیں نظر نہیں آیا کہ اللہ نے قرآن میں نماز کو ذکر اللہ کہا ہو اس کے لیے سورہ انکبوت کی آیت ہی کافی ہے ان الصلواۃ تنھیٰ عن الفحشا والمنکر ولذکر اللہ اکبر (۵۴)

فرمایا نماز برائیوں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر اس سے بھی بڑا ہے (اللہ اکبر)

معلوم ہوا نماز اور ہے اللہ کا ذکر اور ہے۔ اور اللہ فرمارہا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر شیطان نے قابو پالیا ہے اور انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے۔ میری بات پر بھروسہ کرلو تمہاری مرضی ورنہ تحقیق کرو صافی سے ابوحمزہ ثمالی تک جو تفسیر مل جائے اٹھا کر دیکھ لو یہی جواب ملے گا۔

الذکرو فی کتاب اللہ امیرالمومنین

اللہ کی کتاب میں ذکر لقب ہے حسنینؑ کے باباؑ کا (نعرہ حیدری)

تو اب نتیجہ کیا نکلا، جب تک کوئی دوسرا علیؑ کے سوا کسی کو ذکر کے پیکر میں نہیں دکھاتا تو تب تک مجھے حق ہے یہ ترجمہ کرنے کا، اللہ فرماتا ہے اشحوذ علیھم الشیطن۔

ان پر شیطان نے قبضہ جمالیا فانسھم ذکر اللہ اور انہیں علی بھلا

دیا اولیک حزب الشیطن فرمایا یہی لوگ تو شیطان کا گروہ ہیں الا ان حزب الشیطن ھم الخسرون اور فرمایا شیطان کا گروہ ہی خسارے والا گروہ ہے (العظمۃ للہ)

اب اگر تھکے نہیں میرے محترم سامعین، اسی آیت کی روشنی میں دشمن کے دربار میں علیؑ نے تو نہیں علیؑ کے لہجے نے ایک فیصلہ کیا ہے۔ اب کم از کم جن کے خانہ دل میں علیؑ کا مسکن ہے ان سے یہ توقع تو نہیں ہونا چاہیے کہ بات ان کے سروں سے گذرتی ہوئی گذر جائے۔ زمانے میں علیؑ کا لہجہ ہے ہی ایک اور وہ ہے شریکۃ الحسینؑ کی ذات، بی بیؑ کے ایک خطبے نے بتا دیا ہے دشمن کے دربار میں ہزاروں کی موجودگی میں کہ کون لوگ ہیں شیطان کے گروہ والے اور اسی کے دو چار جملے سنانا مقصود ہیں اگر آپ کی طبیعتیں بیدار ہیں تو، بہت سے خطبے میری مخدومہؑ نے پڑھے ہیں بازارِ کوفہ میں پڑھا، بازار شام میں خطبے ہیں دربار میں ہیں ان میں ایک خطبے کے دو چار اقتباسات آپ کو سنانا چاہتا ہوں کہ جب سفیر روم نے یزید لعین سے سوال کیا کون ہیں یہ لوگ جو تیرے دربار میں کھڑے ہیں اب ظاہر ہے کوئی فرش سے پڑھنا شروع کرے اور عرش تک کے علم پڑھ لے جو تعارف اپنے گھرانے کا یہ بی بیؑ کرا سکتی ہے کسی عالم کی خطابت میں وہ کلیجہ کہاں کہ وہ اپنی زبان میں مسیحائی وہ تاثیر لائے کہ کون ہیں یہ لوگ، ایک گستاخانہ جملہ بولا یزید لعین نے قد خرج علینا رجل فاقتلناہ فاما عشیرۃ فیہ کہا ایک شخص نے ہمارے خلاف خروج کیا تھا،

ایک شخص نے، نام تک نہیں لیا ہم نے اسے قتل کیا اس کے کنبے کو قید کیا اسی کا خاندان ہے۔ تڑپ کر دیکھا شریکۃ الحسینؑ نے سید الساجدینؑ کی طرف، آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ طے ہوا، تڑپ کر بی بیؑ اٹھیں اور اٹھ کر آپؑ نے جو کچھ فرمایا ان میں سے دو چار جملے آپ کی نظر کرنا چاہتا ہوں اور یہ میں آج تک نہیں سمجھ سکا کہ کوفے کو چھوڑ کر بازارِ شام یا دربار شام میں جتنے خطبے دیئے ہیں بی بیؑ نے ان کا آغاز اِسی آیت سے ہے جو اب میں پڑھوں گا، اب اللہ جانے اس میں راز کیا ہے میں اپنی کم علمی کا اعتراف کرتا ہوں۔ یہاں فرمایا:

لایحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم انما نملی لھم لیزدار داثما (سورہ آل عمران)

الحمدللہ الذی اختاء نالنبوۃ واصطفانا للرسالتِ وتوجنا بیتجان الشھادۃ انطقنا بالحکمۃ صفاراً والوحی کباراً الا ایھا السائل نحن من نسل لمختار و ذریتہ الکرار جدی سید الانبیا وابی سید الاوصیا وامی سیدۃ انسا واخی سید الشھداء الذی کان یلاطفہ الجلیل ویلا عبدالسید النبیل ویناغیہ جبرائیل ویحرک مھدہ اسرافیل

سل من ھذا من کان الذی یدورمعہ الحق ومن قال فیہ رسول اللہ برزالایمان کلہ الی الکفر کلہ ومن کان قال خیر رسول اللہ انا مدینۃ العلم وعلی بابھا سل من ھذا ای الحزبین ضرب اللہ لھما مثلاً فی کتابہ بحزب الرحمن وبحزب الشیطان دای الشجرتین ضرب

الله لها مثلاً لشجرة طيبة والشجرة الخبيثة الملعونته فی القرآن
وانی اقول کما قال جدی رسول اللّٰہ نجن الاولون ونحن الاخرون
نحن سابقون ونحن المسبحون نحن الشافعون نحن کلمة الله نحن
خاصة الله نحن خزنة وحی الله وسدنته غیب الله نحن معدن التنزیل و
معنی التاویل وفی ابیاتنا هبط جبرائیل ونحن محل قدس الله وفاتح
الرحمة وینابیع النعمة وشرف الامت انه افسد علی اخی دنیاه وافسد
اخی علیه آخرته انه ارسل اخی الی دارا کوار واخی الی النار والی
دار البوار هذا من بقیت الکوثر وهولا الجالسون من ذراری الابتر
نحن من اولاد العواتک العباهر والله الذی لا اله الا هو وهولاء الذین
اکثر من اولاد الغوانی العواهر.

خطبہ

یقیناً غور کر رہے ہوں گے آپ، کیا فرما رہی ہیں میری بی بیؑ،
پہلے پہلے آیت جو پڑھی یہ سورہ آلِ عمران میں ہے اس کا ترجمہ سن لیجئے

لایحسبن الذین کفروا انما غلی لهم خیره لانفسهم انما نملی لهم
لیزدادو اثما

ترجمہ: اللہ فرماتا ہے کافروں کو یہ نہیں گمان کرنا چاہیے کہ ہم نے جو
انہیں ڈھیل دے رکھی ہے تو اس میں ان کی بھلائی ہے۔ (اللہ اکبر) جیتے
رہو زندہ رہو سلامت رہو جو حقیقت تک پہنچ گئے ہیں انہیں میں واہ واہ کہتا
ہوں جو نہیں پہنچے وہ ایک لمحہ میری آنکھوں میں دیکھیں۔

لایحسبن الذین کفروا کفار کو نہیں گمان کرنا چاہیے **انما نملی لھم** کہ ہم نے جو انہیں مہلت دی ہے خیــر **لانفسھم** ان میں ان کے لیے کوئی خیر ہے۔ اللہ فرماتا ہے خیر نہیں، تو پھر مہلت کیوں دی؟ **انـمـا نـمـلـی لھم لیزدادو اثما** فرمایا ہم نے تو اِس لیے مہلت دے رکھی ہے کہ بچتے ہوئے گناہ بھی کرلیں تاکہ نامہ اعمال سیاہ ہو جائے۔ اب مجھے خبر نہیں شبیرؑ کی عظمت کو سجدے کرنے کون آیا اور اپنے مقدر کا ماتم کرنے کون آیا، کونسی آیت پڑھی ہے علیؑ کی بیٹیؑ نے دربار یزید میں؟ **لایحسبن الذین کفروا** کافر یہ نہ سوچیں، خِطاب یزید سے ہے آیت میں کفار کا ذکر ہے تو چودہ سو برس پہلے علیؑ کی بیٹیؑ نے لہجہ خیبر شکن میں شام کے دربار میں یہ فتویٰ صادر کردیا کہ جو بھی حسینیت سے ٹکرائے چاہے کلمہ پڑھتا ہو اللہ اُسے کافر کہتا ہے (العظمۃ للہ) جو بھی حسینیت کی یا حسینؑ کی مخالفت کرے جس رنگ میں کرے، جس روپ میں کرے، جس انداز سے کرے، لوگ اُسے کچھ سمجھیں یزان علم الٰہی میں اور فتوی عدیلۃ الحسین کی روشنی میں وہ کلمہ پڑھنے کے باوجو کافر۔ یہ آیت پڑھی اور اللہ اکبر کیا جملہ ہے فرمایا **الـحـمـد لـلـہ الـذی اختاء رنا بنوۃ واصطفانا للرسالت وتوجنا بیتحان الشھادۃ انـطـقـنـا بالحکمۃ صفاراً وبالوحی کباراً۔** حمد ہے اس خدا کی جس نے ہمارے گھر کو نبوت کے لیے چن لیا (نعرہ حیدری) یہ نہیں کہا کہ جس نے ہمارے نانا کو چن لیا، (اللہ اکبر) مولا تمہارا حُسن مودت کو زندہ و پائندہ رکھے **اختیاء رنا** جس نے ہمیں ہم سب کو ہمارے گھر کو چن لیا **واصـطـفـانـا**

للرسالت جس نے ہمیں رسالت کے لیے مصطفیٰ کرلیا اور یہ کندہ ناتراش تخت پر بیٹھا اکڑ رہا ہے کہ مار کے مٹا دیا انہیں تو جنا بیتجان الشهادة اس بے بصیرت و بصارت کی آنکھیں نہیں ہیں ورنہ حمد ہے اس خدا کی جس نے شہادت کے سارے تاج ہمارے سروں پر سجا دیئے (اللہ اکبر) اور آگے حضور کیا جملہ ہے انطقنا بالحكمة صفاراً وبالوتی کباراً عشرے پڑھے جاسکتے ہیں اس ایک جملے پر، فرمایا! دنیا کے بچے بچپن میں آؤں ہاؤں کرتے ہیں بڑے ہوکر خواہشوں سے بولتے ہیں۔ دیکھیں حضور، اب میں یہاں آپ میں اگر کہوں کہ میں اِتنا بڑا عالم، آپ تو میرے اپنے ہیں اگر مبالغہ بھی کروں تو آپ برداشت کرلیں گے لیکن میں اگر غیروں میں کھڑا ہوں تو سوچ کے بولوں گا کہ اپنے آپ کو اتنا ہی کہوں جتنا میں ہوں تا کہ کوئی دشمن انگلی نہ اُٹھائے۔ دشمن کے دربار میں علیؑ کی بیٹیؑ کہہ رہی ہے کہ دنیاوی بچے گھوارے میں آؤں ہاؤں کرتے ہیں اور بڑے ہوکر خواہش سے بولتے ہیں انطقنا بالحكمة صفاراً وبالوحی کباراً اور حمد ہے اس خدا کی جو ہمیں گھوارے میں بلواتا ہے تو حکمت کے ساتھ اور بڑے ہوکر بولتے ہیں تو وحی کے ساتھ (نعرہ حیدری)

الا ایھا السائل اب سفیر روم سے خطاب فرمایا! اے سائل جو ہمارے بارے میں پوچھ رہا تھا یہ کیا بتائے گا کہ ہم کون ہیں، میں بتاؤں نحن من نسل المختار و زرية الكرار ہم احمد مختارؐ کی نسل سے ہیں ہم حیدر کرار کا قبیلہ ہیں (اللہ اکبر) اسلام آباد والو کہاں جمع ہوں گی اتنی

سیادتیں، قطار ہی تو باندھی ہے میری بی بی نے، فرماتی ہیں جدی سید الانبیاء وابی سید الاوصیا وامی سیدۃ النساء واخی سید الشہداء فرمایا میں بتاؤں میرا نانا نبیوں کا سید، میرا بابا وصیوں کا سید، میری اماں کائنات کی عورتوں کی سردار، میرا بھائی شہداء کا سید اور گیا گذرا سید نہیں جا گو جنت نظر آ جائے گی سید الشہداء الذی کان یلاطفه الجلیل ویلا السید النبیل ویناغیر جبرائیل ویحرک مهده اسرافیل فرماتی ہیں میں اس حسینؑ کی بات کر رہی ہوں جس کے ناز وہ (اللہ) اٹھاتا تھا۔ اللہ جس کے ناز اُٹھائے، جو لوگ لفظوں کی خوبصورتی دیکھنا چاہتے ہیں جیسے خطابت فن ہے سماعت بھی فن ہے نہ ہر ایک کو پڑھنا آتا ہے نہ ہر شخص کو سننا آتا ہے جنہیں سننا آتا ہے ان کے لیے ایک جملہ کہہ رہا ہوں دل کو چھو جائے تو دعاؤں میں کبھی یاد کر لیجئے گا۔ کیا فرمارہی ہے میری بی بیؑ، میں اس بھائی کی بہن ہوں جس کے اللہ ناز اٹھاتا تھا اور جس کے آگے نبی سر نہیں اٹھاتا تھا (حسینیت زندہ باد) جیتے رہو یہی حق تھا سمجھنے کا اور سننے کا، سر اُٹھانے اور نہ اُٹھانے میں کیا حسن ہے اللہ جس کے ناز اٹھاتا ہے اور نبی جس کے سامنے سر نہیں اٹھاتا ہے ویناغیر جبرائیل ویحرک مهده اسرافیل اسرافیل جس کا جھولا جھلاتا تھا جبرائیل جسے لوریاں سناتا تھا (العظمۃ للہ) اور آگے میری مخدومہ فرمارہی ہیں، بکواس کر دی اس نے قد خرج علینا رجل ایک شخص تھا جس نے ہمارے خلاف خروج کیا، سل من هذا اسی سے پوچھ، اسے کہتے ہیں جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے یہ ہوتا ہے

حق کا ڈنکا بجا اسی سے پوچھ من الذی کان یدور معه الحق فرمایا اِس کندہ ناتراش بدبخت یزید سے پوچھ کون تھا وہ کہ جدھر وہ مڑ جاتا تھا تو حق اسی کے پیچھے مڑ جاتا تھا (نعرہ حیدری)

گھبرا تو نہیں گئے، سارے سمجھ ہی گئے ہو کہ بی بیؑ نے اپنے باباؑ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ فرمایا اسی یزید سے پوچھ کس کا باپ تھا کہ جدھر وہ مڑتا ادھر حق مڑتا اور یہ تو سب ہی جانتے ہو کہ یہ رسالت مآبؐ کی مانگی ہوئی دعا ہے ''پالنے والے حق کو ادھر پھیر دینا جدھر علیؑ مڑ جائے'' یہ کل ہی زیدی صاحب کی طرف اس حدیث پر بات ہوئی وہاں میں نے کہا کہ آپ حضرات نے غور کیا ہے رسولؐ نے یہ نہیں کہا کہ علیؑ کو ادھر موڑنا جدھر حق مڑے کہا حق کو ادھر موڑنا جدھر علیؑ مڑے۔ معلوم ہوتا ہے رسولؐ کو حق پر تھوڑا اعتماد تھا علیؑ پر زیادہ بھروسہ تھا (نعرہ حیدری)

فرمایا اِسی سے پوچھ کون تھا وہ جس کے لیے رسولؐ نے بــــرزل الایمان فرمایا، کون تھا وہ جس کے لیے رسولؐ نے انا امدینة العلم وعلی بابھا. جہاں آغاز میں، میں نے آیت پڑھی تھی اسی پر غور کرنا دو مثالیں بی بیؑ نے بیان فرمائیں امی الشـجـرتيـن ضرب الله لها مثلا لشجرة طيبة والشـجـرة الخبيثت الملعونة فی القران فرمایا اسی سے پوچھ کونسے ہیں وہ دو شجرے جس کی اللہ نے قرآن میں مثلیں بیان کی ہیں ایک کو شجرہ طیبہ کہا دوسرے کو شجرہ خبیثہ اور شجرہ ملعونہ کہا۔ بی بیؑ نے مسکرا کے کہا، او سفیر روم! یزید کا سر جھکتا جا رہا ہے یہ کیا بتائے گا آ میں بتاؤں جو رسیوں میں

کھڑا ہے یہ شجرہ طیبہ ہے جو تخت پر بیٹھا ہے یہ شجرہ ملعونہ ہے۔ (نعرہ حیدری)

فرمایا! ایک اور مثل اللہ نے بیان کی ہے اِسی سے پوچھ سل من هذا ای الحزبین ضرب الله لهما مثلاً فی کتابه بحزب الرحمن وبحزب الشیطان فرمایا وہ کونسے دوگروں ہیں جن کی مثل اللہ نے قرآن میں بیان فرمائی ہے ایک کو حزب اللہ کہہ کر، ایک کو حزب الشیطان کہہ کر، اِسی سورہ مجادلہ میں ہی جس کی آیت پہلے میں نے سنائی ہے آپ کو، دو گروں بتائے۔ ایک حزب اللہ، الا ان حزب الله هم المفلحون دوسرا حزب شیطان، حزب الشیطن هم الخسرون فرمایا اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہے۔ اور شیطان کا گروہ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اس کا دادا میرے ناناؐ سے لڑا، اس کا باپ میرے باباؑ سے لڑا، یہ میرے بھائی سے لڑا، بگاڑا اس نے بھی کچھ ہے میرے بھائی کا اور بگاڑا میرے بھائی نے بھی ہے کچھ اس کا۔ خدا کے لیے ہلالیوں کی طرح علیؑ کی شریکۃ الحسینؑ بیٹی دشمن کے دربار میں بتا رہی ہے کہ اس نے میرے بھائی کا کیا بگاڑا اور میرے بھائی نے اس کا کیا بگاڑا۔ فرمایا انه افسد علی اخی دنیاه وافسداخی علیه آخرته اس نے میرے بھائی کی دنیا چھین لی اور میرے بھائی نے اس سے آخرت چھین لی (اللہ اکبر) حسینیت زندہ باد

اور اگلے فقرے میں محترم اس سے بھی زیادہ حسن ہے۔ فرمایا: انه ارسل اخی الی دارا کوار و اخی ارسل الی النار والی دارالبوار فرمایا!

اس نے میرے بھائی کو مار کے دارالبقا کی طرف بھیجا اور میرے بھائی نے اسے زندہ رکھ کے بھی جہنم کی طرف بھیجا (داد و تحسین)

تھکے نہیں تو پھر تھوڑا آپ کے حافظے کا امتحان ہے چونکہ اس کی یاد دہانی کے بغیر مزا ہی نہیں آئے گا جملے کا، ایک چھوٹا سا سورہ ہے قرآن میں، بالکل مختصر سا تین آیتوں پر مبنی جس نے فضائے عرب کو چیلنج کیا کونسا سورہ ہے؟ سورہ کوثر، تین ہیں آیتیں۔

انا اعطینک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر.

یہ کیوں آیا؟ رسول کے فرزند اِبراہیم کا انتقال ہوا، عاص بن وائل اسی کا بیٹا ہے امر عاص، میدان کربلا میں اسی عاص بن وائل کا بیٹا ہے جو امام حسینؑ سے لڑا، یہ یاد دہانی ضروری تھی ورنہ فقرے کا حسن کھو جاتا تو اس نے بکواس کرنا شروع کی کہ معاذ اللہ رسول ابتر ہوگئے۔ رسولؐ کے دشمن ابتر ہوگئے اس نے تو رسولؐ کا نام لے کر کہا ناں، ابتر کہتے ہیں دُم کٹے کو جس کا پیچھے چلنے والا کوئی نہ رہے یعنی بیٹا رہا نہیں نعوذ باللہ ابتر ہوگئے طہارت مآب دِل پر چوٹ لگی فوراً یہ سورہ آ گیا، اِس کی بکواس پر نہ جانا اِنا اعطینک الکوثر ہم نے تمہیں کوثر عطا کیا، افسوس میرا مضمون دوسرا ہے ورنہ میں یہاں پہاڑ جتنے انبار کھڑے کردیتا دلائل کے کہ چشمے کی بات نہیں ہورہی یہاں، اور ویسے بھی یہ کوئی عقل میں آنے والی بات نہیں ہے کہ کسی کا بیٹا مر جائے اور آپ تعزیت میں کہہ دیں کہ ہم نے مشکیزے پانی کے دے دیئے آپ کے بیٹے کے بدلے میں، یہ عقل میں نہیں آتی تو

خلاق عقل یہ کیسے کہہ سکتا ہے؟ جب میں نے تفاسیر اہل بیتؑ اور کتب آل محمدؐ کو دیکھا تو حقیقت یہ نکلی کہ کوثر لقب ہے جناب سیدہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کا (اللہ اکبر) سیدہ عالمین کا لقب ہے کوثر، اور یہ مصدر ہے جس کے معنی ہیں ''خیر کثیر'' چونکہ بی بیؑ میں خیر ہی خیر ہے اور اسی کے ذریعے نسل پھیلنا تھی رسولؐ کی اس لیے کوثر لقب دیا سیدۃ لنساء کو، اور یہی کہہ رہا ہے اللہ تجھ سے اگر بیٹا لیا تو تجھے کوثر بخش دیا یعنی سیدہ زہراء (صلواۃ اللہ علیہا) دے دی۔ اب کیا کر **فصل لربک وانحر** نمازِ شکرانہ پڑھ قربانی کر۔ نہیں، میں نے کہہ دیا یہ وہی رسول ہے جو نوافل کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو آیتیں آجاتی ہیں **یا یھا المزمل قم الیل الا قلیلاً لنصفه** اے میرے طیب و طاہر نبی قیام تھوڑا کیا کر نوافل تھوڑے پڑھا کر تیرے پاؤں پر ورم آجاتی ہے اور یہ بات میرے جذبات محبت کو گوارہ نہیں، تو کل تک جو روکتا رہا ہے آج کیوں کہہ رہا ہے نماز شکرانہ پڑھ ساتھ قربانی بھی کر شکریہ کے طور پر، کیوں؟ کل تو صرف میرے لیے پڑھتا تھا میں روکتا رہا آج میں نے تمہیں فاطمہؑ عطا کی (اللہ اکبر)

اب اس عطائے نعمت کے شکر کے طور پر نماز بھی پڑھ قربانی بھی کر، تو یہی سوچتا کہ بیٹی ہے، رسول جیسے عظیم باپ کو عطا ہو تو رسولؐ پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے اس کی اور اس کی ذریت کی مودت تمہیں مفت میں مل گئی، اور آگے اللہ نے فرمایا کہ تو نہیں **ان شانئک ھو الابتر** تیرا دشمن ابتر ہے، اور وہ دن اسلام آباد والو آج کا دن یہ ابتر کا لاحقہ ایسا لگا عاص

بن وائل کے پیچھے جو نہ ڈھلنے میں آ رہا ہے نہ مٹنے میں آ رہا ہے چونکہ سفیر روم نے اِشارہ کیا تھا سید الساجدینؑ کی طرف اور سوال کیا تھا کہ یہ کون ہے تو یہاں بی بیؑ نے ایک جملہ بولا کہ هـذا من بقية الكوثر وهؤلاء الجالسون من ذراری الابتر فرمایا او سفیر روم جو کھڑا ہے یہ کوثر کا بقیہ ہے جو کرسیوں پر بیٹھے ہیں یہ ابتر کی نسلیں ہیں (اللہ اکبر) اب جیتے رہو خوش رہو، بڑا مشکل خطبہ تھا یہ بی بیؑ کا لیکن بخدا اگر اس خاندان کے ہاں کمال نہیں ہوگا تو کہاں ہوگا۔ رسولؐ فرماتے ہیں اگر علیؑ نہ ہوتے تو لفظ فضیلت نہ ہوتا تو اللہ نے جن کے لیے لفظ فضائل بنایا ہو تو پھر اس گھرانے میں کمال نہیں ہوگا تو ہوگا کہاں؟ تو اب ایک بڑا عجیب و غریب جملہ کہہ کے سمیٹ لیا میں نے اپنے بیان کو اور اس میں تھوڑا سا پوری بیداری کے ساتھ بات کو سمجھنا ہے کیونکہ کھل کے بات میں کر نہیں سکوں گا۔ بی بیؑ فرماتی ہیں تخت کے گھمنڈ میں اے سفیر روم جو منہ میں آئے بکے چلا جا رہا ہے اور یہ درباری خوشامدی یہ بھی اپنی عاقبت خراب کرنے کے لیے اِس کم بخت کی ہاں میں ہاں ملائے چلے جا رہے ہیں ہنس رہے ہیں اس بات پر کہ بظاہر عزت سے بیٹھے ہیں اور ہم بظاہر عاجزی و ذِلت سے کھڑے ہیں، او سفیر روم، میں تمہیں فیصلہ کر کے بتاؤں نحن من اولاد العواتک الصباهر واللہ الذی لا الا لاهو وهولاء الذين اکثر من اولاد الغوانی العواهر۔

فرمایا: ہم سب کے سب ان پاک دامن بیبیوں کی اولاد ہیں جن

کے جسموں کو ان کا لباس بھی نہیں جانتا اور یہ جو دربار میں بیٹھے ہیں ان میں اکثریت کی مائیں سنگساری کے قابل ہیں (سبحان اللہ) یہاں تک جو پہنچی میری مخدومہ، سفیر روم، رومی تھا۔ اس کا کیا اسلام سے لینا دینا، لیکن ان خطبات کی فصاحت و بلاغت نے بتادیا یہ گھرانہ کونسا ہے۔ رسولؐ کا نام سنا ہوا تھا۔ علیؑ کی شجاعت کے چرچے روم تک پھیلے ہوئے تھے، سمجھ گیا یہ گھرانہ کس کا ہے فوراً تڑپ گیا، کہا اے یزید اللہ تجھ پر لعنت کرے تیرے آباؤ اجداد پر لعنت کرے جس کا تُو کلمہ پڑھتا ہے، جاگتے رہنا فقرہ بتانے لگا ہوں۔ اس کا لعنت کرنا تھا، کہا میں رومی ہوکر برداشت نہیں کرسکا کہ یہ عزت دار گھرانہ اس حالت میں ہو اور تجھ جیسا کم نسب تخت پر بیٹھا ہو۔ یہاں دبے لفظوں میں ایک جملہ، حالانکہ یہ خطبے میں موجود نہیں یہ خطبے کے بعد فرمایا بی بیؑ نے جسے کسی اور نے سنا بھی نہیں بعد میں یہ سید الساجدینؑ سے پوچھا گیا کہ کچھ کہا تھا آپؑ کی پھوپھیؑ نے، آواز نہیں پہنچی تھی مولاؑ کہا کیا تھا؟ یہ مولاؑ نے بتایا کہ جب سفیر روم ہماری حمایت میں لڑ رہا تھا یزید سے تو میری پھوپھیؑ یہ فرما رہی تھی "اس شخص کا کلیجہ کیوں نہ ہماری حمایت کے لیے تڑپ جائے جس کی ماں خیانت نہ کرتی ہو"۔ میرے بھائیو عزیزو! آج سے چودہ سو سال پہلے دربار شام میں فیصلہ ہوگیا زبان عصمت سے کہ کلمہ پڑھتا ہو یا نہ پڑھتا ہو اگر آلِ محمدؐ کے لیے اس کا دِل تڑپ جاتا ہے وہ کچھ ہو نہ ہو حرامی نہیں ہوسکتا۔ آج کی مجلس میں ہمارا سابقہ ولاحقہ کیا ہے؟ نقطہ آغاز اور نقطۂ انجام کیا ہے؟ کلمہ بے شک نہ پڑھتا ہو ان

کے لیے دل مچل جائے حلال زادہ ہے۔ کلمہ بے شک پڑھتا ہو حسینؑ سے ٹکرا جائے...... (اللہ اکبر) اور پھر فرمایا میری مخدومہ نے کہ اے سفیر روم کیا کیا بتاؤں میں تمہیں، رسولؐ کے کس کلیجے پر چھری چلائی انہوں نے (العظمۃ للہ) جو جانتے ہو سو جانتے ہو جو نہیں جانتے وہ جان لو کہ جب حمایت میں بولا تھا تو یزید نے کہا تھا کہ اگر سفارتکاروں کا قتل اسلام میں منع نہ ہوتا تو میں تمہیں قتل کرا دیتا، خدا کی قسم اسلام آباد والو رومی تھا، کافر تھا دھاڑیں مار کر رونے لگ گیا، یزید نے کہا میں نے کیا کہہ دیا تم سے، کہا اپنا فقرہ پھر دہرا، کہتا ہے اگر اسلام میں سفارتکاروں کے قتل سے منع نہ کیا ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا، رومی کہتا ہے رو اس لیے رہا ہوں کہ تجھ جیسے کافر کو اسلام یاد ہے کافر سفارتکار کی بچت سوچ رہا ہے اور یہ جو بغیر چادروں کے سر برہنہ دربار میں کھڑی ہیں (اللہ اکبر) یہ کون ہیں؟ اور آخر شہید ہوا ہے یہ حمایت اہل بیتؑ میں اور جب ضرب کھا کے گرا تمہارے لہو رونے والے امام نے آگے بڑھ کے اس کا سر جھولی میں لیا اور مجھے بتولؑ کے زخمی پہلو کی قسم یہی فقرے کہے میرے خون رونے والے امام نے جب جنت میں پہنچو میرے ناناؐ سے میرا سلام کہنا اور کہہ دینا ناناؐ تیرا دین بچ گیا، ناناؐ کربلا سے کیا لے کر چلا تھا اور شام پہنچتے پہنچتے کیا ہو گیا اور پوچھ لینا علماء سے تفصیل کا وقت نہیں علماء بتاتے ہیں کہ چونسٹھ بیبیاں، اٹھائیس بچے جو میدان کربلا سے چلے شام کی طرف، آؤ میرے سر پر قرآن رکھو اور مان لو تو تیرا معصوم تم میں موجود ہیں اور دو

ماں بیٹیاں میری ماں بہنوں بیٹیوں میں موجود ہیں ان پندرہ معصوموں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں چونسٹھ پردہ دار کربلا سے نکلے تھے لیکن مقتل کی جو کتاب اٹھا کر دیکھتا ہوں دربار یزید کے وقائع نویسوں نے یہی لکھا ہے کہ ہم نے بیس بیبیاں ایک رسی میں بندھی دیکھیں۔ کوشش کرنا کہ میرے اشارے تمہاری سمجھ میں آجائیں تا کہ مجھے عریاں لفظ استعمال نہ کرنا پڑیں چھپا اس لیے نہیں سکتا کہ بیمار کربلا کا فرمان ہے جو ہمارے مصائب چھپائے قیامت کے دن خولی کے ساتھ اٹھے گا۔ اس لیے چھپانے کا جرم نہیں کرسکتا، تمہارے دِلوں کی نزاکت بھی میرے پیش نظر ہے کربلا سے چلیں چونسٹھ، شام پہنچی بیس۔ اب علماء سے پوچھو یہ چوالیس بیبیاں کہاں گئیں ان کا ذکر کیوں نہیں (العظمۃ للہ) ابن منظر مدائنی صحابی ہے بیمار کربلا کا، سفرنامہ پوچھ رہا ہے پوچھتے پوچھتے اچانک ابن منظر کو بات یاد آئی مولاؑ میں نے سنا ہے کربلا سے چونسٹھ بیبیاں چلیں تھیں، مصدر حیا نے سر جھکا کے فرمایا سچ ہے، منہ پر طمانچے مار کر پوچھتا ہے مولاؑ میں نے سنا ہے شام بیس تھیں، خون کا فوارہ بڑھ گیا، فرمایا یہ بھی سچ ہے، ابن منظر نے عمامہ اُتارا اٹھ کر ماتم کیا مولاؑ قیامت نہیں آجاتی کربلا سے چونسٹھ چلیں شام بیس پہنچیں باقی بیبیاں کہاں گئیں۔ فرمایا ابن منظر تُو نے کیا سن رکھا ہے ہم کیسے قید ہوئے، مولاؑ میں نے یہی سنا ہے بلاتشبیہ الٹے ہاتھ پس گردن بندھوائے گئے فرمایا صرف اتنا نہیں مجھے طوق بیڑیاں، ہتھکڑیاں ڈالی گئیں سترہ من کا غلے جامہ پہنایا گیا اس کے علاوہ اے ابن منظر شمر

ملعون ایک بڑی لمبی رسی لایا، اب مجھے معاف کردینا اب تکلیف ہو جائے تو مجھے معاف کردینا، شمر ملعون ایک لمبی رسی لایا میری پھوپھیؑ کے گلے میں باندھی گئی باقی حصہ سیدہ ام کلثوم (صلواۃ اللہ علیھا) کے گلے میں، باقی جناب لیلیٰؑ کے گلے میں، باقی جناب ام رباب (صلواۃ اللہ علیھا) کے گلے میں، فرمایا اسی طرح تمام بیبیوں کو ایک ہی رسی میں باندھا گیا جو رسی بچ گئی وہ شمر لعین نے ذجر بن قیس لعین کے ہاتھ میں دے دی، فرمایا چونسٹھ پردہ دار ایک رسی میں، بچی ہوئی رسی زجر کے ہاتھ میں، زجر گھوڑے پر سوار اور میرے پردہ دار پیدل، اے ابن منظر تُو سوچ سکتا ہے کہ گھوڑے کی رفتار کیا ہوتی ہے اور جنہیں اپنے گھر کے صحن میں چلنے کی عادت نہ ہو ان پردہ داروں کی رفتار کیا ہوتی ہے فرمایا زجر لعین کا گھوڑا دوڑتا رہا زمین ہلتی رہی، آسمان کانپتا رہا، سیاہ بُرقے کے ساتھ بتولؑ کے بین آتے رہے۔

الا لعنة اللہ علی القوم الظالمین

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

پانچواں خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنو وعملوا الصلحت وتوا صوا بالحق وتواصوا بالصبر۔

قسم ہے عصر کی یقیناً انسان خسارے میں ہے سوائے صاحبان ایمان کے، مسلسل گذشتہ مجالس میں گفتگو آپ کی نظر سماعت ہوتی رہی اور اس وقت تک ہم نے مسلسل قرآن سے جب بھی خسارے کے بارے میں پوچھا تو یقیناً یاد ہوگا آپ کو، دو ہی حقیقتیں سامنے آئیں یا خسارہ ملا مولا علیؑ کے چھوڑنے پر امیر کائنات کی ذات میں شک کرنے پر یا سلطان کربلا سے دشمنی کرنے پر۔ گو بہت کچھ ابھی تشنہ تکمیل ہے، قرآنی مفاہیم ایک آیت تو پھر بہت بڑی چیز ہوتی ہے ماینطق کی زبان نے فرمایامامن حرف من حروف القرآن الاوله سبعون الف معنی قرآن کے ایک ایک حرف کے ستر ستر ہزار معنی ہیں۔ سانسوں کا رشتہ ٹوٹ سکتا ہے اسرار قرآن کا سلسلہ ختم نہیں ہوسکتا۔ بہرکیف آج کچھ اور بڑھاتے ہیں اس سلسلے کو کیا ہے وہ خسارہ جو نگاہ کبریائی میں ہے سورہ انکبوت سے ایک آیت کے ساتھ آغاز کرنے لگا ہوں آج کی مجلس کا، بڑی عجیب وغریب بات کی ہے ذاتِ واجب نے، فرمایا:

والذین آمنوا بالباطل وکفروا باللہ اولیک هم الخسرون۔ (سورۃ

عنکبوت ۲۵)

"''فرمایا جولوگ باطل پرتو ایمان رکھتے ہیں اور اللہ سے کفر کرتے ہیں وہی تو خسارے میں ہیں''۔

چونکہ مجھے علم غیب نہیں، مجھے نہیں خبر کس سر سے گذر گئی کس کے دِل پر نقش ہوئی یہ آیت بظاہر میں نے آج تک کوئی بندہ دیکھا نہیں جو کہے کہ میرا باطل پر ایمان ہے اور میں اللہ سے کفر کرتا ہوں، تو پھر یہ اللہ کہنا کیا چاہ رہا ہے؟ یہ میں اکثر بتا چکا ہوں اَن القرآن یفسر بعضہ بعضا کہ قرآن اپنی تفسیر خود بھی کرتا ہے تو باطل پر ایمان لانا اور اللہ کو چھوڑنے کا مقصد کیا ہے، تو اس سلسلے کو دیکھنے کے لیے میں جب اوراق پلٹ رہا تھا قرآن کے تو سورہ نحل کی ایک آیت نے میری توجہ اپنی جانب مبذول کی بات کھل گئی، ارشاد ہے افبالباطل یومنون وبنعمت اللہ ھم یکفرون (۲۷) ''کیا ہوگیا ہے لوگوں کو باطل پر ایمان رکھتے ہیں اللہ کی نعمت سے کفر کرتے ہیں'' (اللہ اکبر)

اور چونکہ میں نے آگے جانا ہے اس لیے لمبی بحث میں پڑنا نہیں چاہتا، للسان اللہ زبان سے للسان اللہ نے منبر کوفہ سے اعلان فرمایا تھا ایھناس انا نعمۃ اللہ التی انعم اللہ بھا علی عبادہ جس نعمت کا قرآن میں ذکر کرکے اللہ اپنے بندوں پر اِحسان جتلاتا رہتا ہے وہ نعمت میں علی ابن ابی طالب (علیہا السلامؑ) ہوں (نعرہ حیدری) اب تو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ علیؑ کے کفر کو اللہ اپنا کفر سمجھتا ہے علیؑ کے انکار کو اللہ اپنا انکار سمجھتا ہے،

جیسے کہہ رہا ہے من حارب اللہ ورسولہ وہ شخص جو اللہ سے بھی جنگ کرے اور رسولؐ سے بھی، رسولؐ سے تو جنگ کرنا آتا ہے سمجھ میں، اللہ سے کون لڑتا ہے؟ چونکہ رسولؐ کا نام الگ لیا رسولؐ تو بدن رکھتا ہے رسولؐ جسم میں ہیں ہاتھ سے تلوار پکڑ سکتے ہیں۔ وہ تو جسم نہیں رکھتا، جب تفاسیر اہل بیتؑ کو پڑھا تو سمجھ آیا کہ جو علیؑ سے لڑے وہ جلی سے لڑا تو باطل پر ایمان اور علیؑ سے کفر کرنے والے خسارے میں ہیں اور آپ بے شک تجربہ کرکے دیکھ لیجیے گا اگر غضنفر کے کہے پر بھروسہ نہیں ہے شرق سے غرب تک شمال سے جنوب تک عالم رنگ وبو میں ایک بھی مولوی آپ کو نظر نہیں آئے گا صرف شیعہ مولویوں سے پوچھنا، جب سے میرا گھر بیار ہوا ہے مجھے غیر یاد ہی نہیں، پوچھنا کہ یہ سچ ہے کہ جہاں جہاں اولاد آدم سے گناہ ہوتے ہیں شیطان بھٹکاتا ہے؟ مولوی کبھی یہ نہیں کہے گا کہ میں نہیں مانتا شیطان بھٹکاتا ہے چونکہ شیطان ایک ہے اولاد آدم اربوں، تو اربوں آدمیوں کو ایک کیسے بہکا سکتا ہے شیطان کو اربوں جگہ حاضر بھی مانے گا ناظر بھی تسلیم کرے گا ہر جگہ اس کی موجودگی بھی مان لے گا اور جب علیؑ کے بارے میں صرف چالیس جگہ ذکر کروگے تو کہے گا عقل میں نہیں آرہی کیسے چلے گئے (نعرہ حیدری)

اور عقل میں تو جب آئے جب عقل ہو، بار بار قرآن کہہ رہا ہے

ان فی ذالک لایۃ لقوم یعقلون.

کہ کھلم کھلا نشانیاں ہیں لیکن ان کے لیے جو عقل استعمال کرتے

ہیں۔ تو علیؑ کا منکر خسارے میں، آگے چلو، سورہ اعراف قیامت کا ذکر ہورہا ہے اگر لکھا گیا لوح دِل پر تو اس ایک مسئلے میں ایک ہزار ایک مسئلے کا حل ہے، بات لکھنے کی اور شرط توجہ کی ہے۔

والوزن یومذالحق فمن ثقلت موازینه فاولیک هم المفلحون ومن خفت موازینه فاولیک الذین خسروا انفسهم بما کانو بالیتنا یظلمون. (۹)

فرمایا قیامت کے دن تولنا اعمال کا برحق ہے تو اِتنا تو بچے بھی سمجھ جائیں کہ بات کافر کی نہیں ہورہی کافر اعمال کرتا ہی نہیں، بھئی جو ایمان ہی نہیں لایا وہ عمل کیا کرے گا، جس نے کلمہ نہیں پڑھا وہ نماز کیا پڑھے گا تو یہ اعمال جو تُل رہے ہیں تو کلمہ پڑھنے والوں کے، آگے دو گروہ بتائے اللہ نے، فرمایا **فمن ثقلت موازینه.**

جن کے اعمال کا پلہ بھاری ہوگیا **فاولیک هم المفلحون**۔

وہی فلاح یافتہ لوگ ہیں **ومن خفت موازینه**۔

اور جس کا پلہ ہلکا رہا **والیک الذین خسرو انفسهم**۔

یہی لوگ تو ہیں کہ جن کی جانیں خسارے میں ہیں۔ پالنے والے کیوں؟ اِس لیے کہ ان کے عمل تھوڑے تھے، اب جاگنا مجھے نہیں پتہ کون کس نیت سے آیا جو حقیقت لینے آیا جو مذہب اہل بیتؑ کی روح کو سمجھنا چاہتا ہے اس سے کہنے لگا ہوں جملہ، پالنے والے اس لیے کہ انہوں نے نمازیں پڑھی نہیں تھیں یا تھوڑی پڑھیں روزے رکھے نہیں یا کم رکھے،

فرمایا ہضیان نہ بک، ظاہری اعمال کی بڑی کثرت ہے تو پھر پالنے والے
پلہ ہلکا کیوں ہے خسارے میں کیوں ہیں؟ فرمایا! اس لیے کہ کانو اباٰیتنا
یظلمون یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیتوں پر ظلم کرتے تھے۔ (نعرہ حیدری)

ایک مسئلہ میں سامعین سے سمجھنا چاہوں گا، ہے قرآن، روایت
ہوتی تو مولوی نے بڑا آسان نسخہ بتا دیا ہے کہ سمجھ میں نہ آئے تو کہہ دو
روایت ضعیف ہے۔ مجبور ہے یہ آیت ہے اور آیت اعلان کیا کر رہی ہے
کانوا بایتنا یظلمون ہماری آیتون پر ظلم کرتے تھے یہ لوگ، اب قرآن کی
آیتوں پر ظلم ہوسکتا ہے؟ سر اُٹھاؤ، پالنے والے آیتیں تو لفظ ہیں لفظوں پر
کیا ظلم؟ یا تو تُو یہ کہتا کہ میری آیات کا انکار کرتے تھے تو ہم یہ سمجھتے کہ
آیات کو نہیں مانا انہوں نے یظلمون ظلم کرتے تھے تو پھر میں نے قرآن
کی اوراق گردانی کی کہ اِسی مطلب کی کوئی آیت مِلے مفہوم ظلم سمجھ میں
آئے تو سورہ بقرہ کی ایک آیت، اللہ فرماتا ہے وما ظلمونا ولکن کانوا
انفسھم یظلمون اور اِن لوگوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا خود پر ظلم کیا ہے۔ یہ
بات پہلے سے بھی زیادہ حیران کن ہوگئی اب اللہ خود کو بھی شامل کر رہا ہے
کہ یہ جو ظلم کیا ہے ہم پر ظلم نہیں درحقیقت یہ خود پر ظلم کرتے رہے ہیں
کیونکہ جتنا ظلم بڑھائیں گے ہم عذاب زیادہ کریں گے۔ تو پھر اللہ پر ظلم
ہوسکتا ہے؟ نہیں، تو پھر کیوں کہا قرآن نے؟ اب جس نے مولوی سے سننا
ہو وہ واپس چلا جائے جس نے مولا سے سننا ہو وہ میری طرف دیکھے،
قرآن کے وارثِ ششم سے کِسی نے پوچھا مولاؑ یہ کیا کہہ رہا ہے اللہ کہ

وما ظلمونا ولکن کانوا انفسھم یظلمون

مولاؑ فرماتے ہیں ان اللہ اجل واعظم من ان یظلم علیہ ولکن خلط انفسنا بنفسہ

اللہ جلیل ہے بلکہ جلیل تر ہے عظیم ہے بلکہ عظیم تر ہے۔

اس بات سے کہ اس پر ظلم کیا جائے۔

اللہ نے اپنے نفس کے ساتھ ہم چودہ کے نفوس کو مخلوط کردیا ہے۔

(نعرہ حیدری)

میں ذرا تھوڑا پڑھا ہوا ہوں یہ مخلوط کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ کفرو ایمان کی سرحد پر بات ہے، مخلوط تو اِسی کو نہیں کہتے کہ آپ دودھ لائے ایک کلو، چینی لائے ایک چھٹانک، چینی دودھ میں ڈال دی، میں کہوں چینی نکال کردیجئے مجھے چاہیے، آپ کہیں گے کہ نہیں نکل سکتی وہ تو مخلوط ہوگئی۔ (اللہ اکبر)

جاؤ میرا چیلنج ہے لے جاؤ علمائے زمانہ تک اس منبر سے نجف اشرف کے حوزہ علمیہ تک، سر اُٹھاؤ سوال صرف اِتنا ہے کہ علمائے زمانہ مل کر غضنفر کو اس کا جواب دیں کیا اللہ میں اِن چودہ سے زیادہ بہتر بنانے کی قدرت تھی یا نہیں؟ اگر کہیں تھی تو جس نے جان کر ناقص بنائے وہ اللہ نہیں، توحید کا لفظ رَٹ لیا ہے مُلاح نے، خدا کی قسم توحید کی الف ب نہیں آتی جب تک خطیب منبر سلونی نہ پڑھائیں کہ توحید کیا ہے سمجھ نہیں سکتا کوئی بندہ، جواب دیں علماء مجھے کہ اگر بنا سکتا تھا اللہ تو پھر کیوں نہیں بنائے اور

اگرنہیں کرسکتا تو پھر خدا قادر کیسا؟ (اللہ اکبر) آؤ جب میں نے اللہ سے پوچھا تھا کہ پالنے والے کیا ہے، آواز قدرت آئی غضنفر ہضیان نہ بک، میری قدرت مستحیلات اِمکانیہ میں ہوتی ہے مستحیلات عقلی میں نہیں یعنی میں اس ناممکن کوممکن کرتاہوں جو عادت میں ناممکن ہو جوعقل میں ناممکن ہو اسے نہیں کرتا، مثلاً ایک اور ایک دو ہیں اِن کا تین ہونا عقل کے خلاف ہے میں کردوں گا لیکن ان میں صلاحیت نہیں تین ہونا، تو فرمایا اِسی طرح ظرف تخلیق میں زیادہ گنجائش ہی نہیں کہ اس سے بہتر ہوں چونکہ اس سے جو بہتر ہے وہ میں خود ہوں۔ (نعرہ حیدری) بھئی چینی کہاں گئی؟ قبلہ وہ تو مخلوط ہوگئی، کیا مطلب؟ مل گئی، اب میں غصے میں ہوں مجھے چاہیے تھی آپ نے دودھ میں مخلوط کردی میں اِس چینی کو مٹا کے رہوں گا آپ کہیں گے جناب قبلہ چینی آپ کے بس سے باہر ہوگئی، الگ ہوتی تو مٹا سکتے تھے اب تو اِس نے دودھ میں مخلوط ہوکر اپنے وجود کو وابستہ کرلیا ہے دودھ کے وجود سے پہلے دودھ کو فنا کرو وہ خود بخود فنا ہو جائے گی۔ تو یہی **بقا باللہ فنا فی اللہ** کا مسئلہ ہے **خلت انفسنا بنفسہ۔**

ہم مخلوط ہوگئے اس کے نفس میں، کیا مطلب؟ ہم چودہ اللہ کی ذات میں فنا ہیں اب اگر ہمیں مٹانا ہے پہلے توحید کے گلے پر خنجر رکھو (نعرہ حیدری)

مین نے دیکھا ہے پوری کائنات میں ایک ایک چیز کوٹٹول ٹٹول کر دیکھا چھو چھو کر دیکھا دنیا میں جتنی سیادتیں تھیں ہر سیادت کا علیؑ سے

کوئی نہ کوئی تعلق نکلا، مثال کے طور پر سید الامکان مکانوں کا سردار کعبہ، جگہوں کا سردار کعبہ، سید الاملائکہ جبرائیل، سید الاکتب قرآن، سید الانساء جناب سیدہ فاطمہ (صلواۃ اللہ علیھا) سید شباب اھل الجنت امام حسنؑ اور امام حسینؑ۔ سید الانبیا تیرا نبی، اب جتنی سیادتیں ہیں ایک رسول کو الگ کر کے باقی جتنے سید ہیں سارے محتاج کھڑے ہیں علیؑ کے سامنے (نعرہ حیدری)

کیسے؟ مکانوں کا سید کون؟ کعبہ، علیؑ کا زچہ خانہ۔ جبرائیل ملائکہ کا سید ہے، میرے مولا کا نوکر ہے (اللہ اکبر) اگر علیؑ نہ ہوتے عالم ازل میں تو فیل ہوگئے تھے سید الاملائکہ اللہ کے سوال کے جواب میں اُسی بات پر تو جبرائیل شاگرد مشہور ہوا ہے میرے مولا علیؑ کا جب جبرائیل کو اللہ نے خلق کیا پوچھ لیا تھا اے پیدا ہونے والے من انا من انت میں کون ہوں تُو کون ہے کہا انت انا انا تُو تُو ہے میں میں ہوں، پردہ نور کا ہٹا کے امیر کائنات باہر آئے فرمایا تمہیں یہ تک ادب نہیں کہ بڑوں کے سامنے تُو تُو میں میں نہیں چلتی انت رب الجلیل وانا عبد ذلیل واسم جبرائیل

اسی دن سے تو استادی شاگردی ہوگئی تو علیؑ کی وجہ سے سید بنا۔ کعبہ بھی علیؑ کی وجہ سے بیت اللہ تو تھا، قبلہ کہاں۔ تھا قبلہ گر تو علیؑ تھے علیؑ نے کیا تھا۔ قرآن سید الکتب دُعا کیجئے کہ میں حق پہنچا سکوں اور مومنین حق کی ضرب برداشت کرسکیں قرآن ہے علیؑ کا قصیدہ (نعرہ حیدری) جی قرآن میں اللہ کہہ رہا ہے کیا بات ہے تیرے چلنے کی کیا بات ہے تیرے

نماز پڑھنے کی کیا بات ہے تیرے رکوع میں زکواۃ دینے کی لیکن جب بات بڑھ گئی کیا بات ہے تیرے گھوڑے کی ٹاپوں کی (نعرہ حیدری) یہ لکھا ہے ناں قرآن میں والعدیٰت فبحا۔

قسم ہے صوموں سے پیدا ہونے والی اس آواز کی فالموریٰت قدحاً قسم ہے ان چنگاریوں کی جو صوموں کی ٹاپ سے پیدا ہو رہی ہیں گھوڑے تک کی قسمیں۔ سیدۃ الانساء بتول، محکومہ علیؑ کی۔ جوانان جنت کے سید حسنؑ و حسینؑ، محکوم علیؑ کے۔ اب تک جتنے بھی سید گنے وہ سارے علیؑ کے پیچھے کھڑے ہیں اب بچ گیا ایک سید، سید الانبیاء محمدؐ جو ہر لحاظ سے افضل تھا علیؑ سے منصب میں، عہدے میں، فضیلت میں، ذات میں، حقیقت میں، حاکم تھا علیؑ کا ہر لحاظ سے افضل رسول، اب بے دل نے دیکھا کہ ہر سید کو جھکا دیا میں نے علیؑ کے سامنے یہ ایک سید ہے علیؑ اس سے افضل تو ہوسکتا ہی نہیں، وقت تھا اسلام آباد والو گذرتا گیا مکہ فتح ہوگیا رسولؐ نے فرمایا یا علیؑ ہم نے مکہ کیا چھوڑا کعبہ ہی بے وارث ہوگیا لوگوں نے بت رکھ دیئے، اب میں نہیں سمجھ سکا کہ جو زمین پر بیٹھ کر انگلی اٹھائے اور چاند کا جگر چیر دے (اللہ اکبر) ایسا ہی ہے ناں کعبہ دیکھا ہے اتنا زیادہ بلند نہیں ہے بھئی جتنا بھی بلند ہو چاند تو چوتھے آسمان پر ہے جو اشارے سے اسے چیر سکتا ہے وہ بت نہیں گرا سکتا تھا، مجھے نہیں خبر بس میری بات ہوگئی ختم، سنو لکھو لوحِ دِل پر یا علیؑ توڑ دیں جی قبلہ توڑ دینے چاہییں، یا علیؑ چھت زرا اُونچی ہے کھڑے کھڑے ہاتھ نہیں جا رہا یا میں

تمہیں اٹھاؤں یا تم مجھے اُٹھاؤ، جلدی سے علیؑ بیٹھ گئے رشتے کا تقاضہ بھی یہی، عہدے کا تقاضہ بھی یہی، منصب کا سوال بھی یہی کہ میں اُٹھاؤں آپؐ سوار ہو جائیں بلاتشبیہ نبی کا پاؤں اُٹھا بھی کہ فوراً اللہ نے جبرائیلؑ کو بھیجا کہ جا کر میرے حبیبؐ کو کہو ولی اللہ ہے علیؑ، للسان اللہ ہے علیؑ، وجہہ اللہ ہے، عین اللہ ہے علیؑ، یداللہ ہے علیؑ، نفس اللہ ہے علیؑ، میرے سر سے پاؤں تک میری تصویر ہے، میری تصویر پر پاؤں نہ رکھنا اس کے لیے خود جھک جا۔ (نعرہ حیدری)

بس ختم ہوگئی میری بات، جس علیؑ کے جلی سے یہ رابطے ہوں اس کی ذات میں شک کر کے دین و دنیا کے خسارے کا شکار نہ بننا، پس اسے مانے جاؤ نفع ہی نفع اور اس کے سوچنے میں خسارہ ہی خسارہ، گھاٹا ہی گھاٹا۔ درود پڑھ لو باآواز بلند۔ یہ بھی طے ہے کے جب تک چار آنسو نہ ہوں مجلس کی وارث بی بی راضی نہیں ہوتی۔ تحقیق کرو پوری عالمانہ ضمانت سے پڑھنے لگا ہوں، میں نے پڑھا ہے کہ تین بہنیں ایسی ہیں سرزمین کربلا پر جنھوں نے اپنے اپنے بھائیوں کی لاش سے بڑی مشکل سے وداع کیا ہے بات سمجھ میں آگئی تو قبر میں بھی ماتم کرنے کے لیے کافی ہے۔ پہلی بہن فاطمہ بنت حسن (علیہا السلام) تمہارے دوسرے امام کی دختر، لہو رونے والے کا حرم چوتھے امامؑ کی زوجہ ہے اس بی بی کا نام بھی سیدہ فاطمہ (سلام اللہ علیہا) ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ مقتل کی سرزمین پر اِس نے اپنے بھائی قاسمؑ سے بڑی مشکل سے وداع کیا ہے۔ کیوں؟ العظمۃ للہ) رونے والو یہ تو

جانتے ہو کہ سب بیبیوں کے ہاتھ پسِ گردن تھے یہ مشکل تو سب کے ساتھ تھی اور اِسے مشکل اس لیے پیش آئی کہ کبھی یہاں بیٹھ کر ودا کیا کبھی وہاں بیٹھ کر ودا کیا کیونکہ اس کا بھائی کسی ایک جگہ پر نہیں تھا چونکہ بھائی تقسیم ہو چکا تھا بڑی مشکل سے ودا کیا اس بہن نے اپنے بھائی کے لاشے سے اور یقیناً پردے میں میری ماؤں میں بہنوں میں بیٹیوں میں کہیں نہ کہیں پھوپھیؑ بھتیجیؑ موجود ہیں انہیں کو گواہ بنا کر جملہ کہنے لگا ہوں دوسری بہن کربلا کی زمین پر چار سالہ بتولؑ ہے۔ سکینہ (سلام اللہ علیہا) نے بڑی مشکل سے ودا کیا، مجھے معاف کرنا میں نے یہی دیکھا ہے کتابوں میں، سب بیبیاں بین کر رہی ہیں لاشوں کے سرہانے، چار سالہ بچی دائیں بائیں مقتل میں دوڑتی پھر رہی ہے اللہ جانے ڈھونڈ کیا رہی ہے، دوڑ دوڑ کر جب تھک گئی شام والی بی بیؑ کے سامنے پوچھتی ہے پھوپھیؑ اماں میرا اصغرؑ پھوپھیؑ اماں مجھے اپنے شیر خوار بھائی کا لاشہ نہیں مل رہا۔ ایک ہی کیفیت ہے یہاں پھوپھیؑ اور بھتیجیؑ کی، بی بیؑ نے اشارہ کیا ایک ٹیلے کی جانب سکینہ (سلام اللہ علیہا) بیٹے یہاں دفن کیا تھا اصغرؑ کو تیرے باباؑ نے، اب دونوں باتیں ملا کر آپ کو بتا رہا ہوں اور منبر چھوڑ رہا ہوں بھتیجیؑ کو تو بتا دیا خود بھی کچھ ڈھونڈ رہی ہے کافی دیر سے علیؑ کی بیٹیؑ، یہی ہے وہ تیسری بہن، کتابیں بتاتی ہیں بی بیؑ ہر ایک لاش پر جاتی ہیں غور سے دیکھتی ہیں پھر ٹھنڈی سانس لے کر کہتی ہیں یہ میرا حسینؑ نہیں ہے رونے والو جب کافی دیر گذر گئی بے اولاد بہن نے پوچھا کیا بی بیؑ کیا ڈھونڈ رہی ہو فرمایا

اکبرؑ کا بابا نہیں مل رہا۔ اب مجھے معاف کر دینا خدا کے لیے، ام کلثوم (سلام اللہ علیھا) نے فرمایا: بی بیؑ یہ جو ٹوٹی ہوئی تلواروں کا ڈھیر ہے یہ جو پتھروں کا ٹیلہ سا بن گیا ہے یہ جو آڑے ترچھے نیزوں کا انبار پڑا ہے مجھے یقین ہے آخری سجدہ گاہ یہی ہے حسینؑ کی، اسے ہٹا کر دیکھ۔

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون